59/4
1922

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذخیرہ

مرزائیت اور اسلام

از
علامہ احسان الٰہی ظہیر ایم اے
مدیر ماہنامہ "ترجمان الحدیث" لاہور

ناشر
ادارہ ترجمان السنۃ، ایبک روڈ لاہور

ج ۴
59896

طبع — دوم
مطبع — معارف پریس لاہور
تاریخ طباعت — اپریل سنہ ۱۹۷۶ء

قیمت مجلد — پندرہ روپے

طابع و ناشر :

ادارۂ ترجمان السنۃ
۷- ایبک روڈ - انارکلی
لاہور

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	مقدمہ طبع ثانی	۹
	مقدمہ طبع اوّل	۱۲
۲	مرزائیت اور اس کے معتقدات	۲۶
۳	ذاتِ خداوندی مرزائی عقائد کی رُو سے	۳۱
۴	ختمِ نبوّت	۳۹
۵	نزولِ جبریل	۴۵
۶	قرآنِ مجید اور امتِ مستقلہ	۵۱
۷	مکہ مکرمہ اور قادیان	۵۷
۸	حج	۶۸
۹	جہاد	۷۰
۱۰	انگریز کی وفاداری	۷۴
۱۱	مسلمان اور مرزائی	۷۷
۱۲	اسلام اور مرزائیت	۷۹

Marfat.com

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۸۴	مرزائی اور مسلمان	۱۳
۸۹	اشتعال انگیز تحریریں	۱۴
۹۷	فتنہ پرور	۱۵
۱۰۱	ذلیل و رسوا ـ کون ؟	۱۶
۱۰۸	مرزا غلام احمد کا دعواے	۱۷
۱۱۴	مرزا غلام احمد اور لاہوری مرزائی	۱۸
۱۲۴	مرزائی اکابر ـ الفرقان ربوہ کے نام	۱۹
۱۲۵	مرزا غلام احمد	۲۰
۱۲۷	مرزا بشیر الدین محمود	۲۱
۱۲۸	مرزا غلام احمد اور شراب	۲۲
۱۳۰	مرزا غلام احمد اور چندہ	۲۳

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۴	پاکستان میں مرزائی ریاست	۱۳۳
۲۵	مرزا محمود خلیفہ قادیان	۱۳۶
۲۶	اہل حدیث کا ایک اداریہ	۱۳۶
۲۷	قصہ مدیر الفرقان سے مناظرے کا	۱۳۷
۲۸	مرزائی لڑکوں کا خط	۱۴۵
۲۹	مرزا غلام احمد آئینہ کے مقابل	۱۴۹
۳۰	خلیفہ قادیان نورالدین	۱۵۱
۳۱	مرزا محمود اور ایک عورت	۱۵۲
۳۲	اور اپنی بیوی	۱۵۴
۳۳	تجارتی کمیٹی گواہی ۱	۱۵۶
۳۴	بدچلن گواہی ۲، ۳	۱۵۷
۳۵	گواہی ۴، ۵، ۶	۱۵۸

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۳۶	مسمریزم اور بدتمیزی گواہی ۷	۱۵۹
۳۷	اور اپنی بیویاں گواہی ۸	۱۶۰
۳۸	لڑکیاں اور لڑکے گواہی ۹	۱۶۱
۳۹	امراض اور چال چلن گواہی ۱۰	۱۶۱
۴۰	انگریزی خطوط گواہی ۱۱	۱۶۳
۴۱	زنا اور افعالِ قوم لوط گواہی ۱۲ و ۱۳ و ۱۴	۱۶۴
۴۲	بدکاری بدکاری اور مباہلہ گواہی ۱۵، ۱۶	۱۶۵
۴۳	بقلم خود گواہی ۱۷	۱۶۷

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۴۴	صاحبزادی بھی گواہی ۱۸	۱۶۷
۴۵	اپنا بیٹا گواہی ۱۹	۱۶۸
۴۶	ایک اور بیٹی گواہی ۲۰	۱۷۱
۴۷	ایک اطالوی حسینہ	۱۷۳
۴۸	مولانا ظفر علیؒ، خلیفہ قادیان اور اطالوی حسینہ	۱۷۴
۴۹	دشنام طراز کون۔؟	۱۷۷
۵۰	انگریز کا ایجنٹ کون تھا	۱۹۶
۵۱	مرزائی دھوکہ باز مدیر "الفرقان" ربوہ کے نام	۲۳۶

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ طبع ثانی

"مرزائیت اور اسلام" کو پہلی مرتبہ شائع کرتے ہوئے اس بات کا خیال تک نہ تھا کہ احباب اسے اس قدر پذیرائی بخشیں گے کہ تھوڑی مدت بعد ہی اس کا حصول مشکل ہو کر رہ جائے گا۔ اور اس کی شہرت پاکستان سے نکل کر سمندر پار تک جا پہنچے گی۔

خداوند کا صد شکر کہ اُس نے ختم نبوت کی چوکیداری اور سارقینِ نبوت کی گوشمالی کو شرفِ قبولیت بخشا، کہ پاکستان بھر میں قادیانیت کا تعاقب کرنے والوں نے اس کتاب کو اپنی تقریروں میں حوالہ کے طور پر استعمال کیا اور قادیانیوں کو اس کے آئینے میں مرزائی اکابر کے چہرے دکھلاتے رہے اور لوگ ان نقاب دار تقدس مآب لوگوں کے بے نقاب چہروں کو دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے۔

اس سلسلہ میں نائیجیریا سے ایک مسلمان مبلغ نے، کہ سعودی عرب نے انہیں اپنے خرچ پر دینِ حنیف کی تبلیغ اور مرزائیت کے تعاقب و استیصال کے لیے بھیجا تھا، مجھے لکھا:

"آپ کی عربی اور انگریزی کتاب قادیانیوں کے لیے ضربِ کلیمی کی حیثیت رکھتی ہے اور یہاں خاصی بڑی تعداد میں تقسیم کی گئی۔ خداوند کریم اس پر آپ کو جزائے خیر عطا کرے۔

لیکن آپ کی مختصر اُردو کتاب کو دیکھتے ہی پاکستان سے وارد شدہ قادیانی

Marfat.com

مبلغوں کے چہرے اس قدر تاریک ہو جاتے ہیں کہ انہیں الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

میرے خیال میں اس کتاب کو بھی افریقہ میں اور خصوصاً ان علاقوں میں جہاں اردو بولنے والے بڑی تعداد میں موجود ہیں، ضرور پھیلانا چاہیئے۔ ...."

اسی بنا۔ پر سعودی حکومت کے نشرو اشاعت اور تبلیغ و دعوت کے مختلف شعبوں نے مجھے متعدد دفعہ اس کی اشاعتِ نو کے بارہ میں لکھا، لیکن میں اپنی بے شمار اور متنوع مصروفیات کی بنا۔ پر اس کے لیے وقت نہ نکال سکا، کہ میں چاہتا تھا کہ طبع نو سے پہلے اس پر نظرِ ثانی کر لی جائے لیکن واحسرتا کہ قصد و ارادہ کے باوصف آج تک وُہ طائرِ عنقا دام میں نہ آسکا کہ فراغت کہیں جسے، کہ سیاسی، مذہبی اور کاروباری مصروفیات سے جو فرصت کے لمحات میسر آتے، وُہ چند زیادہ اہم تصنیفات اور مشغولیات میں صرف ہو جاتے۔ ع

تجری الریاح بما لا تشتہی السفن

اور یہ چکر آج تک اسی طرح چل رہا ہے۔ تب میں نے سوچا مالا یدرک کلہ، لا یترک کلہ، اسے اسی طرح شائع کر دیا جائے کہ شاید خداوندِ عالم آئندہ اس کے لیے کوئی بہتر صورت پیدا فرما دے۔

آج اس مجموعۂ مضامین کو دوبارہ شائع کرتے ہوئے مسرت کی ایک لہر میرے رگ و پے میں سرایت کیے ہوئے ہے، کہ جس مسئلہ کو ہمارے اکابر نے اٹھایا اور جس کے بیان اور وضاحت میں ہم نے اپنی بساط کی حد تک قلم و زبان کو کھپایا۔ للہ الحمد کہ اس کا ایک حصہ رب کی کرم فرمائیوں اور پاکستان کے غیور و جسور مسلمانوں کی قربانیوں سے حل ہو چکا ہے، پاکستان میں قادیانیوں کو ان کی اصلیت

Marfat.com

کے مطابق غیر مسلم اقلیت قرار دیا جاچکا ہے اور دُنیا بھر کے مختلف ممالک میں جہاں جہاں مرزائی ڈیرے جمائے ہوتے اور ایک عالم کو درغلائے ہوئے تھے، وہاں وہاں کے لوگ ان کے فریب سے آگاہ ہو چکے اور انہیں اپنا بوریا بستر سمیٹنے پر مجبور کر رہے ہیں، اور وُہ دن دُور نہیں، جب رب کا غضب و جلال انہیں پوری طرح اپنی لپیٹ میں لے کر اسی طرح نیست و نابود کر دے گا جس طرح ان سے پہلے ان کے اسلاف طلیحہ، اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب کے پیروکاروں کو کیا ہے۔!

اس مجموعہ کے اکثر مضامین میں یہ ثابت کیا گیا ہے، کہ مرزائی ایک علیحدہ امت ہیں اور اُن کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں، اور آج جبکہ مرزائیوں کو پاکستان میں بھی غیر مسلم اقلیت قرار دیا جاچکا ہے، ظاہراً اس کتاب کی چنداں ضرورت باقی نہیں رہتی، لیکن میں اس کی ضرورت کو آج بھی اسی طرح محسوس کرتا ہوں، جس قدر اس کی اشاعتِ اول کے وقت تھی، کیونکہ قادیانیوں نے ہنوز پاکستانی دستور ساز اسمبلی کے اس فیصلہ کو تسلیم نہیں کیا اور ابھی تک اپنے آپ کو مسلمان کہلانے پر مصر ہیں۔

اس سے جہاں ان کے اس فریب کا پردہ چاک ہوگا وہاں اس بات کی بھی تصدیق ہوگی کہ دستور ساز اسمبلی کا فیصلہ درست تھا، اسی طرح جس طرح کہ دُنیا کے اکثر مسلمان ممالک ایسے ہی فیصلے صادر کر چکے ہیں۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

احسان الٰہی ظہیر

۱۲ / اپریل ۱۹۷۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ طبع اوّل

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی وحدہ وعلیٰ الہ و صحبہ ومن تبعھم الی یوم الدّین۔

مسلمانوں کی تاریخ میں انیسویں صدی کا نصف آخر اس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ اس میں اسلام دشمن طاقتوں نے دو ایسے فرقوں کو وجود بخشا جنھوں نے مسلمانوں کو اسلام کے نام پر گمراہ کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی، انہوں نے اعداءِ اسلام کی اس دیرینہ خواہش کو پورا کرنے میں اپنی پوری توانائیوں کو صرف کر دیا کہ مسلمانوں کو اُن کے قبلہ وکعبہ اور اُن کی امنگوں اور آرزوؤں کے مراکز مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے منقطع کر کے انہیں اُن کے اُن دیسوں اور وطنوں میں محصور کر دیا جائے جن کے وُہ باسی اور شہری ہیں تا کہ وُہ مضبوط رابطہ اور تعلق ختم ہو کر رہ جاتے جو کروڑوں انسانوں کو مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک ایک لڑی میں منسلک کیے ہوئے ہے اور جس کی بناء پر بخارا وسمرقند میں بسنے والے مسلمان وادیٔ نیل کے کلمہ گوؤں کی ادنیٰ سی تکلیف پر تڑپ اٹھتے اور حجاز ونجد کے صحرانورد اور بادیہ نشین ہمالیہ کے دامنوں میں رہنے والوں اور کشمیر کی بلندیوں پر بسنے والوں کی مصیبت کو اپنی مصیبت تصور کرتے ہیں۔

وُہ گروہ جو اس کارنمایاں کو سرانجام دینے کے لیے وجود میں لائے گئے۔ ان میں

Marfat.com

سے ایک تو برِصغیر ہند میں انگریزی ایجنٹ قادیانی[1] تھے، اور دوسرے روسی انگریزی ذلہ خوار بہائی[2]

چنانچہ قادیانیت اسی غرض کے لیے وجود میں لائی گئی اور اسلام دشمن اور مسلم دشمن قوتوں کے زیرِ سایہ اس کی پرورش و پرداخت کی گئی اور امتِ محمدیہ کے تمام دشمنوں نے مال اور دیگر وسائل سے اس کی مدد و معاونت کی۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ انہیں بے انداز مال و دولت سے نوازا گیا۔ انگریز نے برصغیر میں ان تمام لوگوں کو اعلیٰ عہدے دیے جنھوں نے قادیانیت کو قبول کیا اور ان کے بچوں کو تعلیمی وظائف پیش کیے اور انہیں ہر ممکن سہولتیں بہم پہنچائی گئیں۔ ہندوؤں نے ان کی حمایت میں قلم اٹھائے اور تقریریں کیں اور ہر طرح سے ان کا دفاع کیا، اسی طرح یہودیت نے انھیں اسلام کے مسلمہ اصولوں اور مسلمانوں کے بنیادی معتقدات کے خلاف دلائل (خواہ وُہ کتنے بودے ہی کیوں نہ تھے) اور لٹریچر سے مسلح کیا اور اب بھی

---

[1] قادیانی افریقہ اور یورپ میں اپنے آپ کو "احمدی" کے نام سے موسوم کرتے ہیں تاکہ وہاں کے سادہ لوح، سادہ دل مسلمانوں کو گمراہ کیا جا سکے۔ حالانکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا کوئی تعلق نہیں کہ جن کا اسم گرامی احمدؐ بھی ہے۔ رہا ان کا متنبّی تو اس کا نام احمد نہیں بلکہ غلام احمد ہے۔ اور اسی لیے پاکستان اور ہندوستان میں یہ اسی نام سے موسوم کیے جاتے ہیں۔

[2] جس طرح اس کتاب میں آگے چل کر قادیانیت کو دلائل کے ساتھ انگریزی سامراج کا ایجنٹ ثابت کیا گیا ہے، اسی طرح مؤلف نے اپنی کتاب "البہائیۃ" میں بہائیت کو بھی انگریزی و روسی سامراج کا خود کاشتہ پودا ثابت کیا ہے اور اس کے ثبوت میں باقاعدہ شواہد و براہین پیش کیے ہیں۔

Marfat.com

بین الاقوامی صیہونیت اسرائیل میں قادیانی سنٹر کے ذریعہ اور افریقہ میں ان کے مراکز کے توسط سے ان کی بھرپور مدد و معاونت کر رہی ہے۔

بہرحال تمام دشمنان رسالت مآب نے اپنی اپنی کوشش و کاوش ان کی ترقی و ترویج میں صرف کی، اور اس سے ان کا مطلوب و مقصود صرف اور صرف یہ تھا اور ہے کہ مسلمانوں کو اس مجاہد اور قائد رسولؐ سے دُور کر دیا جائے جن کا اسم گرامی آج بھی کفر پر کپکپی اور لرزہ طاری کر دیتا ہے، جن کی ہیبت اور جن کے دبدبے سے آج بھی ایوانہائے کفر میں زلزلہ بپا ہو جاتا ہے، جبکہ انہیں رفیقِ اعلیٰ کے پاس گئے ہوئے بھی چودہ صدیاں گزر چکی ہیں۔

اور وُہ زندہ تابندہ تعلیمات والا نبی مکرمؐ کہ جس کی اُمت آج بھی اپنے دورِ انحطاط دزوال میں مجرموں اور اسلام دشمنوں کے حلق میں کانٹا بنی ہوئی ہے اور جن کی بیداری کا مجرد تصور ہی ملحدوں، مشرکوں اور لا مذہبوں کی آنکھوں کی نیند اڑا دینے کے لیے کافی ہے، اور دشمنانِ دین اس بات کو بخوبی سمجھتے ہیں کہ وُہ تب تک سکون و چین حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ محمدِ عربی علیہ السلام ایسے قائد، راہنما اور راہبر کی لازوال تعلیمات کو ختم نہیں کیا جاتا۔ وُہ تعلیمات جو آج بھی مُردوں میں رُوح پھونکتی اور قوموں کے لیے صورِ اسرافیل کا درجہ رکھتی ہیں، اور اگر ان کا خاتمہ ممکن نہیں تو کم از کم انہیں تبدیل کیے بغیر اور ان کی معنویت کو نیست کیے سوا انہیں اپنے مطلوبہ مقاصد حاصل نہیں ہو سکتے۔

اور اس کا بہتر طریق یہ ہے کہ قادیانیت ایسے گمراہ فرقوں اور مذاہب کی ہر طرح سے مساعدت و مساندت کی جاتے۔ اسی بناء پر ایک نامور ہندو ڈاکٹر شنکر داس اپنے ہندو بھائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"سب سے اہم سوال جو اس وقت ملک کے سامنے درپیش ہے، وُہ یہ

ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کے اندر کس طرح قومیت کا جذبہ بیدار کیا جاتے، کبھی ان کے ساتھ سودے، معاہدے اور پیکٹ کیے جاتے ہیں، کبھی لالچ دے کر ساتھ ملانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کبھی ان کے مذہبی معاملات کو سیاسیات کا جزو بنا کر پولیٹکل اتحاد کی کوشش کی جاتی ہے، مگر کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی۔ ہندوستانی مسلمان اپنے آپ کو ایک الگ قوم تصور کیے بیٹھے ہیں اور وُہ دن رات عرب کے ہی گیت گاتے ہیں۔ اگر ان کا بس چلے تو وُہ ہندوستان کو بھی عرب کا نام دے دیں۔۔۔۔ اس تاریکی میں اور اس مایوسی کے عالم میں ہندوستانی قوم پرستوں اور محبانِ وطن کو ایک ہی امید کی شعاع دکھائی دیتی ہے اور وُہ آشا کی جھلک احمدیوں کی تحریک ہے۔ جس قدر مسلمان قادیانیت کی طرف راغب ہوں گے وُہ قادیان کو اپنا مکہ تصور کرنے لگیں گے اور آخر میں محبِ وطن اور قوم پرست بن جائیں گے۔ مسلمانوں میں قادیانی تحریک کی ترقی ہی عربی تہذیب اور پان اسلام ازم کا خاتمہ کر سکتی ہے۔ آؤ ہم قادیانی تحریک کا قومی نقطۂ نگاہ سے مطالعہ کریں۔

پنجاب کی سرزمین میں ایک شخص مرزا غلام احمد قادیانی اٹھتا ہے اور مسلمانوں کو دعوت دیتا ہے کہ اے مسلمانو! خدا نے قرآن میں جس نبی کا ذکر کیا ہے وُہ نبی میں ہوں۔ آؤ میرے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ، اگر نہیں آؤ گے تو خدا تمہیں قیامت کے دن نہیں بخشے گا اور تم دوزخی ہو جاؤ گے۔"

میں مرزا صاحب کے اس اعلان کی صداقت یا بطالت پر بحث نہ کرتے ہوئے صرف یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ مرزائی مسلمان بننے سے پہلے مرزائی مسلمانوں میں کیا تبدیلی پیدا ہوتی ہے؟

Marfat.com

ایک مرزائی مسلمان کا عقیدہ ہے کہ :

۱۔ خدا سمے سمے پر لوگوں کی رہبری کے لیے ایک انسان پیدا کرتا ہے، جو کہ اس وقت کا نبی ہوتا ہے۔

۲۔ خدا نے عرب کے لوگوں میں اس کی اخلاقی گراوٹ کے زمانہ میں حضرت محمدؐ کو نبی بنا کر بھیجا۔

۳۔ حضرت محمدؐ کے بعد خدا کو ایک نبی کی ضرورت محسوس ہوئی اور اس نے مرزا صاحب کو بھیجا کہ وہ مسلمانوں کی راہنمائی کریں۔

میرے قوم پرست بھائی سوال کریں گے کہ ان عقیدوں سے ہندوستانی قوم پرستی کا کیا تعلق ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح ایک ہندو کے مسلمان ہو جانے پر اس کی شردھا اور عقیدت رام، کرشن، وید، گیتا اور رامائن سے اٹھ کر قرآن اور عرب کی بھومی میں منتقل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جب کوئی مسلمان قادیانی بن جاتا ہے، تو اس کا زاویہ نگاہ بھی بدل جاتا ہے۔ حضرت محمدؐ میں اس کی عقیدت کم ہو جاتی ہے۔ علاوہ بریں جہاں اس کی خلافت پہلے عرب اور ترکستان میں تھی۔ اب وہ خلافت قادیان میں آجاتی ہے اور مکہ مدینہ اس کے لیے روایتی مقامات مقدسہ رہ جاتے ہیں۔ ..... کوئی بھی قادیانی چاہے، وہ عرب، ترکستان، ایران یا دنیا کے کسی بھی گوشہ میں بیٹھا ہو، وہ روحانی شکتی کے لیے قادیان کی طرف منہ کرتا ہے۔ قادیان کی سرزمین اس کے لیے پنیہ بھومی (سرزمین نجات) ہے اور اسی میں ہندوستان کی فضیلت کا راز پنہاں ہے، ہر قادیانی کے دل میں ہندوستان کے لیے پریم ہوگا کیونکہ قادیان ہندوستان میں ہے، مرزا صاحب بھی ہندوستانی تھے اور اب جتنے خلیفہ اس فرقہ کی راہبری کر رہے ہیں، وہ سب ہندوستانی ہیں ..... یہی ایک وجہ ہے، کہ مسلمان قادیانی تحریک کو مشکوک نگاہوں سے دیکھتے ہیں، وہ جانتے ہیں کہ قادیانیت

Marfat.com

عربی تہذیب اور اسلام کی دشمن ہے۔

خلافت تحریک[1] میں بھی احمدیوں نے مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیا، کیونکہ وُہ خلافت کو بجائے ترکی یا عرب میں قائم کرنے کے قادیان میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بات عام مسلمانوں کے لیے جو ہر وقت پان اسلام ازم اور پان عربی سنگھٹن کے خواب دیکھتے ہیں، کتنی ہی مایوس کن ہو مگر ایک قوم پرست کے لیے باعث مسرت ہے[2]۔"

اور پھر جب حکیم مشرق، شاعرِ رسالت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال ؒ نے قادیانیت کے خلاف ایک مدلل اور مفصل مضمون لکھا جس میں اُن کی امتِ اسلامیہ سے علیحدگی کو براہین کے ساتھ ثابت کیا تو سب سے پہلے جس نے جناب علامہ کی تردید میں قدم اٹھایا، وُہ مشہور ہندو لیڈر پنڈت جواہرلال نہرو تھے جنھوں نے کئی مضامین قادیانیوں کی تائید وحمایت اور اُن کی مدافعت میں لکھے، حتیٰ کہ اس کے بعد جب ۲۹۔ مئی ۱۹۳۶ء کو پنڈت جواہرلال نہرو لاہور آئے تو قادیانی رضاکاروں نے باقاعدہ ان کا استقبال کیا اور انہیں سلامی دی اور جب اس پر اعتراض ہوا تو قادیانی خلیفہ مرزا محمود نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا:

"قریب کے زمانہ میں پنڈت جواہر لعل صاحب نے ڈاکٹر اقبال کے ان مضامین کا رد لکھا ہے جو انھوں نے احمدیوں کو مسلمانوں سے

---

[1] ترکی خلافت کے سقوط کے وقت ہندوستانی مسلمانوں نے خلافت کے حق میں ایک زبردست تحریک چلائی تھی، جس کا نام انھوں نے خلافت تحریک رکھا تھا۔ ہندو راشٹر اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ،

"اس وقت قادیانیوں نے عام مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیا تھا۔"

[2] مضمون ڈاکٹر شنکر داس بی۔ایس۔سی۔ایم۔بی۔بی۔ایس، لاہور مندرجہ اخبار "بندے ماترم" مورخہ ۲۲۔اپریل ۱۹۳۲ء۔

Marfat.com

علیحدہ قرار دیے جانے کے لیے لکھے تھے اور نہایت عمدگی سے ثابت کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے قادیانیت پر اعتراض اور احمدیوں کو علیحدہ کرنے کا سوال بالکل نامعقول اور خود اُن کے گذشتہ رویہ کے خلاف ہے تو ایسے شخص کا جبکہ وُہ صوبہ میں مہمان کی حیثیت سے آ رہا ہو، قادیانیوں کی طرف سے استقبال بہت اچھی بات ہے''۔ ؎۱

اور پھر شاعرِ رسالت ڈاکٹر علامہ اقبالؒ نے جواہر لعل کی تردید کرتے ہوئے قادیانیت کے لیے ان کی تائید کا بھی جائزہ لیا اور لکھا :-

'' میں خیال کرتا ہوں کہ قادیانیت کے متعلق میں نے جو بیان دیا تھا جس میں جدید اصول کے مطابق صرف ایک مذہبی عقیدہ کی وضاحت کی گئی تھی، اس سے پنڈت جی (جواہر لعل نہرو) اور قادیانی دونوں پریشان ہیں، غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ مختلف وجوہ کی بناء پر دونوں اپنے دل میں مسلمانوں کی مذہبی اور سیاسی وحدت کے امکانات کو بالخصوص ہندوستان میں پسند نہیں کرتے۔ یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ ہندوستانی قوم پرست جن کے سیاسی تصورات نے ان کے درست احساس کو مردہ کر دیا ہے، اس بات کو گوارہ کرنے کے لیے تیار نہیں کہ شمال مغربی ہند کے مسلمانوں کے دل میں خود اعتمادی و خود مختاری کا خیال پیدا ہو، ان کا خیال ہے اور میری رائے میں غلط خیال ہے کہ ہندوستانی قومیت تک پہنچنے کا صرف یہی راستہ ہے کہ ملک کی مختلف تہذیبوں کو قطعی طور پر مٹا دیا جائے جن کے باہمی تعامل سے ہندوستان میں ایک اعلیٰ اور پائیدار تہذیب ترقی پذیر ہو سکتی

؎۱ خطبہ جمعہ خلیفۂ قادیان میاں محمود احمد، مندرجہ اخبار ''الفضل'' قادیان، مورخہ ۱۶ جون ۱۹۳۶ء

Marfat.com

ہے۔ جس قومیت کی ان طریقوں سے تعبیر کی جاتی ہے گی اس کا نتیجہ باہمی تلخی بلکہ تشدد کے سوا اور کیا ہو گا، اسی طرح یہ بات بھی بدیہی ہے کہ قادیانی بھی مسلمانانِ ہند کی سیاسی بیداری سے گھبراتے ہوتے ہیں، کیونکہ وُہ سمجھتے ہیں کہ مسلمانانِ ہند کے سیاسی وقار کے بڑھ جانے سے ان کا یہ مقصد فوت ہو جاتے گا کہ رسولِ عربی ؐ کی امّت سے قطع و برید کر کے ہندوستانی نبی کے لیے ایک جدید امت تیار کریں۔

حیرت کی بات ہے کہ میری اس کوشش سے، کہ مسلمانانِ ہند کو یہ جتا دوں کہ ہندوستان کی تاریخ میں اس وقت جس نازک دور سے وُہ گزر رہے ہیں، اس میں ان کی اندرونی یکجہتی اور اتحاد کس قدر ضروری ہے اور نیز ان افتراق پرور اور انتشار انگیز قوتوں سے محترز رہنا کس قدر لازمی ہے جو اصلاحی تحریکوں کے روپ میں ظاہر ہوتی ہیں۔ پنڈت جی (جواہر لعل نہرو) کو یہ موقع ملا کہ وُہ اس قسم کی تحریکوں سے ہمدردی ظاہر فرما دیں[1]۔"

پس قادیانیت ایسی تحریک جب وجود میں آئی تو یہ بدیہی بات تھی، کہ تمام مخالفِ اسلام قوتیں اس کی تائید و حمایت کریں، چنانچہ انھوں نے بالفعل اس کی امداد کی بھی حسبِ منشاء انگریزی سامراج نے تو اسے افراد تک مہیا کیے۔ تاکہ وہ [illegible] نشوونما کر سکیں اور ان میں سے اکثریت ایسے لوگوں پر مشتمل تھی جو انگریزی سامراج کے ملازم تھے یا وُہ لوگ جنھیں ملک و ملت سے خیانت کے صلہ میں جاگیریں عطا ہوتی تھیں اور جن کا دین و مذہب ہی سامراج کی رضا جوئی اور ذلہ خواری ہوتا ہے اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا اعتراف خود

---

[1] علامہ اقبال کے مضمون "اسلام اور احمدی ازم" سے ایک اقتباس۔ یہ مضمون کتابی صورت میں چھپ چکا ہے۔

Marfat.com

مرزا غلام احمد متنبیٔ قادیان نے بھی کیا ہے، جیسا کہ وُہ رقمطراز ہے:

"جس قدر لوگ میری جماعت میں داخل ہیں، اکثر ان میں سے سرکارِ انگریزی کے معزز عہدوں پر ممتاز اور یا اس ملک کے نیک نام رئیس اور اُن کے خدام اور احباب ہیں، یا تاجر اور یا وکلاء اور یا نوتعلیم یافتہ انگریزی خواں اور یا ایسے نیک نام علماء اور فضلاء اور دیگر شرفاء ہیں جو کسی وقت سرکارِ انگریزی کی نوکری کر چکے ہیں یا اب نوکری پر ہیں یا اب ان کے اقارب اور رشتہ دار اور دوست ہیں جو اپنے بزرگ مخدوموں سے اثر پذیر ہیں، اور سجادہ نشینانِ غریب طبع۔

غرض یہ ایک ایسی جماعت ہے جو سرکارِ انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ اور موردِ مراحم گورنمنٹ ہے اور یا وُہ لوگ جو میرے اقارب یا خدام میں سے ہیں، ان کے علاوہ ایک بڑی تعداد علماء کی ہے جنھوں نے میری اتباع میں اپنے وعظوں سے ہزاروں دلوں میں گورنمنٹ کے احسانات جما دیے ہیں[1]"

رہی بات یہودی معاونت و مساعدت کی، تو خود مرزا غلام احمد کے پوتے مرزا مبارک احمد نے اپنی کتاب "آور فارن مشنز" کے صفحہ ۷۸ پر اس کا اعتراف اور اقرار کیا ہے کہ:

"حیفا کے ماؤنٹ کرمل میں واقع ان کے مرکز کو نہ صرف اسرائیلی حکومت ہر طرح کی سہولتیں بہم پہنچاتی ہے، بلکہ اسرائیل کے سربراہ مملکت سے قادیانی مبلغوں کی ملاقاتیں بھی رہتی ہیں۔"

---

[1] درخواست بحضور نواب لیفٹننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ پنجاب منجانب مرزا غلام احمد قادیانی مورخہ ۲۴۔ فروری ۱۸۹۸ء مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۷، ص ۱۸۔ مرتبہ قاسم علی قادیانی۔

Marfat.com

ان ہی وجوہ کی بنا پر میں نے آج سے تقریبًا دس برس پیشتر جب کہ میں ابھی معمولی طالب علم تھا۔ قادیانیت کا بغور مطالعہ شروع کیا اور اسی دور میں ان کی تقریبًا تمام بنیادی کتابیں دیکھ ڈالیں۔ نیز اسی زمانہ طالب علمی میں پاکستان و ہند کے کئی اردو جرائد میں ان پر مقالات بھی لکھے اور پھر جب ۱۹۶۴ء میں مجھے اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں مختلف ممالک خصوصًا افریقی ملکوں کے طلبہ اور مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں آنے والے دیگر زائرین اور حجاج سے یہ معلوم کر کے انتہائی تعجب ہوا کہ قادیانی بیرونی ملکوں میں عمومًا اور افریقی ملکوں میں خصوصًا اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے لوگوں کی گمراہی کا سامان مہیا کرتے ہیں۔ اور افریقی اور عرب ملکوں میں کوئی ایسی جامع کتاب نہیں جس سے ان کے عقائد و اعمال سے پوری آگاہی حاصل ہو سکے، چنانچہ دوستوں کی خواہش، یونیورسٹی کے اساتذہ کی فرمائش اور وقت کی ضرورت کی بنا پر میں نے وہیں مدینہ منورہ میں ہی قادیانی ازم پر عربی میں مقالات لکھنے شروع کیے، لیکن ان میں اس بات کو پیش نگاہ رکھا کہ کوئی بات بے سند اور بے دلیل نہ کہی جائے اور جس بات کا بھی ذکر کیا جائے، اس کا پورا حوالہ دیا جائے۔

یہ مقالات مختلف عربی پرچوں میں چھپتے رہے اور آخر میں مدینہ منورہ کے ایک پبلشر نے ۱۹۶۷ء میں انہیں جمع کر کے کتابی صورت میں شائع کر دیا۔ للہ الحمد اس کے بیشمار اچھے نتائج برآمد ہوئے۔ اور افریقہ میں خصوصًا اس کتاب کی بےحد مانگ رہی [1]

ان ہی ایام میں افریقہ سے کچھ احباب نے اس طرف توجہ دلائی کہ اگر اس

---

[1] اس کتاب کے اب تک چار ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور اب اس کا پانچواں ایڈیشن ترمیم و اضافہ کے ساتھ قاہرہ کے المکتبۃ السلفیہ سے شائع ہو رہا ہے۔

Marfat.com

کتاب کا انگریزی ترجمہ ہو جائے تو اس کی افادیت بڑھ جائے، کیونکہ افریقہ میں عربی کی نسبت انگریزی زیادہ سمجھی اور بولی جاتی ہے۔

چنانچہ اس کتاب کا انگریزی ترجمہ بھی "ادارہ ترجمان السنّۃ" لاہور نے شائع کر دیا اور امید ہے کہ وُہ عربی سے کچھ کم مفید نہ ہو گا۔[1]

۱۹۶۸ء میں پاکستان واپسی پر میں نے محسوس کیا کہ ہمارے جرائد و مجلّات مرزائیت کی طرف اس قدر توجہ نہیں دے رہے جس قدر انہیں دینی چاہیے، چند ایک حضرات کو چھوڑ کر کسی کو یہ بھی معلوم نہیں کہ مرزائی اخبارات مسلمانوں کے مختلف مکاتبِ فکر کے بارہ میں کیا کچھ لکھتے اور کس قدر زہر پھیلاتے ہیں خصوصًا قادیانی مرزائیوں کا ترجمان "الفرقان" ربوہ، اور لاہوری مرزائیوں کا ہفتہ وار "پیغام صلح" لاہور تو اکابرین امت پر طعن توڑنے اور عقائدِ اسلام کا مضحکہ اڑانے میں اس قدر گستاخ ہو چکے ہیں کہ نہ تو انہیں پاکستان کی مسلم اکثریت کے جذبات کا کچھ پاس ہے، نہ حکومت کے محکمہ احتساب کا کچھ ڈر۔ جب کہ دوسری جانب حکومت اس قدر حسّاس تھی کہ وُہ ہفت روزہ "چٹان" کے ایک بے ضرر چار سطری شذرے کو بھی برداشت نہ کر سکی جس میں سعودی عرب میں مرزائیت پر عائد کی گئی پابندیوں کا خیر مقدم کیا گیا تھا۔

اسلام کے نام پر وجود میں آنے والے اس مسلمان ملک میں کفر کی یہ ستم رانی میرے لیے بڑے کرب کا باعث تھی، مرزائیت کے بارہ میں اپنی سابقہ معلومات اور اس کے موجودہ احوال کی بناء پر میں خاموش نہ رہ سکا، اور جمعیت اہل حدیث کے ہفتہ وار اخبار "الاعتصام" میں جو میری ادارت میں نکلتا تھا، مرزائیت پر مسلسل دس گیارہ اداریے لکھے، جن میں دلائل و براہین

---

[1] اس کے بھی اب تک چار ایڈیشن چھپ چکے ہیں اور اب نظرثانی کے بعد اس کا پانچواں ایڈیشن زیرِ طبع ہے۔

59896

Marfat.com

سے مرزائیت کے امتِ مستقلہ اور اسلام دشمن ہونے کے ثبوت فراہم کیے۔ نیز مرزائی اخبارات کے اس طرح دندان شکن جواب دیے کہ پھر مدتوں "الفرقان" ربوہ اور "پیغامِ صلح" لاہور کو جواب دینے اور اعتراض کرنے کا حوصلہ نہ ہوا، اطلاعات کے محکمہ احتساب نے نوٹس بھجوائے، لیکن ہم نے شواہد پیش کیے کہ دلآزاری اور تفرقہ بازی کی ابتداء ہماری طرف سے نہیں، امت قادیانی کی طرف سے ہوئی ہے بلکہ ان کا وجود ہی تفرقے اور دلآزاری پر مبنی اور قائم ہے۔

ربِ ذوالجلال کی کریمی کہ ان مضامین کو تمام مسلمان حلقوں کی طرف سے بے حد پسند کیا گیا۔ اور بلا لحاظِ مکتب تمام مسلمان فرقوں کے اخبارات و رسائل نے انہیں "الاعتصام" سے نقل کیا، جن میں شیعہ حضرات کا ہفتہ وار "شہید" لاہور اور ماہنامہ "المعرفہ" حیدرآباد تک شامل تھے۔

ازاں بعد جب ہم "الاعتصام" کی ادارت سے الگ ہوگئے تو مرزائیوں نے میدان خالی دیکھ کر پھر پر پرزے نکالنے شروع کیے اور "الفرقان" ربوہ تو کچھ زیادہ ہی دلیر ہوگیا، چنانچہ اس نے علماء اہلسنت کو عموماً اور اہل حدیث اکابر کو خصوصاً اپنی تازک انگلیوں کا نشانہ بنانا شروع کیا، اور ایک دفعہ تو اُس کے مُدیر نے یہاں تک لکھ مارا کہ اس نے برصغیر پاک و ہند کے نامور عالم اور مناظر شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہؒ تک کو مناظرات میں شکست دی ہوئی ہے۔

تب تک ہم بفضلِ ربِ ذی المنن اپنا ماہنامہ "ترجمان الحدیث" لاہور نکال چکے، اور جمعیۃ اہل حدیث کے ہفتہ وار "اہل حدیث" لاہور کی ادارت سنبھال چکے تھے۔ اب جو ہم نے اس کا نوٹس لیا تو ان تمام قرضوں کو بھی چکا ڈالا جو ہمارے میدان میں نہ ہونے کی وجہ سے مرزائی ہمارے سر چڑھا چکے تھے۔

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر کہ اس نے ہمیں حق کی حمایت اور باطل کی سرکوبی

Marfat.com

کی توفیق عطا فرمائی کہ ان مضامین کے آتے ہی ملک بھر میں ایک غلغلہ مچ گیا۔ اور اپنے بیگانے اِن کی تعریف کیئے بغیر نہ رہ سکے اور احباب نے شدید تقاضا کیا، کہ ان تمام مضامین و مقالات کو جو وقتاً فوقتاً "الاعتصام" "اہل حدیث" اور "ترجمان الحدیث" میں شائع ہوتے رہے ہیں، یکجا کر دیں اور کتابی صورت میں چھاپ دیں، تاکہ وُہ لوگ بھی ان سے استفادہ کر سکیں جو پہلے نہیں کر سکے۔ اور میں اپنی عدیم الفرصتی اور مختلف کاموں میں مشغولیت کے باوصف صرف اس لیے اس کام پر آمادہ ہو گیا کہ شاید اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے ذریعے کسی کی ہدایت اور گمراہی سے حفاظت کا سامان بہم فرما دے اور آخرت میں یہی چیز نجات و فلاح کا سبب بن جائے۔

اور شاید اس سے بھی خوشنودیٔ رب کا وُہ پروانہ مل جاتے جو مرزائیت پر عربی مقالات کو جمع کرنے کے بعد ملا تھا، کہ جب ۱۹۶۰ء کے رمضان مبارک کی ستائیسویں شب مسجدِ نبویؐ کے پڑوس میں اپنی کتاب "القادیانیہ" کو مکمل کر کے سویا تو کیا دیکھتا ہوں، سحر گاہ دُعا تے نیم شبی لبوں پر لیے بابِ جبرئیل کے راستے (کہ دیارِ حبیب علیہ السلام میں میرا مکان اسی جانب تھا) مسجدِ نبویؐ کے اندر داخل ہوتا ہوں، لیکن روضۂ اطہر کے سامنے پہنچ کر ٹھٹک جاتا ہُوں کہ آج خلاف معمول روضۂ معلّےٰ کے دروازے وا ہیں اور بہرے دار خندہ رو، استقبالیہ انداز میں منتظر ہیں، میں اندر بڑھا جاتا ہوں کہ سامنے سرورِ کونین رحمتِ عالم محمد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رعنائیوں اور زیبائیوں کے جھرمٹ میں صدیقِ اکبرؓ اور فاروقِ اعظمؓ کی معیت میں نماز ادا فرما رہے ہیں۔ دل خوشیوں سے لبریز اور دماغ مسرتوں سے معمور ہو جاتا ہے اور جب میں دیر گئے باہر نکلتا ہوں تو دربان سے سوال کرتا ہوں، یہ دروازے تم روزانہ کیوں نہیں کھولتے؟ اور جواب ملتا ہے:

"یہ دروازے روزانہ نہیں کھلا کرتے۔"

Marfat.com

"یہ دروازے روزانہ نہیں کھلا کرتے"

اور آنکھ کھلی تو مسجد نبویؐ کے میناروں سے یہ دلکش ترانے گونج رہے تھے،

اشھد ان محمدا رسول اللہ۔ اشھد ان محمدا رسول اللہ۔ اور صبح جب میں نے مدینہ یونیورسٹی کے چانسلر کو ماجرا سنایا تو انہوں نے فرمایا تمہیں مبارک ہو کہ ختم نبوت کی چوکھٹ کی چوکیداری میں خاتم النبیینؐ کے رب نے تمہاری کاوش کو پسند فرما لیا ہے اور کون جانے میرا رب اسے بھی رسالت مآب علیہ السلام کی خدمت شمار فرما لے۔

کچھ اس کتاب کے بارہ میں!

اس مجموعہ میں سب سے پہلے ایک طویل مضمون ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ مرزائی عقائد اور مسلمان عقائد میں کیا فرق ہے اور بنیادی طور پر مسلمانوں اور مرزائیوں میں کس قدر دوری اور مغائرت ہے۔

اس کے بعد "الاعتصام" میں شائع شدہ مضامین ہیں جن میں کچھ وقتی اور ہنگامی تھے اور انہیں حذف کر دیا گیا ہے۔

آخر میں "اہلحدیث" اور "ترجمان الحدیث" میں چھپے ہوئے مقالات ہیں۔ یہ مضامین اگرچہ جوابی ہیں لیکن ان میں مرزائیت کے بارہ میں اس قدر متنوع مواد جمع کر دیا گیا ہے کہ شائد ہی اس کا کوئی گوشہ مخفی رہ گیا ہو۔

اندازِ بیان کی دلکشی کا اندازہ لگانا تو قارئین کا کام ہے لیکن مجھے امید ہے کہ آپ اسے دلچسپ پائیں گے۔ تحریر میں درشتی اور سختی جوابی ہے اور مرزا غلام احمد اس کے خلفاء اور پیروکاروں کے بارہ میں عدمِ احترام اس لیے کہ ہم رسول کریمؐ ان کی ازواج مطہراتؓ اور انکے اصحابؓ کی توہین کرنے والوں کا احترام گناہ سمجھتے ہیں اور خود صاحب خلقِ عظیمؐ نے ایسے لوگوں کو اس انداز میں مخاطب کیا ہے۔ "من محمد رسول اللہ الی مسیلمۃ الکذاب" اور "لنا فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ"۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

احسان الٰہی ظہیر

مدیر ماہنامہ ترجمان الحدیث و ہفت روزہ اہلحدیث لاہور

یکم جنوری ——— ۱۹۷۳ء

Marfat.com

مرزائیت اور اس کے معتقدات

قادیانیت ان باطل مذاہب میں سے ہے جن کی تکوین ہی اس خاطر کی گئی ہے کہ مسلم قوتوں کو زک پہنچائی جائے، اسلام کے ڈھانچے میں رخنے پیدا کیے جائیں اور اس کے افکار و نظریات کو نلیست کیا جائے، لیکن اس صورت میں کہ کسی کو علم تک نہ ہو، کیونکہ تجربات اور تاریخ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جب بھی کسی جماعت یا کسی مخالف گروہ نے اسلام کو للکار کر میدان میں مقابلہ کرنے کی جرأت کی تو وہ اس عظیم قوت کو ذرہ بھر بھی گزند نہ پہنچا سکا، بلکہ اس کے مقابلہ میں اسلام اور زیادہ آب و تاب سے چمکا اور اجاگر ہوا، اور اس کے نام لیوا اور زیادہ ولولے اور طنطنے کے ساتھ اس کے شیدائی اور فدائی بن گئے۔ یہود و نصاریٰ اور مکہ کے مشرکوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا، کہ وہ اسلام کی منزلت، مرتبے اور شان کو کم کر دیں، لیکن ان کی رفعتوں، پرشکوہ بلندیوں اور ناقابل شکست عظمتوں کے سامنے ان کا کوئی بس نہ چل سکا اور سوائے محرومیوں کے داغوں اور ناکامیوں کے دھبوں کے انہیں کچھ حاصل نہ ہوا، میدانِ جنگ میں اگر صلیبیوں نے اس مضبوط چٹان سے ٹکرانے کی کوشش کی تو پوری قوت و طاقت کے باوجود اپنے ہی سر کو زخمی ہونے سے نہ بچا سکے، جس طرح کہ کفارِ مکہ اور یہودِ یثرب اس کے ابتدائی ایام میں اپنے سر پھوڑ چکے تھے اور اگر کسی نے علمی میدان میں مناظرات و مناقشات کے ذریعہ اس سے پنجہ آزمائی کی کوشش کی تو اس کے نتیجہ میں اس کی حسرتوں کا خون ہونے سے نہ رہ سکا اور پھر اعدائے اسلام نے ترغیب و تحریص اور تہدید و تخویف کے حربے بھی آزما کے دیکھ لیے، لیکن نامرادیوں نے تب بھی دامن نہ چھوڑا اور اسلام اپنی پوری تمام تابانیوں کے ساتھ پھلتا پھولتا اور پھیلتا ہی چلا گیا، راستے کی رکاوٹیں اور

Marfat.com

بیگانوں کی سختیاں اس کی جولانیوں میں مزاحم نہ ہو سکیں اور پھر ناامیدیوں نے ڈیرے ڈال دیئے اور وہ اسلام کو زک دینے، سیلابِ نور کے سامنے بند باندھنے، سورج کی روشنی کو ڈھانپنے اور چھپانے سے مایوس ہو گئے۔ جزیرۂ عرب کے مشرکوں، مصر و شام اور روم و یونان کے عیسائیوں اور قریظہ و خیبر کے یہودیوں نے اس کا خوب خوب تجربہ کیا اور پھر اس تجربہ کو اپنے اپنے وقت میں ہندوؤں، بدھ مت کے پیروؤں، آتش پرستوں اور سکھوں نے بھی دہرا کر دیکھا اور سب نے دیکھ لیا کہ یہ وہ چٹان ہے، جسے نہ صرف یہ کہ پاش پاش کرنا ناممکن ہے، بلکہ اسے چھیڑنا بھی جوتے شیر لانے سے کم نہیں، ان تلخ و ترش تجربات سے دشمنانِ دین نے یہ سبق حاصل کیا کہ اسلام سے کھلے بندوں ٹکر لینا اپنی موت کو دعوت دینا ہے کہ اس سے مسلمانوں کے جذبات کو انگیخت ہوتی ہے اور اُن کی غیرت و حمیت کو ٹھیس لگتی ہے، اس لیے انھوں نے طے کیا کہ آئندہ کبھی بھی اسلام اور مسلمانوں کو کھلے میدان میں دعوتِ مبارزت نہ دی جائے بلکہ ہمیشہ اسے مخفی سازشوں اور پوشیدہ چالوں سے زیر کرنے کی کوشش کی جائے۔ دھوکے اور منافقت کی ٹکنیک کو اپنایا جائے، اسلام کے نام لیواؤں میں سے اسلام ہی کے نام پر اسلام کی بیخ کنی کرنے والے تیار کیے جائیں، اور اس طرح بتدریج اسلام کے افکار پر چھاپہ مارا جائے، اس کے نظریات کو نابود کیا جائے اور اس کی حقیقی تعلیم کو مٹایا جائے اور بالآخر اس کے وجود کو ختم کر دیا جائے۔

اسی پلان (PLAN) اور تخطیط کے تحت قادیانیت کا وجود عمل میں لایا گیا چنانچہ پہلے پہل یہ ایک اسلامی فرقے کی حیثیت سے لوگوں کے سامنے نمودار ہوئی، اور بڑی چابکدستی اور ہوشیاری سے اپنے زہریلے افکار و خیالات کا مسلمانوں میں پرچار کرنے لگی کہ عام لوگوں کو اس کی اصلیت کا علم نہ ہو سکا، پھر آہستہ آہستہ اور باقاعدہ ترتیب کے ساتھ کچھ اندرونِ خانہ باتوں کو سامنے لایا گیا اور جب دیکھا کہ

Marfat.com

چند "بے وقوف" اور کچھ "غرض مند" اچھی طرح جال میں پھنس گئے ہیں اور اب ان کے لیے فرار کا کوئی چارہ نہیں رہا تو اچانک اپنے اصلی خدوخال کے ساتھ ظاہر ہو گئی۔ بہت سے لوگ جو اس تحریک کے ساتھ ناواقفیت کی بناء پر وابستگی اختیار کیے ہوئے تھے اور جن کے سینے میں ہنوز ایمان کی کوئی کرن باقی تھی، اس تحریک کو ایک مستقل مذہب کی صورت میں ڈھلتے دیکھ کر اپنی نادانی پر پریشانی کا اظہار کر کے چھوڑ گئے اور بہت سے جاہل "فریب خوردہ" اور "خود غرض" دین اسلام اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ توڑ کر قادیانیت اور متنبیٔ ہند سے رشتہ جوڑ بیٹھے۔

یہیں سے قادیانیوں نے اپنے ولی نعمت انگریز کے اشارے پر ان تمام مراحل کو اپنی تبلیغ اور پراپیگنڈے کی بنیاد بنا لیا، کہ پہلے پہل تو مرزا غلام احمد کو مجدد کہیں، پھر مسیح اور رسول اللہ اور آخر میں تمام انبیاء سے افضل و برتر نبی، تاکہ عام مسلمانوں کو اپنے فریب کا شکار بنایا جا سکے اور اسلام کے حقائق کو مسخ کیا جا سکے، اس لیے ضرورت تھی کہ ان کے اصل عقائد لوگوں کے سامنے رکھے جائیں، تاکہ ان پر ان کی حقیقت آشکارا ہو۔ چنانچہ ہم ان کے حقیقی معتقدات کو انھی کی کتابوں اور انہی کی عبارات میں پیش کر رہے ہیں۔ اس سے مسلمانوں کو اور بعض ناواقف قادیانیوں کو مرزائیت کی اصل صورت نظر آ سکے گی اور انہیں علم ہو سکے گا کہ یہ لوگ کس قدر چالاک، منافق اور مفسد ہیں اور کس طرح یہ بے دریغ جھوٹ بول کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

بلا استثناء تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ خداوند تعالیٰ ہر قسم کے عیوب و انفعالات بشریہ سے پاک اور منزہ ہے، نہ اسے کسی نے جنم دیا ہے اور نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔ اور نہ ہی کوئی اس کے مشابہ ہے وہ تشبیہ و تجسیم سے مبرا ہے، اسی طرح ان کا عقیدہ ہے کہ محمد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں، رسالتیں ان پر ختم ہو گئیں، وحی ان پر منقطع ہو گئی، ان کی کتاب آخری کتاب، ان کی امت آخری امت اور ان کا دین آخری دین ہے، اور جو کوئی بھی آپؐ کے بعد نبوت کا دعوےٰ کرے گا، وہ کذاب اور مفتری ہو گا، کیونکہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ" [1]

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں"

اور باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا" [2]

آج میں نے مکمل کر دیا تمہارے لیے تمہارا دین (ناقص نہیں رکھا کہ اور کو بھیج کر اس کی تکمیل کروں) اور تم پر اپنی نعمتوں کو پورا کر دیا اور تمہارے دین اسلام کو پسند کر لیا (کہ اب کسی اور دین کی ضرورت نہیں رہی)"

اور ناطق وحی نے فرمایا کہ:

"مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانہ ترک منہ موضع لبنۃ، فطاف بہ النظار یتعجبون من حسن بنیانہ الا موضع تلک اللبنۃ، ختم بی البنیان وختم بالرسل وفی روایۃ فانا اللبنۃ

میری مثال اور انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسی ایک محل کی کہ اسے بڑا خوبصورت بنایا گیا ہو لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رکھی گئی ہو دیکھنے والے اسے دیکھیں اور اس کی خوبصورتی و سجاوٹ کی توصیف و تعریف کریں ماسوائے اس جگہ کے کہ جس میں ایک اینٹ لگنا باقی ہے پس میرے ساتھ اس جگہ کو پُر کر دیا گیا اور اب اس محل میں کوئی جگہ باقی نہیں رہی، بنا میرے ساتھ مکمل کر دی

---

[1] (الاحزاب - ۴۰)

[2] (المائدہ - ۳)

Marfat.com

وانا خاتم النبیین[1] گئی اور رسولوں کی ترسیل مجھ پر ختم کر دی گئی، اور دوسری روایت میں فرمایا، میں ہی وہ محل کی آخری اینٹ ہوں اور میں ہی خاتم النبیین ہوں"۔

اور آپ کی امت آخری امت ہے کیونکہ آپ نے فرمایا ہے ؛

"اَنَا اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْتُمْ اٰخِرُ الْاُمَمِ[2] میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔"

نیز فرمایا ؛

"لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَکُمْ[3] میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی نئی امت نہیں۔"

اور ایک روایت میں فرمایا ؛

"لَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِیْ[4] میری امت کے بعد کوئی امت نہیں۔"

اسی طرح امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ ہے کہ جہاد قیامت تک باقی رہے گا اور یہ عبادات میں سے افضل ترین عبادت اور حسنات میں سے اعلیٰ ترین نیکی ہے، نیز ان کا عقیدہ ہے کہ دنیا کا کوئی شہر اور کوئی بستی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولد مکہ مکرمہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدفن مدینہ منورہ کے ہم پلہ نہیں اور دنیا کی کوئی مسجد، مسجدِ حرام، مسجدِ نبوی اور مسجدِ اقصیٰ کے ہم پایہ نہیں ـــــــ اور نہ ان سے منزلت و مرتبہ میں بڑھ سکتی ہے۔ یہ تو ہیں مسلمانوں کے عقائد! لیکن قادیانیوں کے عقائد یہ ہیں ؛

---

[1] بخاری و مسلم۔

[2] ابن ماجہ، صحیح ابن خذیمہ، مستدرک حاکم۔

[3] مسند احمد۔

[4] طبرانی و بیہقی۔

Marfat.com

ذاتِ خداوندی مرزائی عقائد کی رُو سے

اللہ تعالیٰ روزہ رکھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ سوتا ہے اور جاگتا ہے۔ لکھتا ہے اور دستخط کرتا ہے۔ یاد رکھتا ہے اور بھول جاتا ہے۔ مجامعت کرتا ہے۔ اور جنتا ہے، اس کا تجزیہ ہو سکتا ہے۔ اُسے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ اور اس کی تجسیم جائز ہے۔ (العیاذ باللہ)

چنانچہ قادیانی نبی مرزا غلام احمد کہتا ہے، مجھ پر وحی نازل ہوئی:

"قَالَ لِیَ اللّٰہُ اِنِّیْ اُصَلِّیْ وَ اَصُوْمُ وَ اَصْحُوْا وَاَنَامُ"[1]	مجھے اللہ نے کہا کہ میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور روزے بھی رکھتا ہوں، جاگتا بھی ہوں اور سوتا بھی۔"

یہ ہے مرزائی عقیدہ اور قادیانی نبی کی وحی و الہام، مگر وُہ کلامِ حق جسے اللہ الحق نے نبی برحق پر بذریعہ رسولِ امین نازل کیا وُہ یوں ہے:

"اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ"[2]	"اللہ وُہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وُہ جو حی اور قیوم ہے۔ جو اونگھتا ہے اور نہ سوتا ہے۔ آسمان اور زمین جس کے قبضۂ قدرت میں ہیں جس کے سامنے اس کی اجازت کے بغیر کسی کو سفارش کرنے کا اختیار حاصل نہیں جس کا علم ہر چیز پر محیط ہے اور جس کے علم کا کوئی دُوسرا احاطہ نہیں کر سکتا۔"

اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

[1] "البشریٰ" ج ۱، ص ۹۷ مرزائے قادیان کے عربی الہام کا مجموعہ مرتبہ منظور الٰہی قادیانی۔

[2] سورۃ البقرہ۔ آیۃ الکرسی۔

Marfat.com

"إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ[1]" نہ خدا سوتا ہے، اور نہ ہی سونا اس کے لیے روا ہے۔"

اسی طرح باری تعالیٰ اپنا وصف بیان فرماتے ہوتے کہتے ہیں؛

"قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا[2]" "میں ہر چیز کا علم رکھتا ہوں اور مجھ سے کوئی شے مخفی نہیں۔"

اور فرمایا؛

"هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ[3]" اللہ وہی ہے جس کے علاوہ کوئی مالک خالق نہیں جو پوشیدہ اور ظاہر دونوں قسم کی اشیاء کا علم رکھتا ہے۔"

اور فرشتوں کی زبانی کہا؛

"وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا[4]" کہ ہم تیرے رب کے علم کے بغیر آسمانوں سے نہیں اترتے کہ اس کے لیے ہے جو ہمارے آگے پیچھے اور اس کے درمیان ہے اور تیرا رب بھولنے والا نہیں۔"

اور بزبان موسیٰ علیہ السلام فرمایا؛

---

[1] مسلم۔ ابن ماجہ۔ دارمی

[2] التحریم: ۱۲۔

[3] الحشر: ۲۲

[4] مریم: ۶۴

Marfat.com

لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسٰی ؎۱ "نہ بھٹکتا ہے میرا رب اور نہ بھولتا ہے۔"

لیکن قادیانی اس کے برعکس یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ خدا غلطی بھی کرتا ہے اور صواب کو بھی پہنچتا ہے، اور یہ بدیہی بات ہے کہ غلطی جہل اور نسیان کے نتیجہ میں ہوتی ہے۔ اور اس کے معنی یہ ہوئے کہ پناہ بخدا باری تعالیٰ جاہل، اور مبتلائے نسیان ہے۔

چنانچہ قادیانی کے اپنے عربی الفاظ ہیں:

قَالَ اللّٰہُ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اُجِیْبُ اُخْطِئُ وَاُصِیْبُ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ مُحِیْطٌ ؎۲ "خدا نے کہا ہے، کہ میں رسولؐ کی بات قبول کرتا ہوں، غلطی کرتا ہوں، اور صواب کو پہنچتا ہوں۔ میں رسول کا احاطہ کیے ہوئے ہوں۔"

نیز گوہر افشاں ہے:

"ایک دفعہ میں نے کشف کی حالت میں خدا تعالیٰ کے سامنے بہت سے کاغذات رکھے، تاکہ وہ ان کی تصدیق کردے اور ان پر اپنے دستخط ثبت کردے۔ مطلب یہ تھا، کہ یہ سب باتیں جن کے ہونے کے لیے میں نے ارادہ کیا ہے ہو جائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے سرخی کی سیاہی سے دستخط کر دیے اور قلم کی نوک پر جو سرخی زیادہ تھی اس کو جھاڑا اور معاً جھاڑنے کے اس سرخی کے قطرے میرے کپڑوں اور عبداللہ (مرزا قادیانی کا ایک مرید) کے کپڑوں پر

؎۱ طٰہٰ: ۵۲

؎۲ البشریٰ، ج ۲، ص ۷۹

Marfat.com

پڑے اور جب حالت کشف ختم ہوئی تو میں نے اپنے اور عبداللہ
کے کپڑوں کو سُرخی کے قطروں سے تر بہ تر دیکھا اور کوئی چیز
ایسی ہمارے پاس موجود نہ تھی جس سے اس سُرخی کے گرنے کا کوئی
احتمال ہوتا، اور وُہ وہی سُرخی تھی جو خدا تعالیٰ نے اپنے قلم سے جھاڑی
تھی، اب تک بعض کپڑے میاں عبداللہ کے پاس موجود ہیں، جن
پر وُہ بہت سی سُرخی پڑی تھی۔" [1]

ایک اور مقام پر بھی قادیانی اُمّت کا آقا و مولیٰ خالق و متعال
کو، کہ وُہ تشبیہ سے مبرّا ہے، تیندوے سے مشابہت دیتے ہوئے
ذاتِ باری سے مذاق کرتا ہے:

"ہم تخیلی طور پر فرض کر سکتے ہیں، کہ قیوم العالمین ایک ایسا
وجودِ اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ، بے شمار پیر، اور ہر ایک
عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہاء
عرض و طول رکھتا ہے۔ تیندوے کی طرح اس وجودِ اعظم کی
تاریں بھی ہیں، جو صفحۂ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی
ہیں اور کشش کا کام دے رہی ہیں۔" [2]

اور اس طرح خداوندِ کریم کے اس قول کی تکذیب کی جاتی ہے۔

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ۔ — نہیں ہے اس طرح کا سا کوئی، اور وہی ہے سننے والا دیکھنے والا۔

---

[1] (تریاق القلوب ص ۳۲ و حقیقۃ الوحی ص ۲۵۵، مصنفہ مرزائے قادیانی)

[2] (توضیح المرام ص ۷۵، مصنفہ مرزا غلام احمد)

[3] (الشوریٰ: ۱۱)

Marfat.com

اور اس سے بھی بڑھ کر قادیانی، کتاب اللہ، سنتِ رسول اللہ اور تمام اسلامی ادیان کے بالکل برعکس یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں:

"اللہ مباشرت و مجامعت بھی کرتا ہے، اور وہ اولاد بھی جنتا ہے۔"

اور اس سے عجیب تر کہ:

"خدا نے ان ہی کے نبی مرزائے غلام سے مباشرت و مجامعت کی اور پھر نتیجۃً پیدا بھی وہی ہوئے، یعنی:

۱۔ مرزا قادیانی ہی سے جماع کیا گیا،

۲۔ اور وہی حاملہ ٹھہرے،

۳۔ اور پھر خود ہی اس حمل کے نتیجہ میں پیدا بھی ہوئے۔"

اب ذرا قادیانیوں ہی کی زبان سے سنیے۔ قاضی یار محمد قادیانی رقمطراز ہے:

"حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی، کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی قوت کا اظہار فرمایا۔" [۱]

اور خود مرزائے قادیان کہتا ہے:

"مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔ اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں، بذریعہ اس الہام کے مجھے مریم سے عیسیٰ بنا دیا گیا پس اس طور سے میں ابنِ مریم ٹھہرا۔" [۲]

---

[۱] "اسلامی قربانی" ص ۳۴۔ مصنفہ قاضی یار محمد قادیانی۔

[۲] "کشتی نوح" ص ۴۷۔ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

Marfat.com

اور پھر :

"اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں میرا نام ہی وہ مریم رکھا جو عیسیٰ کے ساتھ حاملہ ہوئی اور میں ہی اس فرمان باری کا مصداق ہوں۔

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُوحِنَا۔

میرے علاوہ کسی اور نے اس بات کا دعویٰ[1] نہیں کیا۔"[2]

اور اسی بنار پر قادیانی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ :

"غلام احمد خدا کے بیٹے ہیں، بلکہ عین خدا ہی ہیں۔"

چنانچہ متنبی قادیان کہتے ہیں کہ مجھے خدا نے کہا ہے :

"أَنْتَ مِنْ مَّاءِنَا وَهُمْ مِنْ فَشَلٍ[3] | تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ لوگ بزدلی سے۔"

اور اللہ نے مجھے یہ کہہ کر مخاطب کیا ہے :

إِسْمَعْ يَا وَلَدِي۔[4] | سن اے میرے بیٹے۔

اور فرمایا :

"يَا شَمْسُ يَا قَمَرُ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ۔[5] | اے سورج اے چاند! تو مجھ سے ہے، میں تجھ سے۔"

اور خدا نے فرمایا کہ :

---

[1] ایسا احمقانہ دعویٰ اور کر بھی کون سکتا تھا؟

[2] حاشیہ "حقیقۃ الوحی" ص ۳۳۷، مصنفہ مرزا غلام احمد۔

[3] "انجام آتھم" ص ۵۵، مصنفہ مرزا قادیانی۔

[4] "البشریٰ" جلد ا ص ۴۹۔

[5] "حقیقۃ الوحی" ص ۷۴۔

Marfat.com

"میں تیری حفاظت کروں گا، خدا تیرے اندر اتر آیا، تو مجھ میں اور تمام مخلوقات میں واسطہ ہے۔" ؎۱

اور ایک مقام پر تو یہاں تک کہہ دیتا ہے:

"میں نے خواب میں دیکھا، کہ میں خدا ہوں، میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔" ؎۲

اور:

"اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ بُرُوْزِیْ ؎۳ | تو مجھ سے ایسا ہی ہے، جیسا کہ میں ہی ظاہر ہو گیا، یعنی تیرا ظہور بعینہٖ میرا ظہور ہو گیا۔"

یہ ہیں، خدائے ذوالجلال کے بارہ میں قادیانی عقائد۔

سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یَصِفُوْنَ ؎۴ | اللہ ان صفات سے منزہ اور پاک ہے جن سے وہ متصف کرتے ہیں۔

درآں حالیکہ باری تعالیٰ نے اپنے کلام میں صراحتاً ان عقائد باطلہ کی تردید کر دی ہے، ارشادِ خداوندی ہے:

"قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ | تو کہہ دے کہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا

؎۱ کتاب البریہ ص ۷۵۔

؎۲ آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴، مصنفہ مرزا قادیانی۔

؎۳ وحی مقدس ص ۵۴۵۔

؎۴ سورۃ انعام

Marfat.com

كُفُوًا اَحَدٌ [1]	اور نہ اسے کسی نے جنا، اور جس کے جوڑ کا کوئی نہیں۔"

اور فرمایا:

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ [2]	تحقیق وہ لوگ کافر ہوئے جنھوں نے مسیح ابنِ مریم کو خدا کہا۔"

اور فرمایا:

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۔ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۔ [3]	اے کتاب والو! اپنے دین میں مبالغہ نہ کرو اور اللہ کے بارے میں سچی بات کے علاوہ اور کچھ مت کہو، نہیں ہیں مسیح ابنِ مریم مگر اللہ کے رسول اور اس کے کلام، جس کو مریم کی طرف ڈالا اور روح اس کے ہاں کی، سو اللہ کو مانو اور اس کے رسولوں کو اور یہ نہ کہو، کہ خدا تین ہیں، اس بات کو کہنے سے رک جاؤ اس میں تمہاری بہتری ہے۔ خدا صرف ایک ہی ہے، اس کو لائق نہیں کہ اس کی اولاد ہو، زمینوں اور آسمانوں میں جو کچھ ہے، اسی کا ہے اور کافی ہے اللہ کارساز

---

[1] سورۃ اخلاص

[2] سورۃ المائدہ ۵: ۷۸

[3] نساء ۴: ۱۷۱

Marfat.com

نیز ارشاد فرمایا:

"قَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرُنِ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ أَنّٰى يُؤْفَكُونَ[۵۱]

یہودیوں نے کہا کہ عزیز اللہ کا بیٹا ہے، اور نصاریٰ نے کہا کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے ان کے اپنے منہ کی باتیں ہیں حقیقت سے جن کا کوئی تعلق نہیں، جیسے پہلے کافروں کی ریس میں کہہ رہے ہیں۔ خدا کی مار ہو اُن پر۔ یہ کہاں بھٹکے پھر رہے ہیں۔"

ہم بھی قادیانیوں کو ان عقائد پر اس کے سوا کچھ نہیں کہتے:

قاتلهم الله انی یؤفکون۔

ختم نبوت

دوسرا بنیادی عقیدہ جو مسلمانوں سے انہیں نمایاں طور پر الگ امت قرار دیتا ہے، وہ عقیدہ ختم نبوت ہے مرزائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ:

نبوت محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ختم نہیں ہوئی، بلکہ آپ کے بعد بھی جاری ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد کا بیٹا اور خلیفہ ثانی میاں محمود احمد رقمطراز ہے:

" ہمارا یہ بھی یقین ہے کہ اس امت کی اصلاح اور درستی کے لیے ہر ضرورت کے موقع پر اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء بھیجتا رہے گا[۵۲]

---

۵۱ سورۃ التوبہ: ۳۰۔

۵۲ "الفضل" قادیان ۱۲ ۱۹۲۵ء۔

Marfat.com

اور :

"انھوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ خدا کے خزانے ختم ہو گئے۔ ان کا یہ سمجھنا خدا تعالیٰ کی قدر کو ہی نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے، ورنہ ایک نبی تو کیا میں کہتا ہوں ہزار نبی ہوں گے۔" [ا]

نیز اس سے ایک مرتبہ سوال کیا گیا کہ کیا آئندہ بھی نبی آتے رہیں گے تو جواب میں کہا :

"ہاں قیامت تک رسُول آتے رہیں گے، اگر یہ خیال ہے کہ دُنیا میں خرابی پیدا ہوتی رہے گی تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ رسول بھی آتے رہیں گے۔" [۲]

حالانکہ اس کج فہم کو یہ بھی علم نہ ہو سکا کہ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام بیماریوں کی نشاندہی فرما کر ان کا علاج تجویز کر دیا ہے، اس لیے اب کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں، کہ وُہ آئے اور امراض کی تشخیص و علاج کرے۔

آپؐ کے اس فرمانِ گرامی کا بھی یہی معنٰی ہے :

"كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ اٰخَرُ وَاِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ الْخُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ" [۳]

کہ بنی اسرائیل کی نگہداشت انبیاء کی ذمّہ داری تھی، جب بھی ایک نبی رخصت ہوتا، دُوسرا اس کی جگہ لے لیتا، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ البتہ میرے نائبین کثرت سے ہوں گے۔"

[ا] "الفضل" قادیان ۱۲ مئی ۱۹۲۵ء

[۲] "انوارِ خلافت" ص ۶۲ مصنفہ مرزا محمود احمد، "الفضل" ۲۷ فروری ۱۹۲۷ء

[۳] بخاری، مسلم، ابنِ ماجہ، احمد

Marfat.com

یعنی یہ ذمہ داری کہ ہر دور میں اسلام کی نشر و اشاعت اور دینِ حنیف کی سر بلندی کے لیے کام کیا جائے اور قوم کو ان غلطیوں پر ٹوکا جائے جن پر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نکیر فرمائی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نائبین پر عائد ہوتی ہے، اور آپ کے حقیقی نائبین علماء ہیں جیسا کہ بخاری شریف میں ہے، آپ نے فرمایا:

إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ [1]	علماء، انبیاء کے وارث ہیں۔

اور ربِ کریم نے بھی کلامِ حکیم میں اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوتے ارشاد فرمایا ہے:

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ [2]	اور کیوں نہ نکلے ہر فرقہ میں سے ان کا ایک حصہ، تا سمجھ پیدا کریں دین میں اور تا خبر پہنچا دیں اپنی قوم کو جب پھر پاویں ان کی طرف، شاید وہ بچتے رہیں۔ (ترجمہ شاہ عبد القادرؒ)

اور حقیقت یہ ہے کہ مرزائیوں نے اس نظریے کو کہ:

"جب تک فساد باقی ہے نبی کی ضرورت باقی ہے"

صرف مرزا غلام احمد کی نبوت کے اثبات کے لیے فروغ دیا ہے وگرنہ

---

[1] بخاری، ترمذی۔

[2] سورۃ توبہ آیت ۱۲۲

Marfat.com

وُہ کونسا فساد ہے جس کی مرزا غلام احمد نے اصلاح کی ہے، جب کہ وُہ خود سرچشمۂ فساد اور منبع شر ہے۔

اور یہ نہیں کہ اس عقیدہ کی اختراع مرزائیوں کے سر ہے خود مرزا غلام احمد کا یہ نظریہ نہ تھا بلکہ وُہ بھی یہی کہتا ہے کہ :

"انعام خداوندی ہے کہ انبیاء آتے رہیں اور ان کا سلسلہ منقطع نہ ہو۔ اور یہ اللہ کا قانون ہے، جسے تم توڑ نہیں سکتے۔" لے

اور پھر جب بابِ نبوّت (اگرچہ نبوّتِ کاذبہ ہی سہی) کھل گیا تو اس میں سب سے پہلے داخل ہونے والا خود مرزا غلام احمد ہی تھا، اسی لیے مرزائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد نہ صرف نبی اللہ اور رسول اللہ ہے، بلکہ تمام انبیاء و مرسلین سے افضل و اعلیٰ بھی ہے اور فخر الاولین و الآخرین کے لقب سے ملقب بھی ہے۔ چنانچہ خود قادیانی اپنے اوصاف بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے :

" اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اسی نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان ظاہر کیے جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔" لے

نیز :

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا اور خدا تعالیٰ بہر حال جب تک طاعون دُنیا میں رہے گا، گو ستر سال تک رہے،

لے ملخص از لیکچر سیالکوٹ ص ۲۲۔

لے تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۲۸، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی

Marfat.com

قادیان کو اس خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا[1] کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے، اور یہ تمام امتوں کے لیے نشان ہے[2] اور خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف سے ہوں، اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ وُہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کیے جائیں تو اُن کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے ..... لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وُہ نہیں مانتے۔"[3]

اور مرزائی جریدے "الفضل" میں تو صاف طور پر لکھ دیا گیا:

"حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) من حیث النبوّت اِن ہی

---

[1] خدا کی قدرت کہ ستر برس تو بڑی بات خود متنبیٔ قادیان کی زندگی میں ہی قادیان کو طاعون نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ باوجودیکہ ملک کے دوسرے حصّے اس وبا سے محفوظ رہے اور اس طرح ربّ قدوس نے قادیان کی خانہ ساز نبوت کے تار و پود بکھیر کر رکھ دیئے چنانچہ خود غلام احمد اپنے داماد کے نام اس خط میں اس بات کا اعتراف و اقرار کرتا ہے کہ "اس جگہ طاعون سخت تیزی پر ہے، ایک طرف انسان بخار میں مبتلا ہوتا ہے، اور صرف چند گھنٹوں میں مر جاتا ہے" (مکتوب مرزا غلام احمد بنام نواب محمد علی مندرجہ مکتوبات احمدیہ، ج ۵، ص ۱۱۲) اور پھر طاعون صرف قادیان تک محدود ہی نہیں رہی، بلکہ خود مرزا غلام احمد کا گھر بھی اس سے نہ بچ سکا۔ چنانچہ محمد علی کے نام لکھتا ہے۔ "بڑی غوثان کو تپ ہو گیا تھا اس کو گھر سے نکال دیا ہے ..... اور ماسٹر محمد دین کو تپ ہو گیا اور گلٹی بھی نکل آئی، اس کو بھی باہر نکال دیا۔ آج ہمارے گھر میں ایک مہمان عورت کو جو دہلی سے آئی تھی، بخار ہو گیا۔ (مکتوبات احمدیہ ج ۵، ص ۱۱۵)۔

[2] "دافع البلاء" ص ۱۱، مصنفہ غلام احمد

[3] "چشمۂ معرفت" ص ۳۱۷ للغلام القادیانی۔

Marfat.com

معنوں میں نبی اللہ اور رسول اللہ تھے، جن معنوں میں آیات سے دیگر انبیاءِ سابقین مراد لیے جاتے ہیں۔" ؎۱

اور اسی اخبار میں مسلمانوں کے نام ایک اپیل بھی شائع ہوئی :

"اے مسلمان کہلانے والو! اگر تم واقعی اسلام کا بول بالا چاہتے اور باقی دُنیا کو اپنی طرف بلاتے ہو تو پہلے خود سچے اسلام کی طرف آجاؤ جو مسیح موعود (مرزا غلام احمد) میں ہو کر ملتا ہے۔ اسی کے طفیل آج برّ و تقوےٰ کی راہیں کھلتی ہیں، اسی کی پیروی سے انسان فلاح و نجات کی منزل مقصود پر پہنچ سکتا ہے۔ وُہ (غلام) وہی فخر اوّلین و آخرین ہے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمۃ للعالمین بن کر آیا تھا۔" ؎۲ (نعوذ باللہ من ذالک)

اور مرزا غلام احمد کا بڑا فرزند اور مرزائیوں کا راہنما مرزا بشیر احمد "کلمۃ الفصل" میں لکھتا ہے :

"غرضیکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ مسیح موعود (غلام قادیان) اللہ تعالیٰ کا ایک رسول اور نبی تھا جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ کے نام سے پکارا اور وہی نبی تھا جسے خود اللہ تعالیٰ اپنی وحی میں "یا یھا النبی" کے الفاظ سے مخاطب کیا۔" ؎۳

اور میں نے ایک مستقل مقالہ میں مرزائی تحریروں سے یہ ثابت کیا ہے

؎۱ اخبار "الفضل" قادیان، مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۱۴ء

؎۲ اخبار "الفضل" قادیان ۲۶ ستمبر ۱۹۱۷ء

؎۳ "کلمۃ الفصل" مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز، قادیان، ص ۱۱۴، ج ۱۴)

Marfat.com

کہ مرزائیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد تمام انبیاء و رسل بشمول سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل و اعلیٰ ہے۔ یہاں ہم صرف دو حوالوں پر اکتفا کرتے ہیں، متنبیِ قادیان بنفسہ لکھتا ہے:

"وَ اٰتَانِیْ مَا لَمْ یُؤْتَ اَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِیْنَ [1] کہ مجھ کو وہ چیز دی گئی ہے کہ دنیا و آخرت میں کسی ایک شخص کو بھی نہیں دی گئی۔"

اور:

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے — من بعرفان نہ کمترم ز کسے
آنچہ داد است ہر نبی را جام — داد آں جام را مرا بہ تمام
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقیں — ہر کہ گوید دروغ ہست لعین [2]

نزولِ جبریل

وہ عقائد جو مرزائیوں کو مسلمانوں سے الگ اور جدا کرتے ہیں، ان میں سے تیسرا عقیدہ مرزا غلام احمد پر جبریل امین علیہ السلام کے نزول کا بھی ہے، کیونکہ تمام مسلمانوں کا بالاتفاق یہ عقیدہ ہے کہ سرورِ کائنات علیہ السلام کے ملاءِ اعلیٰ کے پاس منتقل ہو جانے کے بعد جبریل امین کسی کے لیے وحی لے کر نازل نہیں ہوئے اور نہ ہوں گے ادھر مرزائیوں کا دوسرا خلیفہ اور مرزا غلام احمد کا فرزند مرزا محمود کہتا ہے:

"میری عمر جب نو یا دس برس کی تھی، میں اور ایک اور طالبِ علم ہمارے گھر میں کھیل رہے تھے۔ وہیں ایک الماری میں ایک

---

[1] "ضمیمہ حقیقۃ الوحی" ص ۸۷ غلام قادیانی۔
[2] "درثمین" غلام احمد قادیانی۔

Marfat.com

کتاب پڑی تھی جس پر نیلا جزدان تھا، وُہ ہمارے دادا صاحب کے وقت کی تھی۔ نئے نئے ہم پڑھنے لگے تھے، اس کتاب کو جو کھولا تو اس میں لکھا ہُوا تھا کہ اب جبریل نازل نہیں ہوتا، میں نے کہا، یہ غلط ہے، میرے ابّا پر تو نازل ہوتا ہے، مگر اس لڑکے نے کہا کہ جبریل نہیں آتا، کیونکہ اس کتاب میں لکھا ہے، ہم میں بحث ہو گئی۔ آخر ہم دونوں مرزا صاحب کے پاس گئے، اور دونوں نے اپنا اپنا بیان پیش کیا، آپ نے فرمایا، کتاب میں غلط لکھا ہے، جبریل اب بھی آتا ہے [۱]

اور خود مرزا غلام احمد رقمطراز ہے :

" آمد نزد من جبریل علیہ السلام و مرا برگزید و گردش داد انگشت خود مرا و اشارہ کرد خدا ترا از دشمنان نگہ خواہد داشت۔" [۲]

یعنی میرے پاس جبرائیل آیا اور اُس نے مجھے چن لیا اور اپنی انگلی کو گردش دی اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آگیا، پس مبارک وُہ جو اس کو پاوے اور دیکھے [۳]

اور مرزائی صرف یہی عقیدہ نہیں رکھتے کہ جبریل امین علیہ السلام مرزا غلام احمد پر نازل ہوتے تھے، بلکہ ان کا نظریہ یہ بھی ہے کہ وُہ وحی یا کلام ربانی لے کر

---

[۱] "الفضل"، قادیان، مورخہ ۱۰؍اپریل ۱۹۲۲ء۔

[۲] "مواہب الرحمٰن" ص ۴۳، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

[۳] "حقیقۃ الوحی" ص ۱۰۳ مصنفہ مرزا غلام احمد۔

Marfat.com

نازل ہوتے۔ بالکل اسی طرح کی وحی اور اسی طرح کا کلام جس طرح کا سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا کرتا تھا، اس لیے غلام قادیان پر نازل شدہ وحی کو ماننا بھی اسی طرح ضروری اور لازمی ہے جس طرح قرآن حکیم کو ماننا ضروری تھا، چنانچہ مرزائی قاضی محمد یوسف قادیانی لکھتا ہے:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا غلام احمد) اپنی وحی، اپنی جماعت کو سنانے پر مامور ہیں۔ جماعت احمدیہ کو اس وحی اللہ پر ایمان لانا اور اس پر عمل کرنا فرض ہے، کیونکہ وحی اللہ اسی غرض کے واسطے سنائی جاتی ہے، ورنہ اس کا سنانا اور پہنچانا ہی بے سود اور لغو فعل ہوگا، جب کہ اس پر ایمان لانا اور اس پر عمل کرنا مقصود بالذات نہ ہو۔

یہ شان بھی صرف انبیاء کو حاصل ہے کہ ان کی وحی پر ایمان لایا جاوے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی قرآن شریف میں یہی حکم ملا اور اُن ہی الفاظ میں ملا اور بعدہ حضرت احمد (مرزا غلام احمد) علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملا۔ پس یہ امر بھی آپ (مرزا غلام احمد) کی نبوت کی دلیل ہے۔" [1]

اور خود غلام قادیان کہتا ہے:

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں، میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں، جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں، اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل

---

[1] "النبوۃ فی الالہام" ص ۲۸، قاضی محمد یوسف قادیانی۔

Marfat.com

ہوتا ہے، خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔" [1]

نیز:

"مجھے اپنی وحی پر ویسا ہی ایمان ہے، جیسا کہ تورات اور انجیل اور قرآنِ حکیم پر۔" [2]

اور مرزائیوں کا نامور مبلغ جلال الدین شمس مرزا غلام احمد کے دعاوی اقاویل کا ذکر کرنے کے بعد لکھتا ہے:

"ان حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، اپنے الہامات کو کلامِ الٰہی قرار دیتے ہیں اور ان کا مرتبہ بلحاظِ کلامِ الٰہی ہونے کے ایسا ہی ہے، جیسا کہ قرآنِ مجید، تورات اور انجیل کا۔" [3]

اور چونکہ مرزائی مرزا غلام احمد کے ہفوات کو کلامِ الٰہی کا درجہ دیتے اور قرآنِ حکیم کے مماثل قرار دیتے ہیں۔ اسی وجہ سے انھوں نے اس نظریہ کو عقائدِ اساسی میں داخل کر لیا ہے کہ ہر وہ حدیثِ رسولِ ہاشمی علیہ السلام جو مرزا غلام احمد کے مخالف ہو مردود اور غیر صحیح ہے، اگرچہ وہ بالذات صحیح ہی کیوں نہ ہو اور اس کے برعکس اگر کسی موضوع حدیث سے بھی مرزا غلام احمد کے کسی قول کی تصدیق ہوتی ہو تو وہ حدیث صحیح اور مقبول قرار پائے گی۔ چنانچہ مرزا محمود گوہر افشاں ہے:

"مسیح موعود (مرزا غلام احمد) سے جو باتیں ہم نے سُنی ہیں

---

[1] "حقیقۃ الوحی" ص ۲۱۱ مصنفہ مرزا غلام احمد۔

[2] "تبلیغِ رسالت" ج ۶، ص ۶۴، مصنفہ غلام احمد

[3] "منکرینِ صداقت کا انجام" ص ۹۴، مصنفہ جلال الدین شمس۔

Marfat.com

وہ حدیث رُوایت سے معتبر ہیں۔ کیونکہ حدیث ہم نے آنحضرت کے منہ سے نہیں سنی۔ پس سچی حدیث اور مسیح موعود کا قول مخالف نہیں ہو سکتے۔" ؎

اور انہی کے اخبار "الفضل" کے ۲۹ اپریل ۱۹۱۵ء کے شمارہ میں یہ بھی شائع ہُوا، کہ:

"ایک شخص نے نہایت گستاخی اور بے ادبی سے لکھا ہے، کہ احادیث، جنھیں ہم نے اپنے محدود ناقص علم سے صحیح سمجھا ہے، ان کے مقابلہ میں مسیح موعود (غلام قادیانی) کی وحی ردّ کر دینے کے قابل ہے، اس نادان نے اتنا بھی نہیں سوچا، کہ اس طرح تو اسے مسیح موعود کے دعاوئ صادقہ سے بھی انکار کرنا پڑے گا۔ وُہ احادیث جن سے آپ کا دعوٰی ثابت ہوتا ہے... ... یہ سب محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں، مگر خُدا کے مامور نے جب اپنے دعوے کا صدق الہامات کے ذریعے پیش گوئیوں اور دیگر نشانات سے ثابت کر دیا تو پھر ہم نے آپ کو عدل وحکم مان لیا اور جس حدیث کو آپ (مرزا غلام احمد) نے صحیح کہا وُہ ہم نے صحیح سمجھی اور جسے آپ نے متشابہ قرار دیا اُسے ہم نے حکم کے تابع کر لیا اور جس حدیث کے بارے میں فرمایا یہ چھوڑ دینے کے قابل ہے وُہ چھوڑ دی، کیونکہ حدیث تو راویوں کے ذریعے ہم تک پہنچی اور ہم کو معلوم نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درحقیقت

؎ اخبار "الفضل" قادیان مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۱۵ء

Marfat.com

کیا فرمایا مگر خدا کا زندہ رسول (غلام قادیانی) جو ہم میں موجود تھا، اس نے خُدا سے یقینی علم پاکر امرِ حق پر اطلاع دی اور جب وُہ اتباع کاملِ نبوی سے نبی ہوا تو ہم نے مان لیا کہ آپ کے قول و فعل کے خلاف اگر کوئی حدیث بیان کی جائے تو ہم اسے قابلِ تاویل سمجھیں گے، اس لیے کہ جو باتیں ہم نے مسیح موعود (غلام احمد) سے سنی، وُہ اس راوی کی روایت سے زیادہ معتبر ہیں جسے حدیثِ نبی بتایا جاتا ہے"۔ ؎۱

اور مرزائیوں کے دُوسرے خلیفہ اور غلام احمد کے فرزند مرزا محمُود نے تو قادیان میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے واشگاف الفاظ میں یہاں تک کہہ دیا:

"پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جب کوئی نبی آجاتے تو پہلے نبی کا علم بھی اس کے ذریعہ ملتا ہے، یوں اپنے طور نہیں مل سکتا اور ہر بعد میں آنے والا نبی پہلے نبی کے لیے بمنزلہ سوراخ کے ہوتا ہے۔ پہلے نبی کے آگے دیوار کھینچ دی جاتی ہے اور کچھ نظر نہیں آتا سوائے آنے والے نبی کے ذریعہ دیکھنے کے، یہی وجہ ہے کہ اب کوئی قرآن نہیں سوائے اس قرآن کے جو حضرت مسیح موعود (غلام قادیانی) نے پیش کیا، اور کوئی حدیث نہیں سوائے اس حدیث کے جو حضرت مسیح موعود کی روشنی میں نظر آئے اور کوئی نبی نہیں سوائے اس کے جو حضرت مسیح موعود کی روشنی میں دکھائی دے۔ اسی طرح رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اسی ذریعہ سے نظر

؎۱ اخبار "الفضل" قادیان ۲۹ اپریل ۱۹۱۵ء

Marfat.com

آئے گا کہ حضرت مسیح موعود کی روشنی میں دیکھا جائے، اگر کوئی چاہے کہ آپ سے علیحدہ ہو کر کچھ دیکھ سکے تو اسے کچھ نظر نہ آئے گا ایسی صورت میں اگر کوئی قرآن کو بھی دیکھے گا تو وہ اس کے لیے یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ والا قرآن نہ ہوگا، بلکہ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ والا قرآن ہوگا۔ . . . . . .

اسی طرح اگر حدیثوں کو اپنے طور پر پڑھیں گے تو وہ مداری کے پٹارے سے زیادہ وقعت نہیں رکھیں گی۔ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے، حدیثوں کی کتابوں کی مثال تو مداری کے پٹارے کی ہے، جس طرح مداری جو چاہتا ہے اس میں سے نکال لیتا ہے تو اسی طرح ان سے جو چاہو نکال لو۔" [1]

قرآن مجید اور امتِ مستقلہ

ان مرزائی عقائد کے بیان سے مقصود اس بات کو آشکار کرنا ہے کہ ان کا اور ان کے عقائد کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ بہت سے جدید تعلیم یافتہ حضرات اور بے خبر لوگ حتیٰ کہ بعض مرزائی بھی اس بات سے لاعلم ہیں کہ مرزائی معتقدات اور اسلامی عقائد میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور ان کے درمیان کوئی کوئی قدرِ مشترک نہیں، بہرحال اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ دین اسلام ایک کامل اور مکمل ضابطۂ حیات ہے اور قرآنِ پاک اس ضابطۂ حیات اور دین کا اکمل مجموعہ ہے اور جس طرح اسلام کے بعد کسی اور دین کی ضرورت باقی نہیں رہتی اسی طرح قرآنِ مجید کے بعد کسی اور کتاب کی حاجت نہیں۔ یہ وہ آخری

[1] خطبہ جمعہ مرزا محمود مندرجہ الفضل، مورخہ ۱۵۔ جولائی ۱۹۲۴ء

کتابِ ہدایت نہ ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے آسمانوں سے بنی نوعِ انسان کے لیے نازل کی ہے۔

اس کے برعکس مرزائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ غلام احمد پر اسی طرح کتاب نازل ہوئی جس طرح اولی العزم رسولوں پر نازل ہوتی رہی، بلکہ جو کچھ غلام قادیانی پر نازل ہوا وُہ اکثر انبیاء پر نازل شدہ کتب اور صحیفوں سے زیادہ ہے، اور ساتھ ہی وُہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اس کتاب کی تلاوت اسی طرح ضروری ہے جیسے پہلے آسمانی کتابوں کی تلاوت لازمی اور ضروری تھی اور جس طرح کہ تمام سماوی کتب کے مخصوص نام ہیں مثلاً تورات، زبور، انجیل اور قرآن، اسی طرح غلام قادیان پر اترنے والی کتاب کا بھی ایک مخصوص نام ہے اور وُہ ہے، "کتابِ مبین"
اور قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ قرآنِ قادیانی، قرآنِ مجید کی طرح ہی آیات پر مشتمل ہے اور اس کے بیس پارے یا اجزاء ہیں، چنانچہ مرزائی پرچہ "الفضل" اسی بارہ میں رقمطراز ہے کہ:

"ان (مرزا غلام احمد) کا نزولِ الیہ من ربہ بہ برکت حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم و قرآنِ شریف اس قدر زیادہ ہے کہ کسی نبی کے ما انزل الیہ سے کم نہیں بلکہ اکثروں سے زیادہ ہو گا۔ [1]

اور قاضی محمد یوسف قادیانی لکھتا ہے:

"خدا تعالیٰ نے حضرت احمد علیہ السلام (غلام قادیان) کے بہیئتِ مجموعی الہامات کو "الکتاب المبین" فرمایا ہے اور جدا جدا الہامات کو آیات سے موسوم کیا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کو یہ الہام متعدد دفعہ ہوا ہے۔ پس آپ کی وحی بھی جُدا جُدا آیت کہلا سکتی ہے

---

[1] "الفضل" قادیان مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۱۹ء۔

Marfat.com

جب کہ خدا تعالیٰ نے ان کو ایسا نام دیا ہے اور مجموعۂ الہامات کو الکتاب المبین کہہ سکتے ہیں۔

پس جس شخص یا اشخاص کے نزدیک نبی اور رسول کے واسطے کتاب لانا ضروری شرط ہے خواہ وہ کتاب شریعت کاملہ ہو یا کتاب المبشرات والمنذرات ہو تو ان کو واضح ہو کہ ان کی اس شرط کو بھی خدا نے پورا کر دیا ہے، اور حضرت (غلام قادیانی) صاحب کے مجموعۂ الہامات کو جو مبشرات اور منذرات ہیں "الکتاب المبین" کے نام سے موسوم کیا ہے، پس آپ اس پہلو سے بھی نبی ثابت ہیں ولو کرہ الکافرون (اگرچہ کافر اسے ناپسند ہی کریں)۔" [1]

اور خلیفۂ قادیانی مرزا محمود نے عید کا خطبہ دیتے ہوئے کہا:

"حقیقی عید ہمارے لیے ہے مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ اس الٰہی کلام کو پڑھا جائے اور سمجھا جائے جو حضرت مسیح موعود (غلام قادیانی) پر اترا۔ بہت کم لوگ ہیں جو اس کلام کو پڑھتے اور اس کا دودھ پیتے ہیں وہ مزہ اور لذت جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کے الہاموں کو پڑھنے سے حاصل ہوتی ہے کسی اور کتاب کو پڑھنے سے نہیں ہو سکتی جو ان الہاموں کو پڑھے گا وہ کبھی مایوسی اور نا امیدی میں نہ گرے گا، مگر جو پڑھتا نہیں یا پڑھ کر بھول جاتا ہے، خطرہ ہے کہ اس کا یقین اور امید جاتی رہے۔ وہ مصیبتوں اور تکلیفوں سے گھرا جائے گا، کیونکہ

---

[1] النبوۃ فی الالہام ص ۴۳، ۴۴ مصنفہ قاضی محمد یوسف قادیانی۔

Marfat.com

وُہ سرچشمۂ امید سے دُور ہو گیا .... پس حقیقی عید سے فائدہ اٹھانے کے لیے ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود (غلام قادیانی) کے الہامات پڑھے"۔ ؎۱

اور خود مرزا قادیانی اپنی وحی کا ذکر کرتے ہوتے کہتا ہے:

"اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہُوا ہے، کہ اگر وُہ تمام لکھا جاتے تو بیس جزو سے کم نہیں ہو گا" ؎۲

اور اسی بناء پر مرزائی یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ ان کا ایک الگ اور مستقل دین ہے، اور اُن کی شریعت، شریعت مستقلہ ہے۔ نیز غلام احمد کے ساتھی صحابہ کی مانند ہیں اور اس کی امت ایک نئی امت ہے چنانچہ مرزائی اخبار "الفضل" نے ایک بڑا مفصّل مقالہ شائع کیا، جس میں تھا کہ:

" اللہ تعالیٰ نے اس آخری صداقت کو قادیان کے ویرانہ میں نمودار کیا اور حضرت مسیح موعود (غلام قادیانی) کو جو فارسی النسل ہیں۔ اس اہم کام کے لیے منتخب فرمایا، اور فرمایا میں تیرے نام کو دُنیا کے کناروں تک پہنچا دُوں گا۔ اور حملہ آوروں سے تیری تائید کروں گا اور جو دین تو لے کر آیا ہے اسے تمام دیگر ادیان پر بذریعہ دلائل و براہین غالب کروں گا اور اس کا غلبہ دُنیا کے آخر تک قائم رکھوں گا"۔ ؎۳

؎۱ "الفضل" ۳۰، اپریل ۱۹۲۸ء۔

؎۲ "حقیقۃ الوحی"، ص ۳۹۱، مصنفہ غلام قادیانی۔

؎۳ "الفضل"، ۳، فروری ۱۹۳۵ء۔

Marfat.com

اور اسی اخبار نے یہ بھی شائع کیا :

"پس ہر احمدی کو جس نے احمدیت کی حالت میں حضور (غلام قادیانی) کو دیکھا یا حضور نے اسے دیکھا، صحابی کہا جاتے ہیں" ؎۱

اسی طرح خود مرزا غلام احمد نے اپنے بارہ میں لکھا کہ :

"جو میری جماعت میں داخل ہوا وہ درحقیقت سیّد المرسلینؐ کے صحابہ میں داخل ہوا ہے" ؎۲

اس پر مرزائی اخبار "الفضل" حاشیہ آرائی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ :

"مرزا غلام احمد کی جماعت حقیقت میں صحابہ کی جماعت ہے، جس طرح صحابہ حضور کے فیوض سے متمتع ہوتے تھے، اسی طرح مرزا غلام احمد کی جماعت ان کے فیوض سے متمتع ہوتی ہے" ؎۳

اور مرزا محمود احمد خلیفہ قادیانی نے اپنی جماعت کو ایسے افراد کی ملاقات پر انگیخت کرتے ہوتے کہا :

"پھر حضرت مسیح موعود (غلام قادیانی) کے صحابہ سے ملنا چاہیئے کئی ایسے ہوں گے جو پھٹے پرانے کپڑوں میں ہوں گے اور ان کے پاس سے کہنی مار کر لوگ گزر جاتے ہوں گے، مگر وہ ان میں سے ہیں جن کی تعریف خود اللہ تعالیٰ نے کی، ان سے خاص طور

؎۱ "الفضل" ۱۴ ستمبر ۱۹۳۶ء

؎۲ "خطبہ الہامیہ" ص ۱۷۱، مصنفہ غلام احمد قادیانی۔

؎۳ "الفضل" یکم جنوری ۱۹۱۴ء

Marfat.com

پر ملنا چاہیے۔" ۵۱

رہی بات امت کی تو خود مرزا غلام احمد اپنی امت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے :

"میری امت کے دو حصے ہوں گے، ایک وُہ جو مسیحیت کا رنگ اختیار کریں گے اور یہ تباہ ہو جائیں گے اور دوسرے وُہ جو مہدویت کا رنگ اختیار کریں گے۔" ۵۲

اور اسی طرح وُہ خود بھی اپنی الگ شریعت کا اقرار کرتا ہے :

"یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے، جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کیے اور اپنی امت کے لیے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ . . . .

اور میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی، اور اگر کہو کہ شریعت سے وُہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

إِنَّ هَٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَىٰ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ۔

یعنی قرآنی تعلیم تورات میں بھی موجود ہے۔" ۵۳

پچھلی تحریرات سے اس بات کو تو آپ نے جان ہی لیا ہے کہ اسلام کے بنیادی عقائد اور مرزائی عقائد میں کس قدر اختلاف اور تضاد ہے، اور

---

۵۱ "الفضل"، ۸ر جنوری ۱۹۳۲ء۔

۵۲ "قول غلام قادیانی" منقول از اخبار "الفضل" قادیان ۲۶ر جنوری ۱۹۱۶ء۔

۵۳ اربعین نمبر ۴ ص ۷ مولفہ غلام قادیانی۔

Marfat.com

کس طرح مرزائی مسلمانوں سے الگ ایک مستقل اور جدید امت ہیں، جن کی اپنی شریعت، اپنی کتاب، اپنا دین اور خداوندِ تعالیٰ کے بارہ میں اپنے مخصوص نظریات ہیں، اب ہم ان کے دیگر جداگانہ معتقدات کا تذکرہ کرتے ہیں۔

مکہ مکرمہ اور قادیان اس وقت ہم مرزائیوں کے قادیان، یعنی اس بستی کے بارہ میں جہاں متنبی قادیانی پیدا ہوا عقاید کا ذکر کرتے ہیں، کہ ان کے نزدیک یہ بستی مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کی مانند بلکہ ان سے بھی افضل ہے۔ اور وُہ سمجھتے ہیں کہ اس کی زمین زمینِ حرم ہے۔ اس میں شعائر اللہ ہیں اور وہاں تجلیات و برکاتِ ربانی کا نزول ہوتا ہے اور اس میں ایک ایسا قطعۂ زمین بھی ہے جو حقیقۃً جنّت کا ٹکڑا ہے اور وُہ کہتے ہیں، کہ قادیان میں ایک ایسا مقبرہ ہے جہاں خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پڑھتے ہیں۔ نیز مساجدِ قادیان، مسجدِ نبویؐ، مسجدِ حرام اور مسجدِ اقصیٰ کا مقابلہ کرتی ہیں، بلکہ یہ خود پوری کی پوری بستی ہی مسلمانوں کے قبلہ و کعبہ کی ہمسر ہے۔ چنانچہ ایک دریدہ دہن مرزائی، اخبار "الفضل" میں لکھتا ہے:

> "قادیان کیا ہے، وُہ خدا کے جلال اور اس کی قدرت کا چمکتا ہوا نشان ہے اور حضرت مسیح موعود (غلام قادیانی) کے فرمودہ کے مطابق خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے .... قادیان خدا کے مسیح کا مولد، مسکن اور مدفن ہے۔ اس بستی میں وُہ مکان ہے جس میں دُنیا کا نجات دہندہ، دجّال کا قاتل، صلیب کو پاش پاش کرنے والا اور اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے والا پیدا ہوا، اس میں اس

نے نشوونما پائی اور اسی جگہ اس کی زندگی گزری" لہ

ایک دوسرا کذاب کہتا ہے:

" قادیان کی بستی خدا کے انوار کے نازل ہونے کی جگہ ہوتی، اس کی گلیوں میں برکت رکھی گئی، اس کے مکانوں میں برکت رکھی گئی، ایک ایک اینٹ آیت اللہ بنائی گئی، اس کی مساجد پر نور، مؤذن کی اذان پر نور، اسلام کے غلبہ کی تصویر شکل منارہ اسی جگہ بنائی گئی جہاں خدا کا مسیح نازل ہوا، اسی منارہ سے وہی لا الہ الا اللہ کی آواز پھر بلند کی گئی جو آج سے تیرہ صدیاں قبل عرب میں بلند کی گئی تھی" ٢ہ

اور غلام قادیان کا فرزند اکبر ہرزہ سرا ہے:

" میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتا دیا ہے کہ قادیان کی زمین بابرکت ہے، یہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ والی برکات نازل ہوتی ہیں" ٣ہ

ایک اور دفعہ خطبہ جمعہ دیتے ہوئے کہتا ہے:

" یہ مقام قادیان وہ مقام ہے جس کو خدا تعالیٰ نے تمام دنیا کے لیے ناف کے طور پر بنایا ہے، اور اس کو تمام جہان کے لیے ام قرار دیا ہے، اور ہر ایک فیض دنیا کے اس مقدس مقام سے

لہ اخبار "الفضل" ۱۳ر دسمبر ۱۹۲۹ئہ

٢ہ "الفضل" یکم جنوری ۱۹۲۹ئہ

٣ہ تقریر مرزا محمود احمد مندرج اخبار "الفضل" ۱۱ر دسمبر ۱۹۳۲ئہ

Marfat.com

حاصل ہو سکتا ہے۔ اس لیے یہ مقام خاص اہمیت رکھنے والا مقام ہے۔ ؎۱

نیز:

"خدا تعالیٰ نے قادیان کو مرکز بنایا ہے، اس لیے خدا تعالےٰ کے جو فیوض اور برکات یہاں نازل ہوتے ہیں، اور کسی جگہ نہیں ...... حضرت مسیح موعود (غلام قادیانی) نے فرمایا ہے، جو لوگ قادیان نہیں آتے، مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہی رہتا ہے۔" ؎۲

اور مرزائی اخبار "الفضل" نے واضح طور پر لکھا کہ وہ مسجدِ اقصیٰ جس کی طرف سرورِ کائنات علیہ السلام معراج کی رات تشریف لے گئے وہ یہی مسجد ہے جو کہ قادیان میں ہے، چنانچہ "الفضل" کی عبارت ہے، "سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہٗ" کی آیتِ کریمہ میں مسجدِ اقصیٰ سے مراد قادیان کی مسجد ہے، جیسے لکھا:

"اس معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے اور وہ مسجدِ اقصیٰ یہی ہے جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے، جو مسیح موعود (مرزا غلام) کی برکات اور کمالات کی تصویر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بطورِ موہبت ہے۔"

؎۱ الفضل ۳ جنوری ۱۹۲۵ء۔

؎۲ انوارِ خلافت ص ۱۱۷۔ مجموعہ تقاریر مرزا محمود احمد۔

Marfat.com

اور دجالِ قادیانی بذاتِ خود اس مسجد کو بیت الحرام سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتا ہے :

"بیت الفکر سے مراد اس جگہ وُہ چوبارہ ہے جس میں یہ عاجز کتاب کی تالیف کے لیے مشغول رہا اور رہتا ہے اور بیت الذکر سے مُراد وُہ مسجد ہے جو اس چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے اور آخری فقرہ مذکورہ بالا (ومن دخلہ کان آمنا) اس مسجد کی صفت میں بیان فرمایا ہے"[1]

اس لیے قادیان کے ناظرِ اعلیٰ نے اپنے مضمون "تحریکِ ہجرت" میں لکھا ہے :

"اللہ تعالیٰ نے قادیان کی بستی کو اپنے نبی کی زبان پر دارالامان کا خطاب بخشا ہے، چنانچہ فرمایا ہے : ومن دخلہ کان آمنا حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے جو نیا آسمان اور نئی زمینیں بنانے کا وعدہ فرمایا ہے، قادیان دارالامان اس نئی دُنیا کا تقدیرِ الٰہی میں مرکز قرار پا چکا ہے، اس لیے مخلص احمدیوں کو چاہیے کہ اس کی برکاتِ روحانی وجسمانی سے متمتع ہونے کے لیے اور اپنی اولاد کو ان میں شریک کرنے کے لیے قادیان کی طرف خدمتِ دین اور رُوحانی علاج کی نیت سے ہجرت کریں"[2]

اور پھر یہی وجہ تھی کہ دجاجلہ کے اس گروہ کو یہاں تک جرأت ہوئی کہ انھوں نے کہا :

---

[1] "براہینِ احمدیہ" صد ۵۵۸، مصنفہ مرزا غلام احمد۔
[2] مضمون ناظر قادیان، مندرجہ اخبار "الفضل"، رمئی ۱۹۳۱ء

؎ عرب نازاں تھے اگر ارضِ حرم پر، تو ارضِ قادیاں فخرِ عجم ہے[ل۱]

اور

اے قادیاں، اے قادیاں تیری فضائے نور کو!
دیتی ہے ہر دم روشنی، جو دیدہ ہائے حور کو!
میں قبلہ و کعبہ کہوں یا سجدہ گاہِ قدسیاں!
اے تخت گاہِ مرسلاں، اے قادیاں اے قادیاں[ل۲]

اور تبھی تو غلام احمد کے بیٹے اور مرزائیت کے دوسرے خلیفہ مرزا محمود نے خطبہ جمعہ دیتے ہوئے کہا:

"یہ مقام (قادیان) وُہ مقام ہے جس کو خدا تعالیٰ نے تمام دُنیا کے لیے ناف کے طور پر بنایا ہے اور اس کو تمام جہان کے لیے ام قرار دیا ہے، اور ہر ایک فیض دُنیا کو اسی مقام سے حاصل ہو سکتا ہے"[ل۳]

اور ایک بدگو دریدہ دہن قادیانی غلام قادیانی کی قبر کے بارہ میں یوں ہرزہ سرائی کرتا ہے:

"پھر کیا حال ہے اس شخص کا جو قادیان دارالامان میں آئے اور دو قدم چل کر مقبرہ بہشتی میں داخل نہ ہو ...... اس میں وُہ روضہ مطہرہ ہے، جس میں اس خدا کے برگزیدہ کا جسم مبارک مدفون ہے، جسے (عیاذاً باللہ) افضل الرسل نے اپنا سلام بھیجا، اور

ل۱ اخبار "الفضل" ۲۵، دسمبر ۱۹۳۲ء
ل۲ اخبار "الفضل"، قادیان ۱۸ ار اگست ۱۹۳۲ء
ل۳ خطبہ جمعہ مرزا محمود احمد، مندرجہ اخبار "الفضل"، قادیان ۲، جنوری ۱۹۲۵ء

Marfat.com

جس کی نسبت حضرت خاتم النبیین نے فرمایا، "یدفن معی فی قبری" اس اعتبار سے مدینہ منورہ کے گنبدِ خضرا کے انوار کا پورا پورا پرتو اس گنبدِ بیضاء پر پڑ رہا ہے، اور آپ گویا ان برکات سے حصّہ لے سکتے ہیں، جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرقدِ منوّر سے مخصوص ہیں، کیا ہی بدقسمت ہے وُہ شخص جو احمدیت کے حجِّ اکبر میں اس تمتع سے محرُوم رہے" ؎۱

اور ایک دوسرے گستاخ نے تو تمام حدود کو پھاند دیا ؛

"آج تمہارے لیے ابوبکر و عمر سی فضیلت حاصل کرنے کا موقع ہے اور وُہ بہشتی مقام موجُود ہے جہاں تم وصیّت کر کے اپنے پیارے آقا المسیح الموعود (مرزا) کے قدموں میں دفن ہو سکتے ہو، اور چونکہ حدیثوں میں آیا ہے، کہ مسیح موعود رسولِ کریمؐ کی قبر میں دفن ہو گا، اس لیے تم اس مقبرہ میں دفن ہو کر خود رسولِ اکرمؐ کے پہلو میں ہو گے اور تمہارے لیے اس خصوصیّت میں ابوبکر کے ہم پلہ ہونے کا موقع ہے"۔ ؎۲

اور آخر میں مرزائیت کے دوسرے خلیفہ کی گل افشانی ملاحظہ کیجئے، وُہ حقیقۃ الرؤیا میں رقمطراز ہے :

" قادیان امّ القریٰ ہے، جو اس سے منقطع ہو گا اسے کاٹ دیا

؎۱ صیغہ تربیت قادیان مشتہرہ اخبار "الفضل" ۱۸ ر دسمبر ۱۹۲۲ء

؎۲ بہشتی مقبرہ کے افسر کا اعلان مندرجہ اخبار "الفضل"، قادیان، مورخہ ۲ ر فروری ۱۹۱۵ء

Marfat.com

جائے گا، اس سے ڈرو کہ تمہیں کاٹ دیا جائے اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے۔ اب مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہو چکا ہے، جبکہ قادیاں کا دودھ بالکل تازہ ہے" ۔[1]

اس طرح اس جھوٹے مدعیٔ نبوّت کے پیروکاروں نے مکہ اور مدینہ کی شان گھٹانے اور ان کی توہین و تحقیر کرنے کی سعی مذموم کی۔ اس مکہ مکرمہ کی کہ جس کی قسم خود ربِّ عرشِ عظیم نے کھائی ہے اور جسے بلدۂ امین کا لقب دیا ہے، فرمایا:

"لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ [2] مجھے مکہ کی قسم ہے"۔

اور فرمایا:

"وَھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ [3] اس امن والے شہر (مکہ معظمہ) کی قسم"۔

اور اسے ام القریٰ کے نام سے یاد کیا، فرمایا:

"لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَھَا [4] اس کتاب کو ہم نے اس لیے نازل کیا ہے کہ آپ بستیوں کی ماں مکہ مکرمہ اور اس کے پڑوس کی بستیوں کے باسیوں کو ڈرائیں"۔

اور مکہ وُہ شہر مقدس ہے جس میں اللہ نے اس بیتِ عتیق کو بنایا کہ پوری دنیا کے مسلمان جس کی جانب رُخ کر کے نماز ادا کرتے اور جس کے برکات و فیوض

---

[1] "حقیقۃ الرؤیا" ص ۴۶

[2] سورۃ البلد، آیت ۱

[3] سورۃ والتین، آیت ۳

[4] سورۃ الانعام، آیت ۹۲، سورۃ شوریٰ، آیت ۷

Marfat.com

سے بہرہ در ہوتے ہیں اور اسے بابرکت کے ساتھ محترم بھی قرار فرمایا :

"اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ	بے شک وُہ مکان جو سب سے پہلے لوگوں کی
لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ	عبادت کے لیے مقرر کیا گیا وُہ ہے جو مکہ
مُبَارَکًا وَّ ھُدًی	میں ہے اور جسے برکت دی گئی ہے اور جو پُوری
لِّلْعَالَمِیْنَ فِیْہِ اٰیَاتٌ	دُنیا کے لیے راہنما ہے، اس میں اللہ کے کھُلے
بَیِّنَاتٌ مَّقَامُ اِبْرَاھِیْمَ	نشان ہیں، (ان میں سے) ایک مقام ابراہیم
وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ	ہے اور جو اس میں داخل ہو جائے، وُہ
اٰمِنًا۔ [1]	امن میں ہو جاتا ہے۔"

اور فرمایا :-

"اِنَّمَا اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ	مجھ کو یہی حکم ملا ہے کہ میں اس شہر (مکہ مکرمہ)
رَبَّ ھٰذِہِ الْبَلْدَۃِ	کے رب کی عبادت کیا کروں جس نے اس
الَّذِیْ حَرَّمَھَا" [2]	(مکہ) کو محترم بنایا ہے۔"

اور مکہ مکرمہ کی سرزمین وہی ہے جس کے بارہ میں صادق و مصدوق رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

"واللہ انک لخیر ارض	کہ اے مکہ تو بہترین جگہ اور اللہ کی اراضی
واحب ارض الی	میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ
اللہ۔ [3]	محبوب سرزمین ہے۔"

باقی رہا مدینہ منوّرہ تو یہ وُہ مبارک شہر ہے، جسے شہرِ رسولِ ہاشمی ہونے کا

---

[1] سورۃ آل عمران ۹۶، ۹۷

[2] سورۃ نمل، آیت : ۹۱

[3] ترمذی، نسائی، ابنِ ماجہ، احمد، مستدرک حاکم، صحیح ابن حبان۔

Marfat.com

شرف حاصل ہے۔ جو مجبطِ وحی بھی ہے اور منبع نور بھی۔ سرورِ کائنات کی ہجرت گاہ بھی ہے اور استراحت گاہ بھی، کہ دنیا کا سب سے زیادہ برگزیدہ انسان اس کی گود میں محوِ خواب ہے۔ مدینہ وُہ بستی ہے جس کا نام اللہ نے طیبہ رکھا، اور اس میں مرنے والے کے لیے رسولِ کریمؐ کو شفاعت کی اجازت بخشی اور اسے دبال اور طاعون کے داخلہ سے مصئون رکھا اور جسے ناطقِ وحی رسولِ کریمؐ نے اسی طرح محترم قرار دیا، جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو محترم قرار دیا تھا، اور دنیا میں یہی ایک مقام ہے جسے اللہ کے نبی نے ایمان کا قلعہ کہا ہو، چنانچہ آپؐ کے ارشادات ہیں:

"ان اللہ سمی المدینۃ طابۃ۔" [1]

اللہ نے مدینہ منورہ کا نام طابہ (پاکیزہ) رکھا ہے۔"

اور فرمایا:

"من استطاع ان یموت بالمدینۃ فلیمت بہا فانی اشفع لمن یموت بہا۔" [2]

جو مدینہ میں مر سکے وُہ اس میں مرے کہ میں اس میں وفات پانے والے کے لیے قیامت کے دن سفارش کروں گا۔"

اور ارشاد فرمایا:

"علی انقاب المدینۃ ملائکۃ لا یدخلہا الطاعون ولا الدجال۔" [3]

مدینہ کے دروازوں پر اللہ کے فرشتے مقرر ہیں اس میں دجال اور طاعون داخل نہیں ہو سکتے۔

---

[1] بخاری و مسلم۔

[2] ترمذی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان۔

[3] بخاری و مسلم، موطا امام مالک، مسند احمد۔

Marfat.com

نیز فرمایا :

"ان ابراھیم حرم مکۃ وانی احرم ما بین لابتیھا۔ [1]	ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو محترم فرمایا تھا، اور میں مدینہ کو محترم قرار دیتا ہوں۔"

اور ارشاد فرمایا :

"ان الایمان لیأرز الی المدینۃ کما تأرز الحیۃ الی جحرھا۔ [2]	ایمان مدینہ منورہ کی طرف اس طرح پناہ پکڑے گا جس طرح سانپ اپنے بِل میں پناہ ڈھونڈھتا ہے۔"

نیز یہ بھی کہہ دیا :

"المدینۃ تنفی الناس کما ینفی الکیر خبث الحدید۔ [3]	مدینہ لوگوں کو اس طرح چھانٹ دیتا ہے جس طرح دھونکنی خراب لوہے کو خالص لوہے سے الگ کر دیتی ہے۔"

یہ تو ہے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا اصل مقام اور ان کا حقیقی مرتبہ، لیکن آج مرزائی اسے جھٹلانے اور کم کرنے پر تلے ہوتے ہیں۔ اور وہ ان مبارک اور متبرک مقامات کے مقابلہ میں قادیان کو رکھ کر نہ صرف مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی توہین کا ارتکاب کر رہے ہیں، بلکہ دوسرے لوگوں سے بھی اس بات کے خواہاں ہیں کہ وہ قادیان ایسی نجس بستی کو بھی مکہ اور مدینہ کے ہم پلہ سمجھ لیں، بلکہ ان سے بھی فروتر، اور اسی لیے ہی تو ان کے خلیفہ ثانی نے کہا تھا، کہ اب مکہ

---

[1] ترمذی۔

[2] بخاری، مسلم، ابن ماجہ، مسند احمد۔

[3] بخاری، مسلم، ترمذی، النسائی، موطا امام مالک، مسند احمد، سنن ابی داود الطیالسی۔

Marfat.com

اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ تو خشک ہو چکا، جب کہ قادیان میں اس کی نہریں جاری ہیں اور ساتھ ہی یہ اعلان بھی کرتا ہے ؛ "یہاں (قادیان) میں کئی ایک شعائر اللہ ہیں، مثلاً یہی علاقہ جس میں جلسہ ہو رہا ہے، اسی طرح شعائر اللہ میں مسجدِ مبارک، مسجدِ اقصیٰ (قادیان) منارۃ المسیح شامل ہیں۔ ان مقامات میں سیر کے طور پر نہیں بلکہ ان کو شعائر اللہ سمجھ کر جانا چاہیئے۔" [۱]

حج

وُہ عقائد جو مرزائیوں کو امتِ مسلمہ سے الگ کرتے ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ان کے نزدیک "حج قادیان کے سالانہ جلسہ میں حاضری کا نام ہے، چنانچہ مرزا غلام احمد کا بیٹا اور خلیفہ محمود کہتا ہے ؛

"آج جلسہ کا پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے، کیونکہ حج کا مقام ایسے لوگوں کے قبضہ میں ہے جو احمدیوں کو قتل کر دینا بھی جائز سمجھتے ہیں، اس لیے خدا تعالیٰ نے قادیان کو اس کام کے لیے مقرر کیا ہے ...... اور اس لیے جیسا حج میں رفث فسوق اور جدال منع ہے، ایسا ہی اس جلسہ میں بھی منع ہے۔" [۲]

اور ایک دوسرا قادیانی گوہر فشانی کرتا ہے ؛

"جلسے احمدیت کے بغیر بھلا یعنی حضرت مرزا صاحب کو چھوڑ کر جو اسلام باقی رہ جاتا ہے، وُہ خشک اسلام ہے، اس

---

[۱] تقریر مرزا محمود خلیفہ قادیانی مندرجہ اخبار "الفضل" ۸۔ جنوری ۱۹۳۲ء

[۲] برکاتِ خلافت مجموعہ تقاریر مرزا محمود پسر غلام قادیان۔

Marfat.com

طرح اس ظلی حج کو چھوڑ کر مکہ والا حج بھی خشک رہ جاتا ہے، کیونکہ وہاں پر آج کل حج کے مقاصد پورے نہیں ہوتے۔[۱]

اور خود غلام قادیانی یوں رقمطراز ہے:

"اس جگہ (قادیان) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔"[۲]

اور مرزا محمود ہی ایک مرزائی کی زبانی بیان کرتے ہوئے اس کی توثیق کرتا ہے:

"شیخ یعقوب علی صاحب بھی بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) نے یہاں (قادیان) آنے کو حج قرار دیا ہے۔"[۳]

اور اسی بناء پر قابلی مرزائی عبداللطیف جسے ارتداد کے جرم میں حکومت پاکستان نے قتل کر دیا تھا، حج کے لیے نہ گیا، کیونکہ مرزا غلام احمد نے حج کی بجائے اسے قادیان میں قیام کا حکم دیا تھا (حوالہ مذکور) اور شاید یہی وجہ ہے کہ خود مرزا غلام احمد نے بھی بیت الحرام کا طواف اور حج نہیں کیا کہ اس کے نزدیک حج کے لیے مکہ معظمہ کا قصد ضروری نہیں، بلکہ قادیان، اس ناپاک بستی کا قیام ہی کافی ہے جو ایک جھوٹے مدعی نبوت کے باعث دنیا میں رسوا ہو کر رہ گئی۔

حاصل کلام اب تک مرزائیت کے جو معتقدات بیان ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں:

۱۔ مرزائیوں کا خدا انسانی صفات سے متصف ہے جو روزہ بھی رکھتا ہے اور نماز بھی پڑھتا ہے، سوتا بھی ہے، اور جاگتا بھی ہے، غلطی بھی کرتا

---

[۱] منقول از "پیغام صلح" مورخہ ۱۹ را اپریل ۱۹۳۳ء

[۲] "آئینہ کمالات اسلام" ص ۳۵۲ مصنفہ مرزا غلام احمد

[۳] تقریر مرزا محمود احمد مندرج اخبار "الفضل" قادیان، ۵ر جنوری ۱۹۳۳ء

Marfat.com

ہے اور نہیں بھی کرتا، لکھتا بھی ہے اور اپنے دستخط بھی کرتا ہے۔ صحبت (ہم بستری) بھی کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں جنتا بھی ہے۔

۲۔ انبیاء ورسول قیامت تک دنیا میں آتے رہیں گے۔

۳۔ مرزا غلام احمد قادیانی اللہ کا نبی اور رسول ہے۔

۴۔ نہ صرف یہ بلکہ غلام قادیانی سرورِ کائنات (فداہ ابی وامی) سمیت تمام انبیاء اور رسولوں سے افضل بھی ہے۔

۵۔ اس پر وحی نازل ہوتی ہے۔

۶۔ وحی لانے والا فرشتہ وہی جبریل امین ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا کرتا تھا۔

۷۔ مرزائیوں کا ایک مستقل دین اور ان کی ایک مستقل شریعت ہے جس کا دوسرے ادیان اور شریعتوں سے کوئی تعلق نہیں اور مرزائیت ایک مستقل امت ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی امت۔

۸۔ مرزائیوں کا ایک الگ قرآن ہے، جو مرتبہ ومقام میں قرآن حکیم ایسا ہی ہے اور اس کے بیس پارے ہیں اور یہ پارے اسی طرح آیات پر منقسم ہیں، جس طرح قرآنِ مجید کے پارے اور اس قرآن کا نام "کتابِ مبین" ہے اور اس کی آیات یہ ہیں:

"اِن اللہ ینزل فی القادیان — اللہ قادیان میں اترے گا"[۱]

اور:

"یحمدک اللہ فی عرشہ ویمشی الیک" — اور خدا عرش پر سے تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے"[۲]

۱۔ انجام آتھم ص ۵۵ مصنفہ مرزا غلام احمد

۲۔ حوالہ کے لیے دیکھیے مرزا غلام احمد قادیان کے الہامات کا مجموعہ "البشریٰ" ص ۵۶۔

Marfat.com

اور "بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر اللہ تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے۔ تجھ میں حیض نہیں، بلکہ وُہ بچہ ہو گیا، ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ کے ہے"[1]

۹۔ قادیان شان و منزلت میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ایسی ہے بلکہ مکہ و مدینہ سے بھی افضل ہے۔

۱۰۔ اور حج قادیان کے سالانہ جلسہ میں شرکت کا نام ہے۔

یہ مرزائیوں کے دس عقیدے ہیں جو پچھلے صفحات میں تفصیل کے ساتھ ان کی کتابوں کے حوالوں کے ساتھ گزر چکے ہیں۔ اب ذرا ان احکامات پر ایک نگاہ ڈالتے چلیے جو انگریز کے ساختہ و پرورده متنبی پر اس کے خدا انگریز بہادر کی جانب سے نازل ہوتے کہ ان کے ذریعہ مسلمانوں کی قوت کو توڑا اور بر صغیر میں استعمار کے قبضہ کو مضبوط کیا جا سکے۔

جہاد

بر صغیر میں انگریزی استعمار سب سے زیادہ مسلمانوں کے عقیدہ جہاد سے خوفزدہ تھا، استعماری طاقتیں یہ سمجھتی تھیں کہ جب تک مسلمان جہاد کے عقیدہ پر قائم ہیں اس وقت تک ان پر مکمل طور پر تسلط حاصل نہیں کیا جا سکتا اور پھر یورپ اور شرق اوسط کی صلیبی جنگوں کے زخم ابھی تک ان کی راتوں کی نیند حرام کیے ہوتے تھے، اسی لیے انھوں نے سب سے پہلے جس چیز پر توجہ دی وہ مسلمانوں کے اندر سے اسی عقیدۂ جہاد کی بیخ کنی کی سازشیں تھیں،

---

[1] تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۴۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی

Marfat.com

اور غلام قادیانی کی نبوت بھی اسی سازش کے سلسلہ کی ہی ایک کڑی تھی، چنانچہ مرزا غلام احمد پر سب سے پہلی وحی جو نازل ہوئی وُہ یہی تھی کہ اب جہاد کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی۔ چنانچہ مرزا غلام احمد لکھتا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے بتدریج جہاد کی شدت کو کم کر دیا ہے، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بچوں کو بھی قتل کر دیا جاتا تھا۔ اور آنحضرت کے زمانہ میں بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کا قتل ممنوع قرار پایا اور اب میرے زمانہ میں جہاد کو قطعی طور پر منسوخ کر دیا گیا ہے۔" [1]

اور:

"آج کے بعد تلوار کے ساتھ جہاد کو ختم کر دیا گیا ہے، چنانچہ آج کے بعد کوئی جہاد نہیں۔ یہی نہیں جو کوئی اب کفار پر ہتھیار اٹھائے گا اور اپنے آپ کو غازی کہلاتے گا، وُہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف قرار پائے گا جنھوں نے آج سے تیرہ سو سال پہلے اعلان کر دیا تھا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں جہاد منسوخ ہو جائے گا (قطعی جھوٹ جس کی کوئی دلیل نہیں) پس میں مسیح موعود ہوں اور میرے ظہور کے بعد اب کوئی جہاد نہیں، ہم نے صلح اور امن کا پرچم لہرا دیا ہے" [2]

اور مرزائی پرچے ریویو آف ریلیجنز کے مدیر محمد علی نے ایک مرتبہ انگریزی حکومت کے سامنے اپنی پشتینی وفاداری کا یُوں تذکرہ کیا:

"گورنمنٹ کا یہ اپنا فرض ہے کہ اس فرقہ احمدیہ کی نسبت تدبیر

---

[1] اربعین نمبر ۴، ص ۱۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی

[2] اربعین ص ۴۷۔

Marfat.com

سے زمین کے اندرونی حالات دریافت کرے ..... ہمارے امام (غلام قادیانی) نے ایک بڑا حصہ عمر کا جو ۲۲ برس ہیں۔ اس تعلیم میں گزارا ہے کہ جہاد حرام اور قطعاً حرام ہے، یہاں تک کہ بہت سی عربی کتابیں بھی مضمون ممانعت جہاد لکھ کر ان کو بلادِ اسلام، عرب، شام، کابل وغیرہ میں تقسیم کیا ہے، جن سے گورنمنٹ بے خبر نہیں ہے۔" لہ

اور خود مرزا غلام احمد قادیانی برطانوی استعمار کے حضور اپنی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے :

"یہ وُہ فرقہ ہے جو فرقہ احمدیہ کے نام سے مشہور ہے اور پنجاب اور ہندوستان اور دیگر متفرق مقامات میں پھیلا ہوا ہے۔ یہی وُہ فرقہ ہے جو دن رات کوشش کر رہا ہے، کہ مسلمانوں کے خیالات میں سے جہاد کی بیہودہ رسم کو اُٹھا دے، چنانچہ اب تک ساٹھ کے قریب میں نے ایسی کتابیں عربی، فارسی، اُردو اور انگریزی میں تالیف کر کے شائع کی ہیں، جن کا یہی مقصد ہے کہ یہ غلط خیالات مسلمانوں کے دلوں سے دُور ہو جائیں، اس قوم میں یہ خرابی اکثر نادان مولویوں نے ڈال رکھی ہے، لیکن اگر خدا نے چاہا تو امید رکھتا ہوں کہ عنقریب اس کی اصلاح ہو جائے گی۔" سے

جہاد جسے انگریز کا خود کاشتہ پودا بیہودہ قرار دے رہا ہے وہی عقیدہ مبارکہ ہے جس کے بارہ میں رسول کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا :

لہ ریویو آف ریلیجنز ۱۹۰۲ء جلد ۱ نمبر ۲۔

سے عریضہ غلام احمد قادیانی بحضور حکومت انگریزہ مندرجہ مرزائی رسالہ

سے ریویو آف ریلیجنز بابت ۱۹۰۲ء جلد ۱ نمبر ۲۔

Marfat.com

"الجهاد افضل الاعمال [1] جہاد سب سے افضل عمل ہے۔"

اور:

"افضل الناس مومن یجاھد بنفسہ ومالہ فی سبیل اللہ [2] لوگوں میں سب سے بہترین وہ مومن ہے جو اپنی جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔"

نیز:

"ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ اعدھا اللہ للمجاھدین فی سبیلہ [3] کہ جنت میں سو درجے ہیں جن سب کو اللہ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے۔"

اور مجاہدوں کے سردار اور جنگوں میں ان کے سالار رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"لغدوۃ فی سبیل اللہ اوروحۃ خیر من الدنیا وما فیہا۔ [4] اللہ کی راہ میں صبح و شام جہاد کے لیے نکلنا دنیا اور دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے۔"

نیز فرمایا:

"ما اغبرت قدما عبد فی سبیل اللہ فتمسہ النار [5] کسی کے بھی قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود نہیں ہوتے مگر اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔" [5]

---

[1] بخاری و مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، مسند دارمی، مسند احمد

[2] بخاری، ترمذی، نسائی، سنن دارمی، مسند احمد

[3] بخاری، مسلم، نسائی، مسند احمد

[4] ترمذی، مسلم، نسائی، ابن ماجہ، مسند احمد، مسند ابی داؤد، طیالسی دارمی اور بخاری و مسلم)

[5] بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابنِ ماجہ، دارمی، مسند احمد، ابی داؤد، طیالسی۔

Marfat.com

یہ ہے جو نبیٔ اسلام، محمد اکرم، سرورِ عالم، رسولِ اعظم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی ہدایات کے مطابق فرمایا، کہ ارشاد رب عظیم ہے:

"وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ۔ ؎۱ | اور کافروں سے جنگ کرو، حتیٰ کہ شرک و کفر کا فتنہ مٹ جائے اور دین اللہ کا ہی پھیل جائے۔"

اور فرمایا،

"فلیقاتل فی سبیل اللہ الذین یشرون الحیٰوۃ الدنیا بالاخرۃ ومن یقاتل فی سبیل اللہ فیقتل او یغلب فسوف نؤتیہ اجرا عظیما ؎۲ | چاہیے کہ وہ لوگ جو دنیوی زندگی کے بدلے آخرت کے طلبگار ہیں، اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور جو شخص اللہ کی راہ میں لڑتا ہے پس چاہے وہ مارا جائے یا غالب ہے ہم اس کو اجرِ عظیم عطا فرمائیں گے۔"

اور اس کے مقابلہ میں وہ ہے جو انگریزی نبی نے اپنے آقایانِ ولی نعمت کے اشارہ پر کہا، لکھا اور پھیلایا۔

انگریز کی وفاداری

دوسرا حکم جو غلام احمد قادیانی نے اپنے متبعین کو دیا، وہ انگریز کی وفاداری اور اطاعت کیشی تھی، اس موضوع پر اگرچہ ہمارے دوسرے مقالات میں کافی مواد جمع کر دیا گیا ہے۔ پھر بھی مختصر طور پر ہم چند ایک باتوں کا ذکر کیے دیتے ہیں۔ پہلی بات

؎۱ سورۃ بقرہ آیت: ۱۹۳

؎۲ سورۃ نساء آیت: ۷۴

Marfat.com

تو یہ ہے کہ انگریز کی اطاعت اور وفاداری مرزائیت کے ہاں ایک اضافی اور معمولی مسئلہ نہیں، بلکہ اصولی اور بنیادی مسئلہ ہے اسی لیے مرزا غلام احمد قادیان نے اسے اپنی بیعت کی شرطوں میں سے ایک شرط قرار دیا ہے اور یہ مسلمہ امر ہے، کہ بیعت میں ان امور کی شرط لگائی جاتی ہے، جو اساسی ہوں۔ چنانچہ خود مرزا غلام احمد نے اس شرائط کو اپنا دستور العمل قرار دیا ہے، وُہ لکھتا ہے :

"جو ہدایتیں اس فرقہ کے لیے میں نے مرتب کی ہیں، جن کو میں نے ہاتھ سے لکھ کر اور چھاپ کر ہر ایک مرید کو دیا ہے کہ ان کو اپنا دستور العمل رکھے، میرے اس رسالہ میں مندرج ہیں، جو ۱۲۔ جنوری ۱۸۸۹ء میں چھپ کر عام مریدوں میں شائع ہُوا ہے۔ جس کا نام تکمیل تبلیغ مع شرائط بیعت ہے، جس کی ایک کاپی اس زمانہ میں گورنمنٹ میں بھی بھیجی گئی، ان ہدایتوں کو پڑھ کر اور ایسا ہی دوسری ہدایتوں کو دیکھ کر جو وقتاً فوقتاً چھپ کر مریدوں میں شائع ہوتی ہیں۔ گورنمنٹ کو معلوم ہوگا کہ سارا کام ہی گورنمنٹ کی خوشنودی اور رضا جوئی کے لیے اس کے حکم پر ہے، اتنی تو ہر بات گورنمنٹ انگریزی کے نوٹس میں لائی جاتی ہے کہ امن بخش اصولوں کی اس جماعت کو تعلیم دی جاتی ہے . . . اور کس طرح بار بار ان کو تاکیدیں کی گئی ہیں کہ وُہ گورنمنٹ برطانیہ کے سچے خیرخواہ اور مطیع رہیں"۔ [1]

اور وُہ شرائط بیعت کیا ہیں، مرزا غلام احمد خود جواب دیتا ہے :

"اس تمام تقریر سے جس کے ساتھ میں نے اپنی سترہ سالہ مسلسل تقریروں

---

[1] درخواست بحضور لفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ منجانب خاکسار غلام احمد قادیان، مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۷، ص ۲۹)

سے ثبوت پیش کیے ہیں، صاف ظاہر ہے کہ میں سرکار انگریزی کا بدل و جان خیرخواہ ہوں اور میں ایک شخص امن دوست ہوں اور اطاعت گورنمنٹ اور ہمدردی بندگانِ خدا کی میرا اصول ہے اور یہ وُہ اصول ہے جو میرے مریدوں کی شرائط بیعت میں داخل ہے۔ چنانچہ پرچہ شرائط بیعت جو ہمیشہ مریدوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس کی دفعہ چہارم میں ان ہی باتوں کی تصریح ہے۔" لہ

اور مرزائیت کا دوسرا خلیفہ اور غلام قادیانی کا فرزند اس کی توثیق کرتے ہوئے یوں رقمطراز ہے:

" ایک خاص امر کو اس جگہ ضرور بیان کر دینا چاہتا ہوں، اور وُہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا اپنی بیعت کی شرائط میں وفاداری حکومت کا شامل کرنا ہے (آپ نے) لکھا، کہ جو شخص اپنی گورنمنٹ کی فرمانبرداری نہیں کرتا اور کسی طرح بھی اپنے حکام کے خلاف شورش کرتا اور ان کے احکام کے نفاذ میں روڑے اٹکاتا ہے وُہ میری جماعت میں سے نہیں۔

یہ سبق آپ نے جماعت کو ایسا پڑھایا کہ ہر موقع پر جماعت احمدیہ نے گورنمنٹ ہند کی فرمانبرداری کا اظہار کیا ہے اور کبھی خفیف سے خفیف شورش میں بھی حصّہ نہیں لیا۔" ۲ہ

لہ ضمیمہ کتاب البریہ ص ۹، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

۲ہ تحفۃ الملوک، ص ۱۲۴، مصنفہ مرزا محمود احمد۔

Marfat.com

مسلمان اور مرزائی

ان عقائدِ فاسدہ اور احکاماتِ خبیثہ کے ساتھ ایک اور عقیدہ کا اضافہ کر لیجئے جس کے ذکر پر ہم اس بحث کو ختم کرتے ہیں اور وُہ ہے کہ مرزائیوں کے نزدیک وُہ شخص جو مرزا غلام احمد متنبی قادیان پر ایمان نہیں رکھتا اور اس کے ان جھوٹے عقائد و احکامات کو نہیں مانتا وُہ کافر ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہے گا، چنانچہ مرزا محمود لکھتا ہے:

"کل جو مسلمان حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وُہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔" [1]

اور مرزا غلام احمد کا دُوسرا بیٹا مرزا بشیر احمد یوں ہرزہ سرا ہے:

"ہر ایک ایسا شخص جو موسٰے کو تو مانتا ہے مگر عیسٰیؑ کو نہیں مانتا یا عیسٰےؑ کو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا، یا محمدؐ کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (غلام قادیانی) کو نہیں مانتا، وُہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔" [2]

اور خود متنبی قادیان کہتا ہے:

"خدا تعالٰی نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اُس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وُہ

---

[1] "آئینہ صداقت" ص ۳۵، مصنفہ مرزا محمود احمد قادیانی۔

[2] "کلمۃ الفصل" مصنفہ مرزا بشیر احمد، مندرج رسالہ ریویو ریلیجنز ص ۱۱۰ نمبر ۳ ج ۱۴

Marfat.com

مسلمان نہیں ہے۔" [1]

اور اپنے الہام کا ذکر کرتا ہے۔

"جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔" [2]

اور آخر میں ہم مرزا محمود خلیفہ قادیانیت کی ایک عبارت نقل کرتے ہوئے پوری امتِ مرزائیہ سے سوال کرتے ہیں کہ اس کے باوجود بھی انہیں اپنے مسلمان ہونے اور الگ امت نہ ہونے پر اصرار کیوں ہے؟

"حضرت مسیح موعود (غلام احمد) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں، آپ نے فرمایا، یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفاتِ مسیح یا اور چند مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ۔ غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔" [3]

کیا اس کے بعد اس میں کوئی شبہ باقی رہ جاتا ہے کہ مرزائی ایک الگ دین کے پیروکار اور ایک الگ شخص کی امت ہیں جن کا کم از کم اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں اور اس مضمون میں ہم دلائل و شواہد سے اس کا ثبوت فراہم کر چکے ہیں، اور خود مرزائی تحریروں کی روشنی میں، و باللہ التوفیق۔

---

[1] منقول از اخبار "الفضل" مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۵ء

[2] الہام غلام قادیان مندرجہ تبلیغ رسالت ج۹ ص ۲۷

[3] خطبہ جمعہ مرزا محمود احمد مندرجہ اخبار "الفضل" قادیان ۳۰ جولائی ۱۹۳۱ء

Marfat.com

اسلام اور مرزائیت

حدیث شریف میں آیا ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی وفی روایۃ لا تقوم الساعۃ حتی یخرج ثلاثون دجالون کلھم یزعمون انہ رسول اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

یعنی میری امت میں تیس جھوٹے اور دجال ایسے پیدا ہوں گے جو نبوت و رسالت کا دعوٰے کریں گے، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد میں موجود ہے، اسی لیے تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو بھی نبوت و رسالت کا دعوٰی کرے گا وُہ کذاب اور دجال ہو گا اور اس کے پیروکار دجال اور کذاب کے پیروکار ہوں گے اور ان کے اس عقیدہ کی بنیاد اس گراں قدر ہستی کے فرمان پر ہے جن کے متعلقہ اصدق القائلین کا ارشاد ہے:

"وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی۔[1]

کہ محمد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرضی و خواہش سے نہیں بولتے، بلکہ ان کے فرمودات وحیِ الٰہی کے تابع ہوتے ہیں۔"

بدیں وجہ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے:

"فمن رحمۃ اللہ تعالی بالعباد ارسال محمد صلی اللہ علیہ وسلم الیھم ثم من تشریفہ لھم ختم الانبیاء والمرسلین واکمال

یعنی اللہ تعالی نے محمد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کر کے اور ان پر نبوتوں اور رسالتوں کا خاتمہ کر کے اور ان پر دینِ حنیف

---

[1] سورۃ نجم آیۃ

Marfat.com

الدين الحنيف له وقد اخبر
الله تبارك وتعالى فى كتابه و
رسوله صلى الله عليه وسلم فى
السنة المتواترة عنه انه لا نبى بعده
ليعلموا ان كل من ادعى هذه
المقام بعده، هو كذاب، دجال
ضال، مضل، ولو تحرق وشعبذ
واتى بانواع السحر والطلاسم
والنيرنجات فكلها ضلال
عند اولى الالباب كما اجرى
الله سبحانه وتعالى على يد
الاسود العنسى باليمن و
مسيلمة الكذاب باليمامة
من الاحوال الفاسدة والاقوال
الباردة نعلم كل ذى لب و
فهم وحجى انهما كاذبان
لعنهما الله وكذالك كل
مدع لذالك الى يوم القيامة
فكل واحد من هؤلاء الكذابين يخلق الله
تعالى معه من الامور ما يشهد العلماء والمؤمنون
بكذب من جاء بها۔[1]

کو مکمل کر کے لوگوں پر احسانِ عظیم کیا ہے
اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس
قرآنِ حکیم میں اور رسول کریم نے اپنی حدِ تواتر
کو پہنچی ہوئی احادیث میں یہ اس لیے
بیان فرمادیا ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی
نہیں ہوگا، تاکہ لوگ جان لیں کہ جو بھی
آپ کے بعد نبوت کا دعوٰے کرے گا، وہ
جھوٹا، مفتری، دجال گمراہ اور گمراہ کن ہوگا
اگرچہ جادوگری شعبدہ بازی اور ہاتھ کی صفائی
کے کتنے ہی کرتب کیوں نہ دکھلادے،
جس طرح کہ یمن کے اسود عنسی اور یمامہ
کے مسیلمہ کذاب نے دکھلاتے تھے، کہ ان
دونوں کی بازی گری اور چالاکی کے باوصف
عقل سلیم اور قلب صحیح رکھنے والا جان
گیا تھا کہ یہ دونوں ملعون، کذاب اور
مفتری ہیں اور بعینہٖ قیامت تک اس قسم کا
دعوٰے کرنے والے جھوٹے اور ملعون ہوں گے
اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے ساتھ ایسے احوال و
امور کو بھی پیدا فرماتے رہیں گے جنھیں دیکھ کر
علماء اور مومن ان کے جھوٹے اور کذاب
ہونے کی گواہی دیتے رہیں گے۔

---

[1] تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۹۴ ط مصر

Marfat.com

اور یہی وجہ تھی کہ خاتم النبیین رسولِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد جب مسیلمہ اور اسود عنسی نے نبوّت کا دعوٰے کیا تو صدیقِ اکبر نے لمحہ بھر کے لیے بھی ان کے دجل و فریب اور کذب و افترا میں شبہ نہ کرتے ہوتے حضرتِ عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اُن کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ایک لشکرِ جرار مسیلمہ کی سرکوبی کے لیے روانہ کیا اور حضرت مہاجرؓ بن ابی امیہ کی قیادت میں یمن کی طرف اسود عنسی اور اُن کے پیروکاروں کی گوشمالی کے لیے فوج روانہ کی۔ اور ایرانی روایات کے بالکل برعکس انہیں حکم دیا کہ رسول اللہ کے بعد کسی اور کی نبوت تسلیم کر لینے والوں کے گھروں کو جلا دیا جائے ان کے پھلدار درخت جڑ سے اکھاڑ دیے جائیں، ان کے کھیت تاخت و تاراج کر دیے جائیں، ان کی عورتوں کو لونڈیاں اور ان کے بچوں کو غلام بنا دیا جائے اور ان سے کسی قسم کی رعایت نہ برتی جائے۔ ؎

لیکن آج ہمارے پاس نہ عزیمتِ صدیق ہے اور نہ دُرّۂ فاروق، اور نہ سیفِ خالد ہے اور نہ شجاعتِ عکرمہ رضوان اللہ علیہم اجمعین، کہ ہم ایسے لوگوں کے خلاف علمِ جہاد بلند کر سکیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلین کا انکار کر کے کسی دجال اور کذاب کی جھوٹی و جعلی نبوّت و رسالت کو اصلی اور حقیقی بنانے پر تلے ہوتے ہیں۔ ہم ایسے جعل ساز متنبی کو آج صرف یہی کہہ سکتے ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "سیکون فی امتی کذابون ثلاثون" یا "یخرج ثلاثون دجالون" کہ وُہ کذاب اور دجال ہے۔

یا ہم مرزا غلام احمد قادیانی کی زبان میں کہہ سکتے ہیں:

؎ حوالہ کے لیے دیکھیے "البدایہ والنہایہ" "الکامل لابنِ اثیر"، "تاریخ الامم للطبری وغیرہ"

Marfat.com

"میں ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن و حدیث کی رُو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا حضرت محمدؐ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے " مدعی نبوت و رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی۔" لہ

اور اسی طرح جس طرح ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوائے نبوت کرنے والے کو حسب قولِ رسول دجال اور کذاب اور بقول مرزا قادیانی کافر و کاذب جانتے ہیں، اسی طرح ایسے کذاب و دجال اور کافر کو نبی سمجھنے والوں کو بھی دجال اور کذاب اور کافر کے پیروکار سمجھتے ہوئے کافر مانتے ہیں۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے اور عقیدے کے بارہ میں کسی قسم کی مفاہمت، مداہنت اور سودے بازی نہیں ہوسکتی۔ ہاں ہم یہ بات ضرور کہتے ہیں کہ ملکی مفاد کی خاطر کوئی ایسا اقدام نہیں کرنا چاہیئے جس سے کسی کی دل آزاری ہو۔

لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے کہ کسی غیر مسلم کو غیر مسلم کہنا کسی کی دل آزاری کا باعث نہیں ہوسکتا۔ اگر پاکستان میں بسنے والے عیسائیوں، یہودیوں، پارسیوں، ہندوؤں، بدھسٹوں اور حتیٰ کہ بہائیوں کو غیر مسلم کہا جاسکتا ہے اور انہیں غیر مسلم کہنے سے کوئی فرقہ واریت لازم نہیں آتی۔ تو مرزائے قادیانی کے الفاظ میں کسی دوسرے کافر کے ماننے والوں کو مسلم قرار دینے سے فرقہ واریت کیسے پیدا ہو جاتی ہے؟ بلکہ فرقہ واریت اور دلآزاری تو اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کوئی غیر مسلم مسلمان نہ ہوتے ہوئے اپنے آپ کو

لہ اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی، مورخہ ۲، اکتوبر ۱۸۹۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۲، ص ۲۔

Marfat.com

مسلمان کہلا کر مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرے یا مسلمان کسی غیر مسلم کو مسلم کہہ کر اسے تنگ کریں۔ یہ بالکل واضح بات ہے کہ کسی عیسائی کو عیسائی یا غیر مسلم کہنا طرفین میں سے کسی کے لیے بھی موجب تکلیف نہیں۔ لیکن عیسائی کو مسلمان کہنا دونوں فریقوں کے لیے رنج والم کا باعث ہوگا۔ عیسائی اسے اپنی توہین پر محمول کرے گا اور مسلمان اسے اپنے مذہب کی اہانت سمجھے گا، اسی لیے مسلمانوں کے ہاں چودہ سو سال سے ایک قاعدہ کلیہ چلا آ رہا ہے جو ایک خدا کو مانتا ہے اور اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرتا اور محمد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو تسلیم کرتا ہے اور ان کے بعد کسی نئے نبی کی آمد و بعثت کو تسلیم نہیں کرتا وُہ مسلمان ہے۔ اور اس کے علاوہ اگر وُہ ایک خدا کو مانتے ہوئے کسی اور کی بھی عبادت کرتا ہے یا محمد اکرمؐ کو نہیں مانتا، یا مان کر ان کے بعد کسی اور پیدا ہونے والے کو بھی نبی تصور کرتا ہے، تو وُہ مسلمان نہیں، اس قاعدہ پر جو پُورا نہیں اترتا، ہمارے نزدیک اس کا اسلام اور مسلمانوں سے دینی و مذہبی، کوئی بھی تعلق نہیں۔ وُہ اُن کا ہم وطن، ہم قوم، ہم نسل تو ہو سکتا ہے، ہم مذہب نہیں، خواہ عیسائی ہوں، کہ محمد اکرمؐ کو نہیں مانتے، خواہ کمیونسٹ ہوں کہ خدا کو نہیں مانتے، خواہ ہندو ہوں کہ خدا کو مانتے ہوئے اوروں کی بھی عبادت کرتے ہیں، اور خواہ بہائی ہوں کہ رسول عربیؐ کو مانتے ہوئے متنبی فارسی حسین علی مازندرانی کو بھی مانتے ہیں اور خواہ مرزائی کہ متنبی ہندی کو مانتے ہیں، لیکن آنحضرت صلعم کو خاتم النبیین نہ مانتے ہوئے کسی اور کی نبوت کے بھی قائل ہیں۔

(بحوالہ الاعتصام ۳ رمئی ۱۹۶۸ء)

Marfat.com

مرزائی اور مسلمان

ربوہ کے مرزائی آرگن "الفرقان" اپریل کے شمارہ میں "اتحاد بین المسلمین کے لیے محکم اصول" کے عنوان سے ایک مقالہ سپردِ قلم کیا گیا ہے جس میں مسلمانوں کو اتفاق و اتحاد کی دعوت دیتے ہوئے ارشاد کیا گیا ہے:

" ہمارے نزدیک اتحاد بین المسلمین کی واضح راہ یہ ہے، کہ تمام فرقے اور تمام افراد جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ قرآنِ پاک کو اپنی شریعت یقین کرتے ہیں اور کلمہ طیبہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پر ایمان لاتے ہیں، ان سب کو مسلمان سمجھا جاتے۔ دلوں کا حال تو اللہ ہی جانتا ہے اور دلوں کی اصلاح بھی وہی کر سکتا ہے، لیکن ظاہر کے لحاظ سے اس سے بہتر کوئی واضح اصول نہیں اور اس سے بڑھ کر کوئی صحیح طریقہ نہیں جس سے مسلمان فرقوں میں اتحاد پیدا کیا جا سکے۔ باہمی جزوی اختلافات اور ان کے نتائج کو چھوڑ کر مذکورہ بالا اصولی مسلک کو اختیار کرنے سے سب مسلمانوں میں اتحاد اور اتفاق پیدا ہو سکتا ہے۔"

مدیر "الفرقان" کی یہ تجویز اپنے اندر کیا کچھ اینچ اور پیچ رکھتی ہے اور اس میں کس طرح ہاتھ کی صفائی دکھائی گئی ہے، یہ ایک الگ بحث ہے۔ ہم اس سلسلہ میں مدیر "الفرقان" سے یہ پوچھنے کی جسارت ضرور کریں گے کہ وہ اپنے اس خود ساختہ اصول کی بنا پر یہ فرمائیں کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہلاتا ہے اور قرآنِ پاک کو اپنی شریعت یقین کرتا ہے اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لاتا ہے لیکن

Marfat.com

مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی و رسول نہیں مانتا۔ ایسے شخص کے بارہ میں آپ کا نظریہ کیا ہے؟ کیا آپ اسے اپنے مبینہ اصول کی بناء پر مسلمان سمجھتے اور تسلیم کرتے ہیں؟ اگر آپ اسے مسلمان تصور کرتے اور مانتے ہیں تو آپ کا اس شخص کے متعلق کیا خیال ہے جو ایسے آدمی کو مسلمان نہیں سمجھتا؟ ایسی کتابوں اور لٹریچر کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے جس میں ایسے لوگوں کو کافر اور غیر مسلم کہا گیا ہے؟ اور آپ کا یہ ارشاد کہ:

"اس محکم اصول کو توڑنے والے اور یہ کہنے والے کہ فلاں فرقہ اسلام کا جزو نہیں، یا فلاں فرقہ کو ہم مسلمان تصور نہیں کرتے۔ وہی لوگ درحقیقت اتحاد بین المسلمین کے دشمن اور ملک کے بدخواہ ہیں۔"

کیا آپ ایسے دشمنانِ اتحاد اور ملک کے بدخواہوں کو جاننے کے بعد انہیں ان کے کیفرِ کردار تک پہنچانے میں ہمارے ساتھ تعاون کریں گے جو حقیقی مسلمانوں اور محمدِ عربی علیہ السلام کے غلاموں کو خواہ مخواہ ایک معمولی اور ادنیٰ آدمی کے باعث کافر بنانے پر تلے ہوتے ہیں اور ان کی کتابوں اور لٹریچر کے منبط کروانے کی طرف حکومت کو توجہ دلائیں گے۔؟

ایسے لوگوں اور کتابوں کی مختصر سی نشان دہی ہم آج کی صحبت میں کیے دیتے ہیں۔

سرِ فہرست ایک نام ہے، مرزا غلام احمد قادیانی، اُن کی ایک کتاب ہے "حقیقۃ الوحی" وُہ اس میں رقمطراز ہیں:

"جو مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے تو وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے اگر وہ مومن ہے تو میں بوجہ افترا کرنے کے کافر ٹھہرا کیونکہ میں ان کی نظر میں مفتری ہوں۔"[1]

---

[1] حقیقۃ الوحی ص۱۶۳

Marfat.com

کو مانتا ہے مگر موسےٰؑ کو نہیں، یا عیسےٰؑ کو مانتا ہے، مگر محمدؐ کو نہیں مانتا۔ یا محمدؐ کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کو نہیں مانتا وُہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے[1]۔"

اور ایک اور مرزائی محمد فضل لکھتا ہے:

"یہ بات تو بالکل غلط ہے کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان کوئی فروعی اختلاف ہے ۔ ۔ ۔ ۔ کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے، ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں، بتاؤ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوا[2]؟"

ایک اور فتنہ پرداز لکھتا ہے:

"جری اللہ فی حلل الانبیاء سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت احمد (مرزا) علیہ السلام ایک عظیم الشان نبی اللہ و رسول اللہ ہیں اور ان کا انکار موجب غضب الٰہی اور کفر ہے[3]۔"

اور مرزائیوں کا ترجمان "الفضل" مورخہ ۱۴ ستمبر رقمطراز ہے:

"چوہدری ظفر اللہ صاحب کی بحث تو صرف یہ تھی کہ ہم (احمدی) مسلمان ہیں، ہم کو کافر قرار دینا غلطی ہے۔ باقی غیر احمدی کافر ہیں یا نہیں، اس کے متعلق عدالت ماتحت میں بھی احمدیوں کا یہی

---

[1] کلمۃ الفصل، مصنفہ مرزا بشیر احمد، مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجز ص ۱۱۰، نمبر ۳، ج ۱۴۔

[2] "نہج المصلی" ص ۴، ۲، مصنفہ محمد فضل قادیانی۔

[3] النبوۃ فی الالہام مؤلفہ قاضی یوسف قادیانی۔

Marfat.com

جواب تھا کہ ہم ان کو کافر کہتے ہیں اور ہائیکورٹ میں بھی چوہدری صاحب نے اس کی تائید کی۔" لہ

یہ ہے ان ملک کے بدخواہوں اور اتحاد بین المسلمین کے دشمنوں کی ایک ہلکی سی جھلک اور معمولی سی فہرست۔ ہمیں امید ہے کہ مدیر "الفرقان" ان کے بارہ میں اپنی رائے سے ہمیں اور اپنے قارئین کو آگاہ کریں گے اور حکومت پاکستان سے درخواست کریں گے کہ وہ ایسے تمام لٹریچر کو ضبط کرے جس میں دُنیا کی عظیم ترین قوم جس کی تعداد اس وقت ستر کروڑ سے زائد ہے، اور جو محمد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیوا ہے، کے خلاف زہر اگلا گیا ہے۔ اور ان سے اسلام اور ایمان کی نفی کی گئی ہے، اور اس طرح وہ اس بات کا عملی ثبوت مہیا کریں گے کہ وہ واقعۃً اس قماش کے لوگوں کو اتحاد بین المسلمین کے دشمن اور ملک کے بدخواہ سمجھتے ہیں۔

(بحوالہ الاعتصام، ۱۷ مئی ۱۹۶۸ء)

لہ "الفضل" قادیان، ۱۴-اکتوبر ۱۹۶۲ء

Marfat.com

اشتعال انگیز تحریریں

مرزائی حضرات آئے دن یہ واویلا کرتے رہتے ہیں کہ مسلمان ان کے خلاف نفرت انگیز تقریریں کرتے ہیں اور اشتعال انگیز لٹریچر چھاپتے ہیں۔ اس سے وُہ حکومت کو یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم بڑے صلح کن اور امن جو لوگ ہیں اور مسلمان بڑے فسادی اور شر انگیز۔ اس طرح بعض دفعہ گورنمنٹ ان کے بھرے میں آکر مسلمان افراد کے خلاف ایسے اقدامات کر گزرتی ہے کہ اگر اسے حقائق کا علم ہو تو وُہ کبھی ان کا ارتکاب نہ کرے۔ کیونکہ شر انگیزی ہمیشہ مرزائیوں کی طرف سے ہوتی ہے اور جب مسلمان علماء و مبلغین اور رسائل ان کا نوٹس لیتے ہیں تو وُہ فوراً امن پسندی اور انصاف کے نام پر حکومت کو خفیہ و ظاہری طریقوں سے متوجہ کرنا شروع کر دیتے ہیں اور اس طرح مسلمان حکومت کو مسلمانوں کے خلاف اکسا اور بھڑکا کر انہیں زک دینے کی کوشش کرتے ہیں، جس سے عوام کے دلوں میں اپنی مسلم حکومت کے خلاف شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں اور ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے جس سے حکام اور رعایا کے درمیان دُوری ہوتی ہے اور نفرت جنم لیتی ہے، اس کی مثال یُوں ہے کہ مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آخری رسول ہیں اور خداوند کریم نے یہ شرف آپ کو عطا کیا ہے کہ نبوتیں اور رسالتیں آپ پر ختم ہو گئی ہیں اور اس طرح وُہ کام جو پہلے انبیاء کیا کرتے تھے، اب اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سند کے امین سرانجام دیا کریں گے۔ اب ایک آدمی اٹھتا ہے اور مسلمانوں کے اس متفق علیہ عقیدے کے برعکس نبی اکرمؐ کے اس شرف و فضیلت پر حملہ کرتے

Marfat.com

ہوتے اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ وہ نبی اور رسول ہے تو ظاہر ہے، اس سے مسلمانوں کے جذبات میں تموج پیدا ہوگا اور انہیں صدمہ پہنچے گا کیونکہ اس سے ایک تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و فضیلت میں فرق آتا ہے اور دوسرے آپؐ کی بات کی تکذیب ہوتی ہے جب کہ آپؐ فرماتے ہیں:

"فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم و نصرت بالرعب و احلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا و طهورا وارسلت الی الخلق کافة وختم بی النبیون۔ (رواہ مسلم)

مجھے تمام انبیاء پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی ہے۔

۱۔ مجھے جامع کلمات سے نوازا گیا ہے۔
۲۔ مجھے رعب و دبدبہ عطا کیا گیا ہے۔
۳۔ میرے لیے اموالِ غنیمت کو حلال ٹھہرایا گیا ہے
۴۔ روئے زمین کو میرے لیے پاک اور سجدہ گاہ بنایا گیا ہے کہ جہاں نماز کا وقت ہو جاتے، وہیں نماز ادا کر لی جاتے۔"
۵۔ مجھے پوری دنیا کے لیے مبعوث کیا گیا ہے!
۶۔ نبیوں کا سلسلہ مجھ پر ختم کر دیا گیا ہے۔

اب ظاہر ہے مسلمان اس شخص کے بارہ میں کبھی اچھا نظریہ نہیں رکھ سکتے جو ان کے مطاع و مقتداء محمد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کو کم کرنا چاہے، یا ان کے ارشاد کی تکذیب کرے اور پھر وہ ایسے لوگوں کو کیسے پسند کر سکتے ہیں۔ یا ان کے بارے میں اچھی رائے رکھ سکتے ہیں جو ایسے آدمی کو خدا اور اس کے رسولؐ کے فرامین کے بالکل برخلاف نبی اور رسول مانتے ہیں اور پھر اس پر بھی اکتفا نہ کرتے ہوئے مسلمانوں کے خلاف زبان لعن و طعن بھی استعمال کرتے ہوں۔ اس لیے ہم اپنی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی

Marfat.com

ریاست پاکستان میں مسلمانوں کے مفادات کا لحاظ اور پاس رکھتے ہوئے ایسی تمام تحریرات کو ضبط کرے جن سے مسلمانوں کے عقائد پر زد پڑتی ہو، اور ان کے جذبات کو ٹھیس لگتی ہو اور جنھیں پڑھ کر اُن کے قلوب و اذہان جوش میں آجاتے ہوں، کیونکہ جب تک اشتعال انگیزی اور نفرت خیزی کے محرکات کا خاتمہ نہ کیا جائے گا، اس وقت تک اشتعال و نفرت ختم نہیں کی جا سکے گی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے پیروکار رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کریں، مسلمانوں کو کافر اور جہنمی کہیں، ان کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع کریں، ان کے پیچھے نماز ادا کرنے سے روکیں، ان سے شادی بیاہ کی ممانعت کریں اور مسلمان پھر اسے مسلمان ہی سمجھیں ؟

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب اعجاز احمدی میں لکھتا ہے :

لہ خسف القمر المنیر وان لی غسا القمران المشرقان أتنکر

"اس کے (نبی کریمؐ کے) لیے چاند گرہن کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لیے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو ان کا انکار کرے گا" [۱]

اور مرزا قادیانی کا بیٹا بشیر احمد تو یہاں تک گستاخی پر اتر آتا ہے کہ :

"اگر نبی کریمؐ کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود (مرزائے قادیانی) کا بھی کفر ہونا چاہیے، کیونکہ مسیح موعود (مرزا) نبی کریمؐ سے کوئی الگ چیز نہیں ہے، بلکہ وہی ہے اور اگر مسیح موعود کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں، کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو مگر دوسری بعثت میں بقولِ مسیح موعود آپ کی رُوحانیت اقوی اور اکمل اور اشد ہے، آپ کا انکار

---

[۱] اعجاز احمدی ص ۷۱۔

Marfat.com

کفر نہ ہو۔ [1]

اور ایک اور دریدہ دہن و گستاخ یہاں تک کہہ دیتا ہے:

" محمد پھر اتر آتے ہیں ہم میں اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں!" [2]

ایک اور مرزائی شاہنواز لکھتا ہے:

" حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا ذہنی ارتقاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تھا"۔ [3]

اور پھر مرزائیوں کا دُوسرا خلیفہ مسلمانوں کے خلاف اس قدر تند تیز اور تلخ جذبات رکھتا ہے کہ اپنی کتاب " انوارِ خلافت " میں اس قسم کی شدید اشتعال انگیز تحریر درج کرنے سے نہیں چوکتا۔

" ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور اُن کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، کیونکہ ہمارے نزدیک وُہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔ یہ دین کا معاملہ ہے، اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں"۔ [4]

(بحوالہ الاعتصام، ۲۴ مئی ۱۹۶۸ء)

پچھلے شمارہ میں ہم نے اپنی گزارشات پیش کرتے ہوئے یہ مطالبہ کیا تھا کہ دُنیا کی سب سے بڑی اسلامی ریاست پاکستان میں مسلمانوں کو مکمل مذہبی تحفظ حاصل ہونا چاہیے تاکہ کوئی دریدہ دہن اسلامی شعائر، دینی مصطلحات اور مسلم اکابر

---

[1] کلمۃ الفصل مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ص ۱۴۷ نمبر ۳، جلد ۱۴، مصنفہ مرزا بشیر احمد)

[2] اخبار پیغام صلح ۱۴ مارچ ۱۹۱۶ء، نظم ظہور الدین اکمل قادیانی

[3] ریویو آف ریلیجنز، مئی ۱۹۲۹ء

[4] " انوارِ خلافت" ص ۹۰۔

Marfat.com

پہ زبان طعن دراز نہ کر سکے اور قلم گستاخ حرکت میں نہ لا سکے اور ایسے تمام لٹریچر کو ضبط کیا جائے جس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہوں، کیونکہ اگر پاکستان ایسے قومی و ملی وطن میں مسلمانوں کی نگہداشت نہ کی جا سکے تو دُوسرے ممالک میں دُوسروں سے کیا توقع رکھی جا سکے گی ؟ -

اس سلسلہ میں ہم نے چند ایسی تحریروں کی نشاندہی کی تھی جس سے مسلمانوں کے قلوب و اذہان انتہائی بُرا اثر قبول کرتے ہیں اور ان کے اندر ہیجان اور منافرت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں، آج ہم اس قسم کی چند اور تحریریں پیش کرتے ہیں تاکہ ہمارے ارباب اختیار کو معلوم ہو کہ ایک مخصوص گروہ، جسے انگریزی حکومت نے اپنے مخصوص مقاصد کے لیے جنم دیا تھا، مسلمانوں کے متعلق کس قدر اشتعال انگیز اور منافرت خیز خیالات رکھتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا فرزند مرزا بشیر احمد مسلمانوں کے خلاف اپنے کینہ و عناد کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے ؎

چو دورِ خسروی آغاز کردند، مسلماں را مسلماں باز کردند

"اس الہامی شعر میں اللہ تعالیٰ نے مسئلہ کفر و اسلام کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے، اس میں خدا نے غیر احمدیوں کو مسلمان بھی کہا ہے اور پھر ان کے اسلام کا انکار بھی کیا ہے۔ مسلمان تو اس لیے کہا ہے کہ وُہ مسلمان کے نام سے پکارے جاتے ہیں، اور جب تک یہ لفظ استعمال نہ کیا جاوے لوگوں کو پتہ نہیں چل سکتا کہ کون مراد ہے، مگر ان کے اسلام کا انکار اس لیے کیا گیا ہے کہ وُہ اب خدا کے نزدیک مسلمان نہیں ہیں، بلکہ ضرورت ہے کہ ان کو پھر نئے سرے سے مسلمان کیا جاوے۔"[1]

اور یہی بشیر احمد اسلام اور مسلمانوں سے اپنے بغض باطنی کو یوں اگلتا ہے :

[1] کلمۃ الفصل مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ص ۱۴۳ نمبر ۳، جلد ۱۴۔

Marfat.com

"حضرت مسیح موعود (مرزائے قادیانی) کی اس تحریر سے بہت سی باتیں حل ہو جاتی ہیں، اول یہ کہ حضرت صاحب کو اللہ نے الہام کے ذریعے اطلاع دی کہ "تیرا انکار کرنے والا مسلمان نہیں اور نہ صرف یہ اطلاع دی، بلکہ حکم دیا کہ تو اپنے منکروں کو مسلمان نہ سمجھ، دوسرے یہ کہ حضرت (مرزا) صاحب نے عبدالحکیم خاں کو جماعت سے اس واسطے خارج کیا کہ وہ غیر احمدیوں کو مسلمان کہتا تھا، تیسرے یہ کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے منکروں کو مسلمان کہنے کا عقیدہ ایک خبیث عقیدہ ہے، چوتھے یہ کہ جو ایسا عقیدہ رکھے اس کے لیے رحمت الٰہی کا دروازہ بند ہے . . . چھٹے یہ کہ جو مسیح موعود کے منکروں کو راستباز قرار دیتا ہے، اس کا دل شیطان کے پنجے میں گرفتار ہے[1] "

ایک اور مرزائی مسلمانوں کے متعلق یوں گہر بار ہے :

"خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو فرمایا، کہ جس کو میرا محبوب بننا منظور اور مقصود ہو، اس کو تیری اتباع کرنی اور تجھ پر ایمان لانا لازمی شرط ہے، ورنہ وہ میرا محبوب نہیں بن سکتا۔ اگر تیرے منکر تیرے اس فرمان کو قبول نہ کریں، بلکہ شرارت اور تکذیب پر کمربستہ ہوں تو ہم سزا دہی کی طرف متوجہ ہوں گے، ان کافروں کے واسطے ہمارے پاس جہنم موجود ہے جو قید خانہ کا کام دے گا۔ یہاں صرف حضرت احمد (قادیانی) . . . . کے منکر اور اطاعت و بیعت میں نہ آنے والے گروہ کو کافر قرار دیا ہے، اور جہنم ان کے لیے بطور قید خانہ قرار دیا ہے"[2]

اور مرزائیوں کا دوسرا خلیفہ مرزا محمود احمد مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارہ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہتا ہے :

---

[1] کلمۃ الفصل مندرجہ ریویو آف ریلیجنز ص ۱۲۵ نمبر ۳، جلد ۱۴۔

[2] النبوۃ فی الالہام ص ۴۰، مولفہ قاضی محمد یوسف قادیانی۔

Marfat.com

"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے سختی سے تاکید فرمائی ہے، کہ کسی (احمدی) کو غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ باہر سے لوگ اس کے متعلق بار بار پوچھتے ہیں، میں کہتا ہوں، تم جتنی دفعہ بھی پوچھو گے، اتنی دفعہ ہی میں یہی جواب دوں گا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں، جائز نہیں" [1]

اور ایک جگہ پھر اس سے بھی زیادہ صراحت کے ساتھ کہتا ہے:

"ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔ یہ دین کا معاملہ ہے، اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔" [2]

اور پھر یہی محمود احمد اس حد تک دشنام طرازی پر اتر آیا ہے کہ:

"کسی احمدی (مرزائی) نے احمدیت (مرزائیت) کی حالت میں غیر احمدی سے احمدی لڑکی کا نکاح نہیں کیا، اس سے مراد وہی ہے جو حدیث میں آیا ہے:

"لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مؤمن۔ | نہیں زنا کرتا کوئی زانی درانحالیکہ وہ مومن ہو"

بعض احکام ایسے ہوتے ہیں کہ جن کو کرتے وقت انسان ایمان سے نکل جاتا ہے اور اسی طرح یہ ممکن نہیں کہ کوئی شخص احمدیت کو تسلیم کرتا ہو اور پھر غیر احمدی کو اپنی لڑکی دے دے۔" [3]

اور خود مرزا غلام احمد قادیانی کی مسلم دشمنی اور عداوت کا یہ عالم ہے کہ وہ کہتا ہے:

"یہ جو ہم نے دوسرے مدعیانِ اسلام سے قطع تعلق کیا ہے، اول تو یہ خدا کے حکم سے تھا نہ اپنی طرف سے اور دوسرے وہ لوگ ریا پرستی اور طرح طرح کی

---

[1] انوارِ خلافت ص ۸۹۔

[2] انوارِ خلافت ص ۹۰۔

[3] الفضل مورخہ ۲۶، ۲۹ جون ۱۹۲۲ء۔

Marfat.com

خرابیوں میں حد سے بڑھ گئے ہیں، اور ان لوگوں کو ان کی ایسی حالت کے ساتھ اپنی جماعت کے ساتھ ملانا یا ان سے تعلق رکھنا ایسا ہی ہے، جیسا کہ عمدہ اور تازہ دودھ میں بگڑا ہوا دودھ ڈال دیں جو سڑ گیا ہے اور اس میں کیڑے پڑ گئے ہیں اس وجہ سے ہماری جماعت کسی طرح ان سے تعلق نہیں رکھ سکتی اور نہ ہمیں ایسے تعلق کی حاجت ہے"۔ [1]

اور پھر یہی مرزائے قادیانی انتہائی جسارت سے کام لے کر اپنے آپ کو سرورِ عالم، محمد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل و اعلیٰ کہنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا:

"ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے پانچ ہزار میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا، اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقیات کی انتہا نہ تھا بلکہ کمالات کے معراج کے لیے پہلا قدم تھا۔ پھر روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت پوری تجلی فرمائی"۔ [2]

دیکھیے کس قدر گستاخی اور بے باکی سے ایک ادنیٰ ترین شخص اپنے آپ کو اعلیٰ الخلائق سے افضل و برتر کہنے میں کوئی شرم و حیا محسوس نہیں کرتا اور ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے دل اس سے جس قدر بھی زخمی ہوں کم ہے، اس لیے ہم اپنی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس گروہِ مسلم دشمن کو ہدایت کرے کہ وہ آئندہ اس قسم کی کتابوں اور تحریروں کی نشر و اشاعت سے باز رہے اور پہلے چھپی ہوئی تمام تحریروں کو تلف کرے جن سے آقائے مدنی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؐ کے صحابہ کرام علیہم رضوان اللہ کے خلاف یا مسلمانوں کے مقدسات اور عقائد پر زد پڑتی ہو اور ان کے جذبات مجروح ہوتے ہوں۔ کیونکہ ایسا کرنا ملکی اور قومی مفادات میں شامل ہے۔

بحوالہ "الاعتصام" ۳۱ مئی ۱۹۶۸ء

---

[1] خطبہ الہامیہ ص ۱۷، مصنفہ غلام احمد قادیانی [2] تشحیذ الاذہان جلد ۶ نمبر ۸ ص ۳۱۱۔

Marfat.com

فتنہ پرور

ہم متعدد بار ان کالموں میں اس بات کا ذکر کر چکے ہیں، کہ اس اسلامی ملک پاکستان میں کسی فرقہ کو اس بات کی اجازت نہیں دینی چاہیے کہ وُہ مسلمانوں کی دل آزاری کرے۔ ان کے معتقدات اور مقدسات پر حملہ کرے، ان کے اکابر کی عزتوں سے کھیلے اور اُن کے بزرگوں پر کیچڑ اچھالے، کیونکہ جس وقت کسی بھی فرقہ اور مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ مسلمانوں کے کسی عقیدے یا مسلمانوں کی کسی بزرگ شخصیت پر زبان درازی کرتے ہیں تو وُہ براہِ راست اسلام اور شریعت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر حملہ آور ہوتے ہیں اور ایک مسلمان ملک میں اسلام پر نقد و جرح اور مسلمانوں کی تنقیص و توہین کرنے والوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہونی چاہیے۔ اس موضوع پر ائمہ کرام نے کتب فقہ میں مستقل ابواب لکھے ہیں۔ اور کئی ایک نے اس مسئلہ پر مبسوط اور مفصل کتابیں اور رسائل ترتیب دیے ہیں، کیونکہ وُہ شخص جس سے ایک مسلم اور اسلامی ریاست میں رہتے ہوئے مسلمانوں کی آبرو اور اسلام کی عزت محفوظ نہیں۔ اس سے یہ توقع کیسے رکھی جا سکتی ہے کہ وُہ مسلمانوں کی ریاست اور ان کے قائم کردہ ملک و وطن کا وفادار اور فرمانبردار اور اس کی سالمیت اور بقاء کا طلب گار اور خواہش مند ہو گا، کیونکہ اس کی ساری ہمدردیاں اور خیر خواہیاں اس کے ساتھ وابستہ ہوں گی جو اس کے مفادات و مطالبات کو پورا کرتا ہے اور اس کی مقصد براری میں اس کا ہاتھ بٹاتا ہے خواہ وُہ ملک و وطن کا بدخواہ ہو اور خواہ وُہ اہلِ وطن کا دشمن۔ ایسے لوگ صرف اپنے اہداف اور اپنی اغراض کے غلام ہوتے ہیں اور ان اغراض

Marfat.com

اہداف کے حصول کی خاطر وُہ ادنیٰ سے ادنیٰ کام کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے۔ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستیٔ گرامی اور ذاتِ مطہرہ کے متعلق یاوہ گوئی سے باز نہیں رہتا، اس سے یہ توقع ہی فضول ہے کہ وُہ آپؐ کے نامِ اطہر پر قائم ہونے والے وطن کے بارہ میں اچھے جذبات رکھے گا اور ایسی فضاء پیدا کرنے سے گریز کرے گا جس سے ملک کے امن و امان کے تہ و بالا ہو جانے کا خدشہ پیدا ہوتا ہو اور لوگوں کے جذبات مجرُوح ہوتے ہوں، بلکہ ایسے لوگوں کی تو خواہش ہی یہی ہوتی ہے، کہ ملک کی فضا (خاکش بدہن) ہمیشہ مکدر رہے، تاکہ حکومت کو ملک کی سلامتی اور ترقی کی طرف توجہ کرنے کا موقع ہی نہ ملے اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ مسلمانوں کی قومی و ملی حکومت کو خود مسلمانوں سے بھڑایا جائے اور اس طرح عوام کو حکومت سے متنفر کر کے ملک میں افراتفری پیدا کی جائے جس سے اسلامی قوتیں اور طاقتیں کمزور ہوں اور خود انھیں پنپنے اور پھیلنے پھولنے کے مواقع مل جائیں، اور اس کی صورت یوں ہو کہ پہلے مسلمانوں کے کسی مسلمہ عقیدے یا کسی محترم ہستی پر چھینٹے دیے جائیں اور جب مسلمان اس پر برافروختہ ہوں تو قانون اور امن کے نام پر حکومت کو انگیخت کی جائے، چنانچہ آئے دن ایسے لوگوں کے اخبارات اور رسائل ایسی ہی تحریریں شائع کرتے اور ان کے ''بڑے'' اپنی تقریروں اور جلسوں میں اس کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں۔

اسی طرح کی ایک تحریر حال ہی میں ایک مرزائی پرچہ میں شائع ہوئی ہے جس میں مسلمانوں کے ایک انتہائی محترم و معظم اور صفِ اول کے نامور عالم کے خلاف دیدہ دہنی نہیں بلکہ دشنام طرازی کی گئی ہے اس میں ایک مرزائی نورالدین بھیروی اور ضیغمِ ملت مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ کا موازنہ کیا

Marfat.com

گیا ہے کہ :

"ایک (یعنی نورالدین) نے تو اپنے "نورِ ایمان" سے مرزا تے قادیانی کو مان لیا اور دُوسرے (مولانا محمد حسین بٹالویؒ) نے اپنی "بے بصیرتی" سے تسلیم نہ کیا اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ "اللہ تعالیٰ نے اسے ایسا ذلیل کیا کہ نام و نشان ہی مٹ گیا، اور اپنی زندگی میں وُہ رسوا اور نامراد رہا"! سلہ

اب ظاہر ہے کہ کسی بھی مسلمان کا اس تحریر کو پڑھ کر جوش و غصہ میں آنا ایک قدرتی امر ہے اور اسے حق حاصل ہے کہ وُہ ایسے بدباطن کا اچھی طرح نوٹس لے۔ جو ایک معزز اور قابلِ صد احترام مرحوم مسلمان عالمِ دین کو صرف اس لیے گالی دیتا ہے کہ اس نے جنابِ رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلینی کے خلاف بغاوت کرنے سے انکار کر دیا تھا اگر نبی عربی فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری و اطاعت اور آپؐ کے دامنِ اقدس سے وابستگی کا نام (عیاذاً باللہ) ذلت و رسوائی ہے تو متنبی ہندی کی رفاقت و اطاعت بھی باعثِ عزت اور قابلِ پذیرائی نہیں ہو سکتی۔

ہمارے نزدیک غلام احمد قادیانی کے یہ مرید اور نورالدین مرزائی کے یہ حمائتی ان دونوں کے دوست نہیں، بلکہ دُشمن ہیں جو ہمیں اس بات پر مجبور کرتے ہیں، کہ ہم ان کی ذلتوں اور رسوائیوں کا راز طشت از بام کریں لیکن اس سے پہلے کہ ہم بتلائیں کہ کون ذلیل و رسوا ہو کے مرا ہے، مولانا محمد حسین بٹالوی علیہ الرحمۃ یا نورالدین مرزائی اور مرزا غلام احمد قادیانی ؟ ہم اپنی حکومت اور پریس برانچ سے یہ پوچھنے کی جرأت ضرور کریں گے کہ وُہ ایسے بے لگاموں کو کیوں لگام نہیں دیتے جو ملک میں فتنہ و فساد کے بیج بو کر ملک کی سالمیت کو نقصان پہنچاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس فتنہ و فساد کے نتیجہ میں ان کے گھروندے سلامت و محفوظ رہیں

سلہ مرزائی پرچہ "پیغامِ صلح" ۲۹ مئی ۱۹۶۸ء۔

Marfat.com

گے، کیا انہیں معلوم نہیں کہ یہ اسی وقت تک محفوظ ہیں، جب تک کہ ملک محفوظ ہے، اگر خدانخواستہ ملک پر کوئی آنچ آگئی تو یہ بھی ان کے اثر سے مامون نہیں رہ سکیں گے۔

ہم اپنی حکومت سے دوبارہ اپیل کریں گے کہ وہ ملک کے ان بدخواہوں پر کڑی نگرانی رکھے اور ان کی تمام ایسی تحریرات پر قدغن لگاتے جن سے اسلام کے نام پر وجود میں آتے ہوتے اس دیس میں مسلمانوں اور اسلام کے خلاف جارحیت کا ارتکاب کیا گیا ہو اور جن سے ملک کے امن وامان کو خطرہ لاحق ہوتا ہو کیونکہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ان لوگوں کا اصل اقدام کسی مخصوص مسلمان جماعت کے خلاف نہیں بلکہ تمام مسلمانوں، راعی اور رعایا، حکومت اور عوام کے خلاف ہے، اس دفعہ اسی پر اکتفاء کرتے ہوئے ہم آئندہ اس مضمون کا علمی تجزیہ کرتے ہوئے بدلائل یہ ثابت کریں گے کہ رسوائی اور ذلت کی موت کون مرا۔ مرزا غلام احمد، نورالدین یا مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ؟ انشاء اللہ!

(بحوالہ الاعتصام، ۷ ر جون ۱۹۶۸ء)

Marfat.com

ذلیل و رسوا ــــ کون ؟

ہم نے پچھلے شمارہ میں ایک مرزائی پرچہ کی ایک دلفگار اور منافرت انگیز عبارت کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنی حکومت سے یہ اپیل کی تھی کہ وُہ ایسے لوگوں کا سختی سے محاسبہ کرے جو ایک اسلامی ریاست میں بستے ہوتے مسلمانوں کی عزت و آبرو پر حملہ آور ہوتے ہیں اور ان کے اکابر، علماء، صلحاء اور مقدسات و شعائر کی گستاخی، بے ادبی اور بے حرمتی کرتے ہیں اور صرف اس جرم کی پاداش میں کہ انھوں نے محمد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہُوئے دین اور شریعت سے بغاوت کا ارتکاب کیوں نہیں کیا اور ان چیزوں کو اس قدر مطہر و مقدس کیوں خیال کرتے ہیں جن سے رسولِ عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعلق، محبت اور وابستگی رہی ہے۔ اس سلسلہ میں ہم نے اس قماش کے لوگوں کی ایک نئی اور تازہ جارحیت کی نشاندہی کرتے ہوئے جو انھوں نے مسلمانوں کی ایک انتہائی معزز اور محترم اور گرامی قدر شخصیت مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارہ میں کی تھی، اس بات کا وعدہ کیا تھا کہ اس شمارہ میں ہم اس کا علمی تجزیہ کریں گے اور بدلائل یہ ثابت کریں گے کہ مرزائی الزام کا اصل مصداق کون ہے؛ حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ یا مرزا غلام احمد قادیانی، اور نور الدین بھیردی ؟

یاد رہے کہ مرزائی پرچے "پیغام صلح" نے اپنے شمارہ نمبر ۲۰، ۲۱، جلد ۵۶۔ مورخہ ۲۹۔ مئی ۱۹۶۹ء میں حکیم نور الدین بھیردی اور حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ کا موازنہ کرتے ہُوئے لکھا، کہ چونکہ مولانا بٹالوی نے

Marfat.com

مرزا قادیانی کے دعوائے مسیحیت کو قبول نہ کیا اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسے ایسا ذلیل کیا کہ نام ونشان ہی مٹ گیا اور اپنی زندگی میں وُہ رسوا اور نامراد رہا۔"

یہ عبارت اپنے اندر جس قدر گھٹیا پن اور پستی لیے ہوتے ہے، اس سے قطع نظر ہم اس وقت صرف یہ ثابت کریں گے کہ ذلت و رسوائی کی موت کون مرا؟ نورالدین جس نے مرزا کے دعوائے مسیحیت کو قبول کر لیا، یا کہ مرزا جس نے مسیحیت کا دعوٰے کیا؟

اسی اخبار "پیغامِ صلح" کے نامہ نگار نے ایک اشتہار شائع کیا، جس کا نام رکھا "گنجینۂ صداقت" اور اس اشتہار کو نقل کیا، مشہور مرزائی پرچے "الفضل" نے اس میں نورالدین کی ذلت و رسوائی کی موت کو اس کے "نورِ بصیرت" کے باوصف ان الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے:

"کہاں مولوی نورالدین صاحب کا حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نبی اللہ اور رسول اللہ اور اسمہ احمد کا مصداق یقین کرنا، اور کہاں وُہ حالت کہ وصیت کے وقت مسیح موعود کی رسالت کا اشارہ تک نہ کرنا...... استقامت میں فرق آنا اور پھر بطورِ سزا کے گھوڑے سے گر کر بُری طرح زخمی ہونا اور آئندہ جہاد میں بھی کچھ سزا اٹھانا اور اس کے بعد اس کے فرزند عبدالحی کا عنوانِ شباب میں مرنا اور اس کی بیوی کا تباہ کن طریق پر کسی اور جگہ نکاح کر لینا، یہ باتیں کچھ کم عبرت انگیز نہیں۔" [۱]

کیا کہتا ہے "پیغامِ صلح" کا موجودہ مضمون نویس کہ یہ سچا ہے یا "پیغامِ صلح" کا وُہ نامہ نگار جس نے "گنجینۂ صداقت" شائع کیا تھا اور جس کی عبارت کو "الفضل"

---

[۱] منقول از اخبار "الفضل" قادیان شمارہ نمبر ۱۹، جلد نمبر ۹ مورخہ ۲۲ر فروری ۱۹۲۲ء

نے نقل کیا ہے؟ اور اسی "پیغام صلح" نے مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۱۷ء کو یہ خبر شائع کی تھی جو پس منظر کا پورا پتہ دیتی ہے کہ:

"فروری کا مہینہ وُہ مہینہ ہے جب حضرت مولانا نورالدین صاحب ... بستر علالت پر تھے اور آپ کی حالت دن بدن تشویشناک تھی"[1]

اور پھر انہی مرزائیوں کی جانب سے مرزا بشیرالدین پر کیا کیا الزام لگائے گئے کہ اس نے نورالدین کی اولاد کا خاتمہ کیا، اس کی بیٹی اور اپنی بیوی امۃ الحی کو قتل کروا دیا نورالدین کے بیٹے عبدالحی کو زہر دلوا کر مروا دیا، اور پھر یہ توکل کی بات ہے اسی نورالدین جس نے مرزائیت کی خاطر اپنا سب کچھ، دین، ایمان، مذہب، ضمیر اور روپیہ ہر چیز لٹا دیا تھا، اور جس نے بقول "پیغام صلح" اپنے "نور بصیرت" سے مرزا قادیانی کے دعوائے مسیحیت کو مان لیا تھا، اس کے دوسرے بیٹے عبدالمنان سے خلیفہ قادیان نے جو کچھ کیا تھا، وُہ کسی سے پوشیدہ نہ ہوگا۔ کہ اسے منافق قرار دیا، اس کا سوشل بائیکاٹ کرا دیا اور ربوہ میں اس کا داخلہ ممنوع قرار پایا اور اسے اس جماعت تک سے نکال باہر پھینک دیا جس کی خاطر اُس کے باپ نے ہزار ذلت و رسوائی مول لی تھی اور اس طرح نورالدین کی عبرت انگیز اور ذلت آمیز موت پر ہی اکتفا نہ کیا، بلکہ اس کی رسوائی میں اس کی موت کے بعد اور اضافے کیے گئے اور اس کا نام و نشان تک مٹا دیا گیا۔

ان سب باتوں کے ہوتے ہُوئے پھر کسی دُوسرے پر حملہ آور ہونا اپنے گھر سے بے خبری کی دلیل نہیں تو اور کیا ہے؟ یا شاید "پیغام صلح"، کے مضمون نویس کو نورالدین کی زندگی کے احوال یاد رہ گئے ہوں، جنھیں وُہ حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی علیہ الرحمۃ کے حالات سمجھتا رہا ہو، وگرنہ ذلت و رسوائی کی موت نورالدین

---

[1] پیغام صلح ۲۳ مئی ۱۹۱۷ء۔

Marfat.com

کے مقدر ہوئی نہ کہ مولانا بٹالوی کے، اور پھر موت کے بعد بھی تباہیاں اور نامرادیاں نورالدین کو نصیب ہوئیں کہ مرزائیوں کے بقول وہ پیچھے بھی انھوں نے مروائے، جن کی خاطر اس نے اپنا سب کچھ حتیٰ کہ عزت کی موت کو بھی تج دیا تھا اور یہ رسوائیاں صرف اسی کا مقدر نہیں بنیں بلکہ اس کا مقدر بھی جس کی خاطر اس نے اپنا ایمان اور مذہب تک قربان کر دیا تھا کہ خدائے جبار وقہار نے اس پر اس دنیا میں ہی انواع واقسام کی بیماریاں اور عذاب نازل کیے اور موت سے پہلے ہی رسوائیاں اور ذلتیں اس پر مسلط کر دی گئیں :

"دایاں ہاتھ ٹوٹ دیا اور آخر عمر تک شل رہا، کہ اس ہاتھ سے پانی تک اٹھا کر نہ پیا جا سکتا۔" [1]

"دانت خراب اور ان میں کیڑا لگا ہوا۔" [2]

"آنکھیں اس قدر خراب کہ کھولنے میں تکلیف ہو۔" [3]

"حافظہ اس قدر خراب کہ بیان نہیں ہو سکتا۔" [4]

"دوران سر اور برد اطراف کی اس قدر تکلیف کہ موت سے تین برس پہلے تک اور اس سے پہلے بھی متعدد سال رمضان کے روزے نہ رکھے۔" [5]

"اور کبھی دورے اس قدر سخت پڑتے کہ ٹانگوں کو باندھ دیا جاتا۔" [6]

---

[1] "سیرۃ المہدی" حصہ اول، مصنفہ مرزا بشیر احمد فرزند مرزا قادیان۔

[2] "سیرۃ المہدی" حصہ دوم، ص ۱۳۵۔

[3] "سیرۃ المہدی" حصہ دوم ص ۷۷۔

[4] "مکتوبات احمدیہ" ج ۵، ص ۲۱۔

[5] "سیرۃ المہدی" حصہ اول، ص ۵۱۔

[6] "سیرۃ المہدی" حصہ اول ص ۲۲۔

Marfat.com

"اور کبھی اس قدر غشی پڑ جاتی کہ چیخیں نکل جاتیں"۔ ۵۱

"اور اس کے علاوہ ذیابیطس اور تشنج قلب اور دق کی بیماری اور حالت مردمی کالعدم اور دل دماغ اور جسم نہایت کمزور"۔ ۵۲

"اور پھر ان سب پر مستزاد مالیخولیا اور مراق کا موذی مرض۔ ۵۳ اور ہسٹریا بھی"۔ ۵۴

"اور پھر خدائے منتقم و شدید العقاب نے ردائے نبوت کے سرقہ کے جرم کی پاداش میں اس طرح رسوا اور ذلیل کیا کہ:

"قریب سو دفعہ کے دن رات میں پیشاب آتا ہے اور اس سے ضعف ہو جاتا ہے"۔ ۵۵

"اور اس وجہ سے رات کو مٹی کا برتن پاس ہی رکھ لیا جاتا اور اس میں پیشاب کر کے خود ہی مرزا قادیانی پیشاب کے برتن کو صاف کرتا"۔ ۵۶

اور آخر کار موت نے اس کی تمام ذلتوں اور رسوائیوں پر مہر تصدیق ثبت کر دی، چنانچہ مرزا قادیان کے اپنے الفاظ جو اس نے شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ کو دعوتِ مباہلہ میں لکھے خود اس کی ذلت آمیز اور رسوا کن موت پر زبردست گواہ ہیں، وہ لکھتا ہے کہ:

---

۵۱ "سیرۃ المہدی، حصہ اول" ص ۱۳۔

۵۲ نزول المسیح، ص ۲۰۹، مصنفہ مرزا قادیانی۔

۵۳ سیرۃ المہدی حصہ دوم ص ۵۵۔

۵۴ ریویو قادیان اگست ۱۹۲۶ء۔

۵۵ ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۲۰۱۔

۵۶ "الفضل" مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۴۰ء۔

Marfat.com

"اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں، جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی عمر بہت نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ناکام ہلاک ہو جاتا ہے" ؎ ۱

اور وہی ہوا، کہ اس کے صرف ایک سال اور ایک ماہ بعد مرزا قادیانی ذلت و حسرت کے ساتھ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ ؒ ایسے دشمنوں کی زندگی میں اس بری مرض میں مبتلا رہ کر مر گئے جسے ہیضہ کہتے ہیں اور اس رسوائی کا نقشہ بھی خود اس کے بیٹے نے کھینچا ہے جو اسے مرض موت میں لاحق ہوئی، وہ اپنی والدہ کے حوالے سے لکھتا ہے :

"پہلے ایک پاخانہ آیا اور اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانے نہ جا سکتے تھے، اس لیے چارپائی کے پاس ہی بیٹھ کر فارغ ہوتے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی، مگر ضعف بہت ہو گیا تھا، اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک اور قے آئی۔ جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ پشت کے بل چارپائی پر گر گئے، اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی" ؎ ۲

اور پھر اسی پیغام صلح میں شائع ہوا کہ :

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی موت کے وقت ان کے

؎ ۱ تبلیغ رسالت، ج ۱۰، ص ۱۲۰۔

؎ ۲ سیرۃ المہدی ص ۱۰۹۔

Marfat.com

منہ سے پاخانہ نکل رہا تھا" [1]

اب بتلائیے کہ رسوائی اور ذلت کی موت کون مرا؟ مرزائی نورالدین بھیروی مرزا غلام احمد قادیانی یا حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی علیہ الرحمۃ ؟

اس لیے ہم نے کہا تھا کہ جو لوگ مرزا قادیانی کے مخالفین پر اس قسم کے گھٹیا، بے بنیاد اور جھوٹے الزام تراش کر اپنے حواریوں کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ مرزا غلام احمد اور اس کے ساتھیوں کے دوست نہیں بلکہ دشمن ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کی ذلتوں اور رسوائیوں کو ان لوگوں کے سامنے بے نقاب کیا جائے جو پہلے اس سے بے خبر ہیں۔

ہمیں امید ہے کہ ہماری یہ مختصر سی تحریر جو ہنوز تشنہ ہے، ان لوگوں کے لیے فکر و عبرت کے کافی سامان مہیا کر دے گی۔

(بحوالہ الاعتصام، ۱۴؍ جون ۱۹۶۸ء)

---

[1] "پیغام صلح" ۴؍ مارچ ۱۹۳۹ء

Marfat.com

مرزا غلام احمد کا دعوائے

مرزائیوں کی لاہوری پارٹی کے امیر صدرالدین صاحب کا ایک بیان مرزائی ترجمان "پیغام صلح" مورخہ ۱۲۔جون ۱۹۶۸ء میں شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے اپنے اور اپنی جماعت کے عقائد بیان کیے ہیں کہ:

"احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام لاہور اس بات پر محکم یقین رکھتی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور جو شخص حضور کو خاتم النبیین یقین نہیں کرتا اس کو بے دین سمجھتی ہے اور اس کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیتی ہے، اور جو شخص حضور کے بعد دعوائے نبوت کرے اس کو لعنتی گردانتی ہے۔"

اور آگے چل کر کہتے ہیں:

"احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام لاہور یہ اعتقاد رکھتی ہے .... مرزا غلام احمد رئیس قادیان موجودہ دور کے مجدّد ہیں۔"[1]

اس بات سے قطع نظر کہ لاہوری مرزائیوں کے اصل عقائد کیا ہیں اور جناب صدرالدین صاحب کے اس بیان میں کس قدر واقعیت اور حقیقت ہے؟ ہم صرف اس وقت یہ پوچھنے کی جسارت کریں گے کہ اگر واقعی لاہوری مرزائیوں کے یہی عقائد ہیں جن کا اظہار اس لمبے چوڑے بیان میں کیا گیا ہے تو پھر اُن کی مرزا غلام احمد سے نسبت کیا معنی رکھتی ہے؟ جب کہ ان کے مذکورہ قول کے

---

[1] مرزائی پرچہ "پیغام صلح"، شمارہ نمبر ۲۲، ۲۳، جلد ۵۶۔ مورخہ ۱۲۔جون ۱۹۶۸ء

Marfat.com

مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوائے نبوت کرنے والا لعنتی ہے اور مرزا قادیانی ببانگ دہل اپنی نبوت کا اعلان کر رہے ہیں، وہ اپنی کتاب "حقیقۃ الوحی" میں لکھتے ہیں :

"اس امت میں نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔" سلہ

ایک اور جگہ اس سے بھی زیادہ وضاحت سے رقمطراز ہیں :

"ہلاک ہو گئے وہ جنھوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا، مبارک ہے وہ جس نے مجھ کو پہچانا، میں خدا کی سب راہوں سے آخری راہ ہوں، اور اُس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے، کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔" سلہ

اور پھر ان سب سے بڑھ کر :

"پس میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیش گوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں۔ کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں اور جب کہ خود خدا نے یہ نام میرے رکھے ہیں، تو میں کیونکر رد کر دوں یا کیونکر اس کے سوا کسی سے ڈروں۔" سلہ

صدر الدین صاحب اور اور ان کی جماعت بغور سنیں کہ مرزا غلام احمد

سلہ "حقیقۃ الوحی" ص ۳۹۱، مصنفہ مرزا غلام احمد۔

سلہ "کشتی نوح" ص ۵۶، مصنفہ مرزا قادیانی۔

سلہ "ایک غلطی کا ازالہ" مصنفہ مرزا قادیانی۔

Marfat.com

کیا کہہ رہے ہیں :

"اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان ظاہر کیے جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔" [۱]

اور اسی کتاب میں آگے چل کر لکھتے ہیں :

"خدا نے ہزار ہا نشانوں میں سے میری وُہ تائید کی ہے کہ بہت ہی کم نبی گزرے ہیں جن کی یہ تائید کی گئی لیکن پھر بھی جن کے دلوں پر مہریں ہیں وُہ خدا کے نشانوں سے کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھاتے۔" [۲]

اور اپنی ایک دوسری کتاب میں اسی مفہوم کو یُوں بیان کرتے ہیں :

"اور خدا نے اس بات کے ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف سے ہوں، اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ وُہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کیے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔" [۳]

کیا ان عبارات سے صدر الدین صاحب اور ان کی جماعت کو معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کا دعوٰے کیا ہے اور وُہ ان کے بیان کے مطابق کیا ٹھہرتے ہیں؟ اور اگر اب بھی انہیں مرزا کے دعوٰے کا علم نہ ہوا ہو تو وُہ اپنے علم میں اضافہ

---

[۱] "تتمہ حقیقۃ الوحی" ص ۶۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

[۲] "تتمہ حقیقۃ الوحی" ص ۱۴۸۔

[۳] "چشمۂ معرفت" ص ۳۱۷، مصنفہ مرزا غلام احمد۔

Marfat.com

کریں جیسے مرزا قادیانی نے خود تحریر کیا ہے:

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوتی ہے، وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہرحال جب تک طاعون دنیا میں رہے گا، گو ستر برس تک رہے، قادیان کو اس خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا، کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لیے نشان ہے۔" ؎۱

اور اسی وجہ سے اپنے آخری ایام میں مرزا غلام احمد نے لاہور کے اخبار عام کو ایک خط لکھا جس میں انھوں نے واشگاف الفاظ میں اس بات کا دعوےٰ کیا کہ وہ نبی ہیں، ان کے اپنے الفاظ ہیں:

"اور ان ہی امور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے، تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں، میں اس پر قائم ہوں۔" ؎۲

اور اپنے اخبار "بدر" میں بھی اس بات کا اظہار کیا کہ:

"میں کوئی نیا نبی نہیں ہوں، پہلے بھی کئی نبی گزرے ہیں جنھیں تم لوگ سچا مانتے ہو۔" ؎۳

؎۱ "دافع البلاء" مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

؎۲ مرزا غلام احمد کا خط، مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء بنام اخبار "عام" لاہور۔ منقول از قادیانی مذہب ۱۸۲۔

؎۳ اعلان مرزا غلام احمد قادیانی، مندرجہ اخبار "بدر" قادیان مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۰۸ء

Marfat.com

ان واضح اور صاف دلائل کے ہوتے ہوئے لاہوری مرزائیوں کے امیر کا یہ کہنا کہ وُہ مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتے اور حضور کے بعد دعوائے نبوّت کرنے والے کو لعنتی سمجھتے ہیں کیا معنی رکھتا ہے؟ اگر وُہ واقعی صدق دل سے خاتم النبیین محمد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا آخری نبی اور آخری رسول سمجھتے ہیں اور آپ کے بعد مدعی نبوت کو کذاب اور اس کے ماننے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں تو پھر ان کی مرزا غلام احمد کے بارے میں کیا رائے ہے؟ جب کہ ہم خود اس کی عبارات سے ثابت کر چکے ہیں کہ وُہ نہ صرف مدعی نبوت ہے، بلکہ اس بات کا بھی دعوٰے رکھتا ہے کہ جس قدر نشانات اس کی نبوت کے اثبات کے لیے ظاہر ہُوتے ہیں اس قدر کسی اور نبی کے لیے ظاہر نہیں ہوتے، بلکہ وُہ تو یہاں تک کہہ گیا ہے کہ :

"خدا تعالٰی نے اس بات کے ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف سے ہوں، اس قدر نشان دکھلاتے ہیں کہ وُہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کیے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔" [۱]

کیا مرزا غلام احمد قادیانی اپنی ان عبارات اور اپنے ان دعاوی کی بنا پر جناب صدرالدین صاحب کے بیان کے مطابق لعنتی قرار نہیں پاتے؟ اور اگر نہیں پاتے تو کیوں؟ جب کہ صدرالدین صاحب اپنے بیان میں بغیر کسی استثنار کے حضور کے بعد دعوائے نبوّت کرنے والے کو لعنتی گردان چکے ہیں؟

اور اگر مرزا قادیانی ملعون ٹھہرتے ہیں تو کیا ایک ملعون شخص مجدد ہو سکتا

---

[۱] "چشمۂ معرفت" ص ۳۱۷، مصنفہ مرزا غلام احمد۔

Marfat.com

ہے؟ یا اسے مجدد مانا جاسکتا ہے؟ امید ہے کہ لاہوری مرزائیوں کے امیر یا ان کے اخبار کے مدیر اخلاقی جرأت کا ثبوت دیتے ہوتے اس بارہ میں اپنی پوزیشن کو صاف کریں گے۔

یہ الگ بات ہے کہ اندرونِ خانہ خود لاہوری مرزائی بھی مرزا غلام احمد کو نبی مانتے اور تسلیم کرتے ہیں اور صرف ربوہ والوں سے لڑائی اور لوگوں کو دھوکہ دینے کی خاطر انہوں نے یہ لبادہ اوڑھ رکھا ہے، وگرنہ خود "پیغامِ صلح" میں مرزا قادیانی کو مسیح موعود اور علیہ السلام کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے، چنانچہ "پیغامِ صلح" کے اسی شمارہ میں ایک نظم چھپی ہے، جس پہ لکھا ہوا ہے، "از حضرت مسیح موعود ... علیہ السلام"

اور مسیح موعود کے بارہ میں خود مرزا غلام احمد کا یہ عقیدہ ہے کہ "مسیح موعود جو آنے والا ہے، اس کی علامت یہ لکھی ہے، کہ وہ نبی اللہ ہو گا"[1]

یخادعون اللہ والذین اٰمنوا وما یخدعون

الا انفسہم وما یشعرون۔

(بحوالہ الاعتصام ۲۸۔ جون ۱۹۶۸ء)

---

[1] "ازالہ اوہام" ص ۷۰، مصنفہ مرزا غلام احمد۔

Marfat.com

مرزا غلام احمد اور لاہوری مرزائی

لاہور کے مرزائی پرچے "پیغام صلح" نے اپنی دو اشاعتوں، مورخہ ۳ر جولائی میں ہمارے اس مقالہ افتتاحی کا جواب دینے کی کوشش کی ہے، جس میں ہم نے لاہوری جماعت کے امیر کا ایک بیان نقل کیا تھا، کہ ان کے نزدیک:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوائے نبوّت کرنے والا لعنتی ہے۔"

اور اسی کے ساتھ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ:

"ہم مرزا غلام احمد کو مجدد مانتے ہیں۔"

ہم نے اس پر عرض کیا تھا کہ ایک طرف تو آپ سیّد الاولین والآخرین، خاتم النبیین والمرسلین، رسول اللہ الصادق الامین کے بعد دعوائے نبوت کرنے والے کو لعنتی گردانتے ہیں، اور پھر اسی کو مجدد مانتے ہیں۔

ایں چہ بوالعجبی است؟

اس سلسلہ میں ہم نے مرزا غلام احمد کی اپنی عبارات پیش کی تھیں جس میں انہوں نے صراحت کے ساتھ نبوّت کا دعوٰے کیا ہے، بلکہ اس دعوٰے پر بتکرار مصر بھی ہیں اور دوسروں کو اس کے قبول کرنے پر زور بھی دیتے ہیں۔

لیکن "پیغام صلح" کے مدیر اور اس کے خطیب خواہ مخواہ لوگوں کو بتلائے فریب رکھنے کے لیے اس بات کی تردید کر رہے ہیں، کہ مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعوٰے نہیں کیا، اور جن عبارات میں دعوائے نبوت کا ذکر ہے، وہاں نبوت سے حقیقی نبوت نہیں، بلکہ مجازی نبوت مراد ہے اور کہیں ہماری پیش کردہ عبارات

Marfat.com

"اس امت میں نبی کا نام پانے کے لیے میں ہی مخصوص کیا گیا اور تمام دوسرے لوگ اس نام کے مستحق نہیں"[1]

کی توجیہ و تاویل میں اس طرح اپنی بوکھلاہٹ کا اظہار کیا کہ :

"اس فقرہ میں بھی نبی کا نام پانے کا ہی ذکر ہے منصب نبوّت پر فائز ہونے کا نہیں۔[2]

پتہ نہیں "پیغام صلح" اس عبارت سے کون سی گتھی کو سلجھانا چاہتا ہے کہ مرزا غلام احمد نے نبی کا نام پایا ہے اور منصب نبوت پر فائز نہیں ہوا۔ نبی نام بھی رکھا گیا اور پوری امت میں سے اس کے لیے مخصوص بھی کیا گیا، لیکن نبوت نہیں ملی ؛ اس تضاد بیانی کے کیا کہنے ؛ خداوند عالم نے خوب فرمایا ہے :

"لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا"

اصل میں لاہوری مرزائی خواہ مخواہ تکلف برتتے ہیں کہ مرزا غلام احمد نبی نہیں تھے اور ان کا ماننا ضروری اور فرض نہیں ہے، اور اس مقصد کے حصول کے لیے دور از کار تاویلیں تلاش کرتے ہیں، حالانکہ معاملہ بالکل واضح اور صاف ہے اور خود یہ بھی اندر سے اس بات کو مانتے ہیں، لیکن صرف اس بات کی وجہ سے کہ ان کے سربراہ اور مؤسس (مولوی محمد علی) کو مرزا البشیر الدین محمود وغیرہ نے بددیانتی اور خیانت کے الزام میں قادیان سے نکال دیا تھا۔ اس کے انتقام میں انہوں نے مرزا البشیر الدین کے باپ مرزا غلام احمد کی نبوّت کا تو لًا انکار کر دیا، یعنی بیٹے کا انتقام باپ سے لیا۔ حالانکہ یہ خود اس حقیقت کے معترف تھے اور ہیں کہ مرزا مدعی نبوت تھے اور مرزائیوں کا سوادِ اعظم انہیں نبی مانتا اور جانتا اور کہتا ہے یعنی گروہِ ثانی جس کی قیادت پہلے قادیان اور اب ربوہ کرتا ہے۔ مرزا غلام احمد کو

---

[1] "حقیقۃ الوحی۔"

[2] "پیغام صلح" مورخہ ۳ جولائی۔

Marfat.com

دل اور زبان دونوں سے نبی جانتا ہے اور کہتا ہے اور گروہِ اول جس کے قائد پہلے مولوی محمد علی اور اب صدرالدین صاحب ہیں۔ مرزا کو دل سے نبی جانتے ہیں لیکن زبان سے انکار کرتے ہیں، گویا گروہِ اول اس بارہ میں نفاق کا شکار ہے اور گروہِ ثانی اس بارہ میں مخلص۔ اور یہ بات ہم بلا تحقیق نہیں بلکہ دلائل و براہین سے کہتے ہیں۔ چنانچہ دیکھیے لاہوری مرزائیوں کے امیرِ اول محمد علی کس طرح مرزا غلام احمد کی نبوت کے اقراری ہیں، وہ لکھتے ہیں :

"ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا تھا وہ خدا کی طرف سے تھا، اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کر دکھایا۔" [۱]

اور دیکھیے کہ اس سے بھی زیادہ واشگاف الفاظ میں کہتے ہیں :

" اس آخری زمانہ کے لیے تجدید دین کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ عظیم الشان ضلالت کے وقت میں جو اخیر زمانہ میں ظہور میں آنے والی ہے، اپنے ایک نبی کو دنیا کی اصلاح کے لیے مامور کرے گا اور اس کا نام مسیح موعود ہو گا، سو ایسا ہی ہوا۔"

اور :

" ہر ایک نبی نے جو خدا کی طرف سے آیا ہے، دو باتوں پر زور دیا ہے، اول یہ کہ لوگ خدا پر ایمان لائیں اور دوسرا یہ کہ اس کی نبوت کو اور اس کو منجانب اللہ ہونے کو تسلیم کریں ..... بعینہٖ اس

---

[۱] "ریویو آف ریلیجنز" جلد ۵، نمبر ۶، ص ۲۱۴۔

Marfat.com

قدیم سنتِ الٰہی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو بھی مبعوث فرمایا۔" [1]

یہ ہے "پیغامِ صلح"، کے موسّس اور لاہوری مرزائیوں کے قائد و امیر محمد علی صاحب کا حقیقی عقیدہ جسے بعد میں انتقاماً اور نفاقاً چھپانا شروع کر دیا اگرچہ خفیۃً اس کو مانتے رہے اور "پیغامِ صلح" بھی اب تک مانتا ہے، جیسا کہ ہم نے اپنے سابقہ مقالہ میں ذکر کیا تھا کہ خود "پیغامِ صلح" میں مرزا غلام احمد کو مسیح موعود علیہ السلام کے لقب و خطاب سے یاد کیا جاتا ہے، اور مرزا غلام احمد نے تصریح بھی کر دی ہے کہ مسیح موعود نبی ہو گا۔ [2]

اور اس سے بھی زیادہ کھل کر لکھتے ہیں:

"اس لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا، اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ اس کو کس نام سے پکارا جاتا؟ (ایڈیٹر "پیغامِ صلح" ذرا آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ مرزا غلام احمد کس طرح ان کے جھوٹ اور تاویلوں کے تار پود بکھیرتے ہیں، جس کے نام پر انھوں نے دھوکے کی چادر بن رکھی ہے، وہ آگے چل کر کہتے ہیں) "تو پھر بتاؤ اس کو کس نام سے پکارا جائے، اگر اس کا نام محدّث رکھا جائے (یاد رہے کہ "پیغامِ صلح" نے نبی کے معنی محدّث لیے ہیں) [3]

تو میں کہتا ہوں کہ محدّث کے معنی کسی لغت کی کتاب

---

[1] "ریویو آف ریلیجنز" جلد نمبر ۱۲ ص ۴۶۵۔
[2] حقیقۃ الوحی ص ۲۹۔ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔
[3] پیغامِ صلح ۱۰۔ جولائی۔

Marfat.com

میں اظہارِ غیب نہیں مگر نبوت کے معنی اظہارِ غیب ہیں[1]"
آپ تبلائیں کہ ہم تبلائیں کیا؟
(بحوالہ "الاعتصام" ۲۶ر جولائی ۱۹۶۸ء)

○

---

[1] "ٹریکٹ ایک غلطی کا ازالہ" مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

Marfat.com

ہم نے گذشتہ شمارہ میں مرزائی پرچے "پیغامِ صلح" کا جواب دیتے ہوئے خود لاہوری مرزائیوں کے ہوسس اول، مولوی محمد علی صاحب، اور مرزا غلام احمد قادیانی کی عبارات پیش کی تھیں کہ اول الذکر، ثانی الذکر کو عرصۂ دراز تک رسول مانتے رہے اور ثانی الذکر نے واشگاف الفاظ میں نبوت کا دعوٰے کیا، اور اس پر آخر تک مصر رہے، اس لیے "پیغامِ صلح" کے مدیر و خطیب کا یہ کہنا کہ مرزا غلام احمد نے دعوائے نبوت نہیں کیا، بلکہ مجددیت، ملہمیت اور مہدویت کا دعوٰے کیا ہے، حقائق سے کوئی تعلق نہیں رکھتا اور اس پر تو مدعی سست اور گواہ چست والی مثال صادق آتی ہے، کہ مدعی تو اپنے جرم کا اعتراف کرتا ہے اور گواہ خواہ مخواہ لوگوں کے سامنے لفظوں کے ہیر پھیر سے مدعی کی برأت کے لیے تکلف و تکلیف میں مبتلا ہوا چاہتا ہے، حالانکہ جیسا کہ ہم نے کسی گذشتہ شمارہ میں لکھا تھا، کہ خود لاہوری مرزائی مرزا غلام احمد کو "مسیح موعود علیہ السلام" لکھتے اور کہتے ہیں اور مسیح کے بارہ میں مرزا قادیانی نے یہ تصریح کر دی ہے کہ:

"مسیح موعود نبی ہوگا اور ایسا ہی خدا تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا۔" [1]

اور:

"آنے والا عیسٰے باوجود امتی ہونے کے نبی بھی کہلائے گا۔" [2]

اور "تتمہ حقیقۃ الوحی" میں آیت "وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا" کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

---

[1] "حقیقۃ الوحی" ص ۲۹۔

[2] "نزول المسیح" ص ۴۸۔

[3] "براہینِ احمدیہ" حصہ پنجم ص ۱۸۲۔

Marfat.com

"آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔" [۱]

اور اس کے تین صفحے بعد رقمطراز ہیں:

"اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے، اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے، اور اسی نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان ظاہر کیے ہیں۔" [۲]

لاہوری مرزائیوں کے خطیب توجہ فرمائیں کہ ان کے اور ان کے مقتدا کے الفاظ و عبارات میں کس قدر تضاد اور تناقض ہے کہ وہ مسیحیت کو ملہمیت اور مجددیت کے معنوں میں لے کر اس سے نبوت کی نفی کرتے ہیں جس کے نام پر یہ کھیل کھیلا جاتا ہے وہ خود یوں کہتے ہیں کہ قرآن حکیم میں "نفخ فی الصور" جو فرمایا گیا ہے:

"اس جگہ صور کے لفظ سے مراد مسیح موعود ہے، کیونکہ خدا کے نبی صور ہوتے ہیں۔" [۳]

"اور اس فیصلہ کے لیے خدا آسمان سے قرنا میں اپنی آواز پھونکے گا! وہ قرنا کیا ہے؟ اس کا نام نبی ہوگا۔" [۴]

اور یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ جتنے حوالہ جات ہم نے نقل کیے ہیں یہ سب کے سب ۱۹۰۱ء کے بعد کے ہیں، جب کہ مرزا غلام احمد لوگوں کو اپنے دامِ تزویر میں پھنسا چکے تھے اور مجددیت و مہدویت کے تدریجی مقامات بڑی چالاکی و چابکدستی سے طے کر کے نبوت پر ہاتھ صاف کرلے کا اعلان کر چکے تھے اور صاف الفاظ میں کہہ چکے تھے:

---

[۱] تتمہ حقیقۃ الوحی" ص ۶۵۔
[۲] ایضاً ص ۶۸۔
[۳] چشمۂ معرفت ص ۷۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔
[۴] ایضاً ص ۳۱۸۔

Marfat.com

"ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔"

ان سب دلائل کے ہوتے ہوئے نہ جانے لاہوری مرزائی کیوں یہ خیال کرتے ہیں کہ وُہ مرزا قادیانی کے بارے میں لوگوں کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور نہ معلوم احمدیہ بلڈنگ کے خطیب کیوں اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ وُہ اپنے خطبوں میں اپنی پارٹی کو اکساتے ہیں کہ:

"ضرورت اس بات کی ہے کہ حضرت صاحب (مرزائے قادیانی) کے صحیح مقام کو وسیع تر بنیادوں اور عظیم تر پروگرام کے تحت لوگوں کو روشناس کرایا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ حضرت صاحب (مرزا) نے جو دعوےٰ کیا ہے وُہ چودھویں صدی کے مامور و مجدد ہونے کا ہی ہے۔" [۱]

حالانکہ اس تکلف کی قطعی ضرورت نہیں، کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوائے نبوّت اپنے اندر کوئی اخفا اور اغماض نہیں رکھتا[۲]، رہ گئی بات مدیر "پیغام صلح" کے اصطلاحات کی، تو حضور! اصطلاح اسے نہیں کہتے جسے آپ گھر بیٹھ کر گھڑ لیں اور اسے نبوّت اور نبی کے معنی سمجھنے کے لیے حجت قرار دیں۔ اگر نبی اور نبوت کی اصلاح معلوم کرنی ہے تو امتِ مسلمہ کی کتابوں کی طرف رجوع کیجیے کہ ان کے نزدیک نبی اور نبوت کی اصطلاح کن معنوں میں مستعمل ہے یا پھر اپنے مقتدا کی بات ہی کو مان لیجئے۔

"میرے نزدیک نبی اس کو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام قطعی اور یقینی اور بکثرت نازل ہو جو غیب پر مشتمل ہو۔ اس لیے خدا نے میرا نام

---

[۱] مرزائی اخبار "بدر" ۵۔ مارچ ۱۹۰۸ء

[۲] "پیغام صلح" ۲۴ جولائی ۱۹۶۰ء

Marfat.com

نبی رکھا ہے" لہ

دیکھیے! خود آپ کے پیشوا نے آپ کی قلعی کھول کر رکھ دی، اصطلاح بھی بیان کر دی اور خود کو اس اصطلاح کے بموجب نبی بھی قرار دے دیا۔ جائیے اور جا کے اپنے امیر صدر الدین صاحب سے کہیے کہ انہوں نے حضور اکرم، سید المرسلین، خاتم النبیین کے بعد دعوائے نبوت کرنے والے کو کیوں لعنتی قرار دیا؟ جب کہ مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں :

"ہمارا دعوائے ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں" ۲ہ

؎ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

ہم پر آپ کی خفگی بالکل ناروا اور نامناسب ہے کیونکہ ہم نے تو آپ کو نہیں کہا، آپ اپنے پرچہ میں اپنے امام و راہنما کو گالیاں دیں، اس کے بیٹوں کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیں اور اس کو ماننے والی اپنے سے نسبتاً بڑی جماعت کو بے دین شمار کریں ...... یہ تو خود آپ کی وساطت سے اور آپ کے امیر کی جانب سے ہُوا ہے۔

چنانچہ یہ ہے آپ کے امیر کا بیان آپ کے پرچہ میں :

"احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور اس بات پر محکم یقین رکھتی ہے کہ جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہیں کرتا اس کو بے دین سمجھتی ہے اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتی ہے اور جو شخص حضورؐ کے بعد دعوائے نبوت کرے، اس کو لعنتی گردانتی ہے" ۳ہ

لہ "تجلیات الٰہیہ" ص ۲۶۔

۲ہ "بدر" ۵ مارچ ۱۹۰۸ء۔

۳ہ "پیغامِ صلح" لاہور، شمارہ نمبر ۲۲، ۲۳، جلد ۵۶۔ مورخہ ۱۲ جون ۱۹۶۸ء۔

Marfat.com

لیے ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے ؎

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا

سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا!

(بحوالہ الاعتصام ۲ر اگست ۱۹۶۸ء)

○

Marfat.com

مرزائی اکابر "الفرقان" کے نام

اس دفعہ کا مرزائی ماہنامہ "الفرقان" ربوہ دیکھا تو اس کی فہرست میں مدیر "الاعتصام" کا نام دیکھ کر کھٹکا کہ صاحب ؎

مجھ تک کب ان کی بزم میں آتا تھا دورِ جام
ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں!

اوراق پلٹے تو دیکھا کہ مدیر "الفرقان" نے اپنے مذہب اور بانیانِ مذہب کی دیرینہ روایات پر عمل کرتے ہوئے دو بھائیوں[1] مدیر "الاعتصام" اور مدیر "المنبر" کے باہمی اختلافِ فکر اور اختلافِ رائے کو اچھال کر اپنی مقصد براری کی کوشش کی ہے۔

ہم نے بانیانِ مذہب لفظ جمع کو قصداً استعمال کیا ہے، کیونکہ ہمارے نزدیک مرزائیت بے چارے اکیلے مرزا غلام احمد ایسے بیمار آدمی کی تنہا کوششوں اور کاوشوں کا نتیجہ نہیں بلکہ ایک پورے غدار، خائن اور مسلم دشمن خانوادے اور ٹولے کی غداری، خیانت اور اسلام دشمنی کا ثمرہ ہے جس کی تخم پاشی آبیاری اور افزائش اسلامیوں سے پٹے ہوتے صلیبی عیسائیوں اور شیوجی کے پجاریوں نے کی ہے۔

اور اس بات کے ثبوت کے لیے مرزا غلام احمد نے اپنے اعترافات

---

[1] بمصداق آیت قرآنی " انما المؤمنون اخوة "

Marfat.com

اور علامہ اقبالؒ کی تردید اور مرزائیت کی تائید میں پنڈت جواہر لال نہرو کے مضامین اور ڈاکٹر شنکر داس کا ۲۲ر اپریل ۱۹۳۲ء کے اخبار "بندے ماترم" میں شائع شدہ مضمون کافی بڑی شہادت ہیں۔

اس سلسلہ میں ہم تفصیل میں جاتے بغیر مرزا غلام احمد کے اپنے دو تین اقرارنامے ضرور نقل کرنا چاہتے ہیں، وہ اپنی ایک درخواست میں جو انگریز لفٹیننٹ گورنر کو ارسال کی گئی تھی، کہتا ہے:

"میں ایسے خاندان میں سے ہوں جس کی نسبت گورنمنٹ نے ایک مدتِ دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ وہ خاندان اول درجہ پر سرکار دولت مدار انگریزی کا خیر خواہ ہے ... میرے والد صاحب اور خاندان ابتداء سے سرکار انگریزی کے بدل و جان ہوا خواہ اور وفادار رہے اور گورنمنٹ عالیہ انگریزی کے معزز افسروں نے مان لیا کہ یہ خاندان کمال درجہ پر خیر خواہ سرکار انگریزی ہے۔"

میرا باپ اور میرا بھائی اور خود میں بھی رُوح کے جوش سے اس بات میں مصروف رہے ہیں کہ اس گورنمنٹ کے فوائد و احسانات کو لوگوں پر ظاہر کریں اور اس کی اطاعت کی فرضیت کو لوگوں کے دلوں پر جما دیں۔" [1]

---

[1] .... درخواست بحضور نواب لفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ منجانب خاکسار غلام احمد از قادیان، مورخہ ۲۴ر فروری ۱۸۹۸ء، مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہفتم، ص ۸ تا ۱۱، مرتبہ میر قاسم علی قادیان

Marfat.com

اور میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے، میرا والد مرزا غلام مرتضےٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا ..... ۱۸۵۷ء میں جب مسلمان انگریز سے اپنی آخری موت وذلیت کی لڑائی لڑ رہے تھے انھوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیے تھے ...) پھر میرے والد کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی، مرزا غلام قادر خدماتِ سرکاری میں مصروف رہا۔" لہ

اور اپنے گرامی مرتبت، خاندان کی خدماتِ جلیلہ برائے سرکار انگریزی گنوانے کے بعد اپنا تذکرہ ان الفاظ میں کرتے ہیں!

"میں بذاتِ خود سترہ برس سے سرکار انگریزی کی ایک مثالی خدمت میں مشغول ہوں کہ درحقیقت وُہ ایک ایسی خیر خواہی گورنمنٹ عالیہ کی مجھ سے ظہور میں آئی ہے کہ میرے بزرگوں سے زیادہ ہے اور وُہ یہ کہ میں نے بیسیوں کتابیں عربی، فارسی اور اُردو میں اس غرض سے تالیف کی ہیں کہ اس گورنمنٹ محسنہ سے ہرگز جہاد درست نہیں بلکہ سچے دل سے اس کی اطاعت کرنا ہر ایک مسلمان پر فرض ہے ... اور جو لوگ میرے ساتھ مریدی کا تعلق رکھتے ہیں وُہ ایک ایسی جماعت تیار ہوتی جاتی ہے کہ جن کے دل اس گورنمنٹ کی سچی خیر خواہی سے لبالب ہیں .... اور میں خیال کرتا ہوں، کہ وُہ تمام اس ملک کے لیے بڑی برکت

لہ "کتاب البریّہ" ص ۳، مصنفہ مرزا غلام احمد۔

Marfat.com

ہیں اور گورنمنٹ کے دلی جاں نثار" سلہ

کیا مدیر "الفرقان" مرزائیت کے بارے میں بھی مدیرہ "الاعتصام" کی اس گواہی کو، جو خود ان کے مقتداء کی اپنی تحریرات سے آراستہ وپیراستہ اور تائید یافتہ ہے، اپنے پرچہ میں درج کرنے کی جرأت کریں گے؟

آئینہ دیکھ اپنا سامنہ لے کے رہ گئے
صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا!

اور اگر مدیرہ "الاعتصام" کی مسلمان ہونے کے ناطے مدیر "المنبر" کے بارہ میں گواہی نقل کی جاسکتی ہے تو خان احمد دین خان قادیانی کی مرزائی بہو کی گواہی مرزائی خلیفہ میاں بشیر الدین محمود کے بارے میں کیوں نقل نہیں کی جاسکتی جس میں اس مظلومہ وبے کس و بے بس نے مرزا محمود پر عصمت دری کا الزام لگایا تھا اور پھر مدیر "الفرقان" کا میاں فخر الدین مرزائی ملتانی کی شہادت کے بارے میں کیا خیال ہے کہ جسے اس نے مرزا بشیر الدین محمود کے بارہ میں مرزائی مہاشہ محمد عمر کے حضور ثبت کروایا تھا کہ مرزا محمود کو تحریک جدید کا ایک فائدہ ضرور ہوا ہے کہ پہلے تو لڑکوں کو تلاش کرنا پڑتا تھا اور اب لڑکے جمع شدہ مل جاتے ہیں"۔ سلہ

سلہ عریضہ بعالی خدمت، گورنمنٹ عالیہ انگریزی منجانب مرزا غلام احمد قادیانی، مندرجہ "تبلیغ رسالت" جلد ۶، ص ۶۵

سلہ اخبار "الفضل" قادیان جلد ۲۵، نمبر ۱۶۵۔ مورخہ ۸ر جولائی ۱۹۳۷ء

Marfat.com

اور اگر گواہی کی بات چل نکلی ہے تو میاں محمود کے بارہ میں عبدالرحمٰن مصری قادیانی، ستری عبدالکریم قادیانی، حکیم عبدالعزیز قادیانی، محمد علی امیر جماعت لاہوری مرزائی پارٹی، عمرالدین شملوی، راحت ملک اور مسماۃ سلمیٰ ابوبکر اور دیگر لاتعداد مرزائی لڑکوں، لڑکیوں اور مردوں عورتوں کی گواہیاں کیوں "الفرقان" کے صفحات کی زیب و زینت نہیں بنائی جاتیں جو آپ کے دوسرے خلیفۂ راشد اور نبیٔ ہندی کے بیٹے کی زندگی کے بہت سے رخوں کی نقاب کشائی کرتے ہیں؟

نہ ہم سمجھے نہ آپ آتے کہیں سے
پسینہ پونچھیے اپنی جبیں سے

اور اگر مدیر "الفرقان" کو گواہیاں شائع کرنے کا بڑا ہی شوق ہو تو انہیں بشیرالدین کے ابا اور اپنے "مسیح موعود" کے بارہ میں بھی مرزائی حلقوں سے کافی گواہیاں مل سکتی ہیں۔ پہلی گواہی خود "مسیح موعود" کی اپنے ہی بارہ میں ہے، وہ اپنے ایک مرید محمد حسین کو لکھتے ہیں:

"مجی اخویم حکیم محمد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

"اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے۔ آپ اشیا خوردنی خود خرید دیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دکان سے خرید دیں مگر ٹانک وائن چاہیئے، اس کا لحاظ رہے، باقی خیریت ہے۔ والسلام

مرزا غلام احمد عفی عنہ

---

[1] خطوط امام بنام غلام ص ۵ مجموعہ مکتوبات مرزا بنام محمد حسین قریشی۔

Marfat.com

اور ٹانک وائن کے متعلق دکان پلومر سے پوچھا گیا کہ کیا ہے؟ تو جواب ملا، ٹانک وائن ایک قسم کی طاقتور اور نشہ دینے والی شراب ہے جو ولایت سے سربند بوتلوں میں آتی ہے اس کی قیمت ۵ روپے ہے۔[1]

اور دوسری گواہی خود مرزا بشیر الدین کی اپنے "ابا مسیح افیونی" کے بارہ میں ہے! افیون دواؤں میں اس کثرت سے استعمال ہوتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ بعض اطبا کے نزدیک وہ نصف طب ہے ... حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تریاقِ الٰہی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا ایک بڑا جزو افیون تھا۔ اور یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اول (نور الدین) کو حضور (مرزا) چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے۔ اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے۔"[2]

اور اب ذرا مرزائیت کے "مبلغِ اعظم" خواجہ کمال الدین کی شہادت بھی قلمبند کر لیجئے:

"پہلے ہم اپنی عورتوں کو یہ کہہ کر انبیاء اور صحابہ والی زندگی اختیار کرنی چاہیے کہ وہ کم اور خشک کھاتے اور خشن پہنتے تھے اور باقی بچا کر اللہ کی راہ میں دیا کرتے تھے، اسی طرح ہم کو بھی کرنا چاہیے غرض ایسے وعظ کر کے کچھ روپیہ بچایا کرتے تھے اور پھر وہ قادیان

---

[1] (۲۱ستمبر ۱۹۳۳ء) منقول از سودائے مرزا صفحہ ۳۹۔

[2] مضمون از مرزا بشیر الدین محمود مندرج اخبار الفضل، جلد ۱۷۔ نمبر ۶ مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء)

Marfat.com

بھیجتے تھے، لیکن جب ہماری بیبیاں خود قادیان گئیں، وہاں پر رہ کر اچھی طرح وہاں کا حال معلوم کیا تو واپس آکر ہمارے سر پر چڑھ گئیں کہ تم جھوٹے ہو، ہم نے تو قادیان میں جا کر خود انبیاء اور صحابہ کی زندگی کو دیکھ لیا ہے، جس قدر آرام کی زندگی اور تعیش وہاں پر عورتوں کو حاصل ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی باہر نہیں، حالانکہ ہمارا روپیہ اپنا کمایا ہوا ہے اور ان کے پاس جو روپیہ جاتا ہے وُہ قومی اغراض کے لیے قومی روپیہ ہوتا ہے۔ [1]

اور لدھیانہ کا ایک مرزائی یوں نوحہ کناں ہے:

"جماعت مقروض ہو کر اور اپنی بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر چندہ میں روپیہ بھیجتی ہے مگر یہاں بیوی صاحبہ (غلام احمد کی بیوی) کے زیورات اور کپڑے بن جاتے ہیں اور ہوتا ہی کیا ہے۔" [2]

اور جناب محمد علی معتمر مرزائیت کی اپنے "مسیح موعود" کے بارہ میں گواہی کیا ہے وُہ بھی قابلِ اشاعت ہے:

"حضرت صاحب (مرزا غلام احمد) نے اپنی وفات سے پہلے جس دن وفات ہوئی، اسی دن بیماری سے کچھ ہی پہلے کہا کہ خواجہ (کمال الدین) صاحب اور مولوی محمد علی صاحب مجھ پر بدظنی کرتے ہیں کہ میں قوم کا روپیہ کھا جاتا ہوں، ان کو ایسا نہ کرنا چاہیے تھا۔ (دا حسرتا) ورنہ انجام اچھا نہ ہو گا (کس کا؟ اپنا؛ واقعی اچھا نہ ہوا)

---

[1] "کشف الاختلاف" ص ۱۳، مصنفہ سرور شاہ قادیانی۔

[2] اخبار "الفضل" قادیان جلد ۶، ص ۳۰۰۔ مورخہ ۳۱ اگست ۱۹۳۸ء۔

چنانچہ آپ نے فرمایا کہ آج خواجہ صاحب مولوی محمد علی کا ایک خط لے کر آئے اور کہا کہ مولوی محمد علی نے لکھا ہے، لنگر کا خرچ تو تھوڑا سا ہوتا ہے، باقی ہزاروں روپیہ جو آتا ہے وُہ کہاں جاتا ہے اور گھر میں آکر آپ نے بہت غصہ ظاہر کیا کہ کیا یہ لوگ ہم کو حرام خور سمجھتے ہیں ان کو روپیہ سے کیا تعلق۔"

اور آخر میں کیا مدیر "الفرقان" ربوہ ایک بہت بڑے مرزائی کی شہادت کو بھی اپنے موقر پرچے میں شائع کرنے کی زحمت گوارا فرمائیں گے، کہ مرزا غلام احمد سردیوں کی ٹھٹھرتی ہوئی تاریک راتوں میں غیر محرم عورتوں سے اپنی ٹانگیں دبوایا کرتے تھے؛ اور اگر ضرورت محسوس کریں تو اس کا نام اور پتہ بھی بتایا جا سکتا ہے ؎

آتی نہ بڑھاپا کی داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بندِ قبا دیکھ

ہم بارہا حکومت کو "الاعتصام" کے ان کالموں میں اس بات سے آگاہ کر چکے ہیں کہ:

"انگریز نے مرزائیت کو برِصغیر پاک و ہند میں وجود ہی اس لیے بخشا تھا کہ یہ اسلامیانِ برصغیر کے اندر انتشار و افتراق کے بیج بوئیں اور یہ آج تک اپنے آقایانِ ولی نعمت کی تربیت اور ہدایت کے مطابق اس فریضۂ شر

لہ (مرزا بشیر کا خط حکیم نورالدین کے نام مندرجہ حقیقت اختلاف ص ۵۰ مصنفہ محمد علی قادیانی امیر جماعت لاہوری مرزائی)

Marfat.com

کو انجام دے رہے ہیں اور اگر اس پر ان کی گرفت کی جاتے تو واویلا اور چیخ و پکار شروع کر کے حکومت سے مدد و معاونت کی التجائیں اور فریادیں شروع کر دیتے ہیں اور اندرون پردہ حکومت کے مختلف شعبوں میں سرگرم عمل مرزائی کارندے مسلمانوں کو گزند پہنچانے اور پہنچوانے کی جد و جہد میں مشغول ہو جاتے ہیں جس سے پاکستان میں بسنے والی عظیم اکثریت مسلمان قوم کے اندر حکومت کے خلاف ناراضگی اور نفرت کے جذبات کا پیدا ہونا ایک قدرتی امر ہوتا ہے اور ہم پورے یقین و وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ صدر ایوب کی حکومت کے سنگھاسن کے ڈوبنے کی ایک بہت بڑی وجہ ان کی مرزائیت نوازی اور ان کے گرد مرزائی افسروں کا جمگھٹا بھی ہے۔ آئندہ بننے والی حکومتیں اور آنے والے حکمران شاید اس سے نصیحت حاصل کر سکیں۔"

ان فی ذالک لعبرۃ لاولی الابصار

(بحوالہ "الاعتصام" ۱۴/۲۱ مارچ ۱۹۶۹ء)

Marfat.com

پاکستان میں مرزائی ریاست

حال ہی میں خبر آئی ہے کہ محکمہ اوقاف ان اداروں کو بھی اپنی تحویل میں لینے کے بارہ میں سوچ رہا ہے جو ہنوز اس کے "سایہ عاطفت" میں نہیں آئے ہمیں اس وقت اس بات سے بحث نہیں کہ محکمہ اوقاف کا یہ اقدام درست ہے یا نہیں، بلکہ ہم اس وقت محکمہ اوقاف کے کارپردازوں سے خصوصاً اور ارباب حکومت پاکستان سے عموماً اس سوال کا جواب چاہتے ہیں کیا وجہ ہے کہ حکومت اور اس کے قائم کردہ محکمہ اوقاف نے بلا رعایت ہر گروہ اور ہر فرقے کے دینی اداروں اور مدارس، مکاتب، مساجد اور اُن کی املاک کو تو اپنی تحویل میں لے لیا اور ان کی آمدنی پر اپنے پہرے بٹھا دیے لیکن ایک مخصوص مذہب کے تمام ادارے اور اس کی تمام املاک اس حکم سے مستثنٰی رہیں، اب جبکہ ان اداروں پر قدغن لگانے کے متعلق سوچا جا رہا ہے، جن کی اپنی کوئی پراپرٹی نہیں اور جن کا تمام بار چند اہل خیر حضرات کے کندھوں پر ہے، تب اس مذہب کے ان بے پناہ سرمایہ دار اداروں کے بارے میں کیوں لب کشائی نہیں کی جاتی؟ ہماری مراد ہندوستانی نبی مرزا غلام احمد آنجہانی کی امت اور ان کی جماعت سے ہے جنھوں نے حکومت پاکستان کے اندر رہتے ہوئے ایک الگ حکومت کی تشکیل کر رکھی ہے۔ پاکستان میں بسنے والے اس بات پر اضطراب کا اظہار کیے بغیر نہیں رہ سکتے کہ ان پر تو ملک کے تمام قوانین و ضوابط لاگو ہوں لیکن چند ایسے لوگوں کو ان قوانین و ضوابط سے مستثنٰی قرار دیا جائے جنھوں نے اپنی عقیدتوں کا مرکز محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے غلام ہندی کو بنا

Marfat.com

رکھا ہے اور جن کے ہاں خانۂ دل میں پاکستان میں بستے ہوئے بھی ہندوستان کی ایک بستی رچی اور بسی ہوئی ہے، اگر اوقاف بورڈ، اہل حدیث، بریلوی، دیوبندی، شیعہ اور دیگر مسلمان فرقوں کے دینی اور صاحب املاک اداروں پر اپنے پہرے بٹھا سکتا ہے تو مرزائی صاحب جائداد اداروں پر کیوں پہرے نہیں بٹھاتے جاتے کہ جن کی سالانہ آمدنی ایک کروڑ روپے سے زیادہ ہے اور جنھوں نے چناب کے کنارے آباد بستی میں باقاعدہ حکومتی طرز پر سیکرٹریٹ تک بنا رکھا ہے اور جس بستی میں مرزائی آقاؤں کی مرضی کے بغیر کوئی شخص کوٹھڑی تک کی تعمیر نہیں کر سکتا اور جہاں کے باسی بڑے فخر و مباہات سے کہتے ہیں کہ ہماری بستی میں بعض سرکاری دفاتر موجود تو ہیں لیکن ان دفاتر کے سربراہ ہماری امت کے ہی لوگ ہیں جن کی وجہ سے ان سرکاری دفاتر کی حیثیت عملاً مرزائی اداروں کی ہو کر رہ گئی ہے اور صرف اسی پر بس نہیں بلکہ آئے دن مرزائی اخبارات میں اس نوعیت کے اشتہارات آتے رہتے ہیں کہ ملک کے فلاں شعبہ میں اس قدر اسامیاں خالی ہیں اور فلاں میں اس قدر۔ اس لیے فوری طور پر اپنی درخواستیں ربوہ میں فلاں کے نام ارسال کر دی جائیں۔ اس قسم کے اشتہارات کو پڑھ کر ایک عام آدمی فوری طور پر یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ ربوہ کو درخواستیں لینے کے اختیارات کس نے تفویض کر رکھے ہیں؟ حکومت نے؟ یا ان مرزائی آفیسروں نے جو مختلف شعبوں کے سربراہ ہیں؟ اور پھر آیا ان آفیسروں کو یا ان کے گماشتوں کو قانونِ پاکستان کی رو سے یہ حق حاصل ہے کہ وہ ملازمت کی درخواستیں ایک مخصوص غیر مسلم مذہب کے توسط سے طلب کرے، دگرنہ کیا یہ امورِ حکومت میں مداخلت تو نہیں؟ پاکستان میں بسنے والی مسلمان اکثریت کہ جس نے اور جس کے لیے اس ملک کو حاصل کیا گیا تھا، اس بات پر بھی بے چینی کا اظہار کیے بغیر نہیں رہ سکتی کہ انگریزوں کی پروردہ، وظیفہ خوار اور جاسوس جماعت

Marfat.com

کو، جو مسلمانوں کو تحریکِ آزادی (کہ جس کے نتیجہ میں پاکستان ظہور میں آیا) میں شمولیت سے باز رکھتی اور انگریزوں کی ذلہ خواری پر آمادہ کرتی رہی، اس طرح کی بے جا مراعات سے نوازا جائے جو نہ صرف یہ کہ عام مسلمانوں کے مفادات کے منافی ہیں بلکہ خود حکومتِ پاکستان اور ملک کے قوانین سے ٹکراتی ہیں۔ اگر مرزائی اپنے چند گماشتوں کے بل پر من مانی کارروائیاں کر سکتے ہیں تو مسلمان اپنے ملک کے حکام سے جن کی اکثریت اوپر سے لے کر نیچے تک بفضلہ تعالیٰ مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے، یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ ان کو دی گئی خصوصی مراعات ختم کی جائیں اور اس بات کی تحقیق کی جائے کہ یہ لوگ ملکی امور میں مداخلت بے جا کے مرتکب تو نہیں ہو رہے؟ نیز ان کو ان تمام قوانین وضوابط کا پابند کیا جائے جن کی پابندی پاکستان کے عام شہریوں پر لازم قرار دی گئی ہے اور ان سرکاری آفیسروں کو قرارِ واقعی سزا دی جائے جنھوں نے ان کو اس قسم کی رعایت دینے میں حصہ لیا ہو۔

اس سلسلہ میں محکمہ اوقاف کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ مرزائیوں کی کروڑوں روپے کی وقف جائداد کی تحقیقات کر کے انہیں اپنے قبضہ میں لے لے اور عام مسلمانوں کی بے اطمینانی کو دور کرے۔

(بحوالہ الاعتصام، ۶ر جون ۱۹۶۹ء)

Marfat.com

مرزا محمود خلیفہ قادیان

ساقی مرے خلوص کی شدت تو دیکھنا
پھر آگیا ہوں شدتِ دوراں کو ٹال کے

آج سے تقریباً چار ماہ پیشتر جولائی کے اوائل میں کسی دوست سے ربوہ کے ایک مرزائی پرچہ "الفرقان" کو دیکھنے کا اتفاق ہوا، جس میں اس کے مدیر ابوالعطاء اللہ دتہ جالندھری نے یاوہ گوئی اور کذب بیانی کے طومار باندھے ہوئے تھے اس پر اور مرزائیوں کے دیگر پرچوں کے مضامین پر تبصرہ کرتے ہوئے ہم نے ہفت روزہ اہل حدیث" لاہور کے شمارہ نمبر ۴۲، بابت ۲۴ر جولائی ۱۹۷۰ء میں ایک اداریہ بعنوان "امتِ مرزائیہ اور اہل حدیث" رقم کیا جس میں ہم نے لکھا:

"اہل حدیث" کا اداریہ

"ربوہ اور لاہور کے چند مرزائی پرچوں نے کچھ عرصہ سے میدان خالی سمجھ کر اہل حدیث کے خلاف ہرزہ سرائی کا اچھا خاصا بازار گرم کر رکھا ہے۔ اس سلسلہ میں "الفرقان" لاہور اور "پیغام صلح" خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ آخر الذکر پرچے "پیغامِ صلح" کو چھوڑ کر کہ لاہوری مرزائیوں کا ترجمان ہے اور ہم سابق میں دو تین مرتبہ۔ اس کی دریدہ دہنیوں کا اچھی طرح نوٹس لے چکے ہیں، پہلے دونوں چیتھڑوں کا انداز متانت و شرافت سے بالکل عاری ہوتا ہے۔

"الفرقان" ربوہ کے مدیر ابوالعطاء اللہ دتا جالندھری نے اہل حدیث کے خلاف یاوہ گوئی کی ابتداء اس وقت کی، جب ہم "الاعتصام"

Marfat.com

کی ادارت سے الگ ہو گئے۔ اس کے بعد اس نے ہماری معروفیات کو دیکھتے ہوئے جھوٹ اور غلط بیانی کا ایک طومار باندھ دیا اور مزید بات کہ باوجود ہفتہ وار " اہل حدیث" اور ماہنامہ "ترجمان الحدیث" کے تبادلۃً جاری ہونے کے " الفرقان" دفتر " اہل حدیث" میں ارسال کرنے سے گریز کیا تاکہ ہم ان کے کذب کو آشکار نہ کر سکیں۔

پچھلے دنوں اچانک ہی " الفرقان کے چند پرچے دیکھنے کا اتفاق ہوا تو ہم حیران رہ گئے کہ اس اخبار کا مدیر جو ہمارے سامنے بھیگی بلی بنا رہا کرتا تھا، ہمارے میدان سے ہٹتے ہی کس طرح شیر بن گیا ہے کہ اسے یہ کہتے ہوئے بھی شرم محسوس نہیں ہوئی کہ :

" اس نے اپنی طالب علمی کے زمانہ میں شیخ الاسلام، وکیل المسلمین مولانا ثناء اللہ امرتسری کو اسلام اور مرزائیت" کے موضوع پر شکستِ فاش سے دو چار کر دیا تھا، اور برصغیر کے نامور عالم دین اور مناظرِ اسلام حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ اس سے گفتگو کی تاب نہ لا سکے تھے "۔

خدا کی شان تو دیکھو کہ کلچڑی گنجی حضورِ بلبلِ بستاں کرے نواسنجی

حالانکہ یہ وہی مرزائی مناظر ہے کہ جس نے " الاعتصام" کے زمانہ ادارت میں ایک دفعہ اور صرف ایک دفعہ ہمارے سامنے آنے کی جرأت کی تھی اور پھر دوسری بار سامنے آنے کا حوصلہ اپنے اندر نہ پا سکا اور جس کا تعاقب ہم نے ربوہ کی چار دیواری

Marfat.com

تنگ کیا تھا، لیکن باوجود للکارنے اور ابھارنے کے اسے گفتگو کی ہمت نہ ہوئی، کیا اسے "الاعتصام" کے وہ گیارہ اداریے بھول گئے ہیں جن کا جواب نہ پلٹتے ہوتے اس نے اپنے آقا ایوب کی بارگاہ میں دہائی دینا شروع کر دی تھی، یا مدیر "المنبر" کے بارہ میں ہماری شہادت پر مدیر "الفرقان" کے نام ہمارا وہ تازیانہ اسے یاد نہیں رہا جس کی ٹیس وہ مدتوں تک محسوس کرتا رہا؟

اور اس نے یہ بھی فراموش کر دیا ہے کہ ہم نے اس کے دفتر ربوہ بیٹھ کر اسرائیل اور مرزائیت کے تعلق اور روابط پہ اس سے گفتگو کی اور مرزائیت اور اسرائیل دونوں کو مسلمانوں کے خلاف انگریز کی تخلیق اور سازش ثابت کیا تو اس نے اڑی ہوئی رنگت اور خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ اہل حدیث سے جو اس سفر میں راقم الحروف کے ساتھ تھے، کہا تھا کہ "احسان صاحب ..... دو دھاری تلوار ہیں" اور اس سے بھی پہلے ۱۹۶۴ء میں جب میں مدینہ یونیورسٹی سے رخصت پر گھر آیا تھا اور آپ نے سیالکوٹ کے چند مرزائی لڑکوں کے ذریعہ مجھے ربوہ آنے کی دعوت دی تھی اور جناب جلال الدین شمس کے مکتبہ میں بیٹھ کر صداقت مرزا کے موضوع پر بحث کا آغاز کرتے ہوئے میں نے مرزا غلام احمد کی پیش گوئیوں کو پیش کیا تھا تو آپ نے اپنے سامنے ایک نوخیز طالب علم کو دیکھتے ہوئے بڑے وثوق اور اعتماد کے ساتھ دعوے کیا تھا کہ مرزا غلام احمد کی کوئی پیش گوئی ایسی نہیں جو پوری نہ ہوئی ہو اور محمدی بیگم کی پیش گوئی

Marfat.com

کے متعلق ایسی توجیہ پیش کی تھی، جسے سُن کر حاضرین اور خود جلال الدین شمس بھی مسکرائے بغیر نہ رہ سکے تھے تو آپ نے اپنی پیشانی سے پشیمانی کے قطرے پونچھتے ہوتے کہا تھا کہ "پیش گوئی کا نبی کی زندگی میں پورا ہونا ضروری نہیں جس طرح کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیاں بعد میں پوری ہوئیں" تو میں نے جواب دیا تھا کہ جناب محمدی بیگم کی پیش گوئی تو تعلق ہی مرزا کی زندگی سے رکھتی ہے وگرنہ شادی قبرِ مرزا سے ہوگی؟ تو شمس صاحب نے آپ کی مدد کرتے ہوئے کہا کہ "نبیوں کی تمام پیش گوئیوں کا پورا ہونا ضروری نہیں ہوتا جس طرح کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض پیش گوئیاں پوری نہیں ہوئیں" اور جب میں نے چیلنج دیا کہ ایسا کہنا بالکل غلط اور جھوٹ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی پیش گوئی ایسی نہیں جو وقت پر پوری نہ ہوئی ہو۔ تو آپ دونوں بغلیں جھانکنے لگے تھے اور پھر آپ کو یاد ہے کہ آپ نے کسی دوسرے موضوع پر گفتگو کے لیے کہا تو میں نے مرزائی معتقدات کا مسلمانوں کے عقائد کے خلاف ہونا ثابت کیا۔ اثنائے گفتگو جب ختمِ نبوت کا تذکرہ آیا تو آپ نے اسے موضوعِ بحث بنانے اور مرزائیت پر دلیل ٹھہرانے کے لیے زور دیا۔ میں قصداً اس سے گریز کرتا رہا کیونکہ میں اسی موضوع پر ان ہی دنوں ایک مفصل اور مبسوط مقالہ عربی میں تحریر کر چکا تھا اور چاہتا تھا کہ میرے انکار کو اس مسئلہ میں عدمِ علم پر محمول کرتے ہوئے آپ اور اصرار کریں اور اس بحث کو صدق و کذبِ مرزا پر فیصلہ کن قرار دیں اور یہی ہوا، لیکن چند

Marfat.com

ہی لمحوں بعد آپ نے محسوس کیا کہ اس موضوع پر میری گرفت دیگر مواضیع سے کہیں زیادہ مضبوط ہے اور جب میں نے آپ کی اس باخچگی سے اور زیادہ لطف لینے کے لیے آپ کو خبر دی کہ اس موضوع پر میرا ایک مفصل اور مبسوط مقالہ ع.بی پرچوں میں چھپ چکا ہے تو آپ کی حالت دیدنی تھی۔ آپ فوراً اٹھے، اور چھٹکارا پانے کے لیے جلدی سے اسی موضوع پر اپنا ایک رسالہ اپنے دستخطوں سے مجھے دیا۔ کہ جب دونوں طرف سے اس مسئلہ پر تحریریں موجود ہیں تو اس بحث سے کیا فائدہ اور میرے شدید اصرار پر بھی آپ آمادۂ گفتگو نہ ہوئے اور آپ کا وہ رسالہ آج بھی آپ کی شکست کی یادگار کے طور پر میرے پاس محفوظ ہے۔

اور پھر مجھے سیالکوٹ کے ان مرزائی لڑکوں نے یہ بھی بتلایا کہ جب انہوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ اتنے بڑے مناظر ہو کر ایک معمولی طالب علم کو لاجواب نہیں کر سکے، جس کے متعلق آپ کا خیال تھا کہ وہ پانچ منٹ سے زیادہ عرصہ آپ سے گفتگو نہیں کر سکے گا، تو آپ نے فرمایا تھا، مجھے افسوس ہے کہ میں نے اس لڑکے کو سمجھنے سے [illegible] سے کوئی خاص تیاری نہیں کر سکا تھا، مگر نہ اس کا بات کرنا دوبھر ہو جاتا اور پھر لڑکے نے "الاعتصام" کے صفحات میں آپ کی اور آپ کے متنبی کی اپنی تحریروں سے آپ کے خود ساختہ مذہب کے پرخچے اڑا دیے، لیکن ہنوز آپ کی تیاری نہیں ہو سکی اور نہ ان شاء اللہ مرتے دم

Marfat.com

تک ہوسکے گی، اور آج آپ بایں بے بضاعتی، بے علمی اور بے مائیگی، ایک فریب خوردہ قوم کو اور زیادہ دھوکے میں مبتلا کرنے کے لیے کہتے ہیں کہ آپ نے شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ رح اور مناظر المسلمین مولانا محمد حسین بٹالوی رح کو شکست دی، لعنۃ اللہ علی الکاذبین!

حضرت! کہاں راجہ بھوج اور کہاں گنگوا تیلی؟

ع نہ ہم سمجھے نہ آپ آئے کہیں سے　　پسینہ پونچھیے اپنی جبیں سے

آپ کی لاف زنی کے دن ختم ہو گئے، آئیے ہم آج بھی آپ کو سرِ عام دعوت دیتے ہیں کہ جس موضوع پر اور جہاں چاہیں ہم سے تقریری یا تحریری گفتگو کر لیں تاکہ لوگوں کو آپ کی کذب بیانی کے ساتھ آپ کے مذہب اور متنبی کے جھوٹ کا بھی علم ہو جائے۔

رہ گئی بات "لاہور" کی تو اس چیتھڑے نے سوائے ہرزہ سرائی اور بیہودہ گوئی کے کبھی دلیل و سند سے بات ہی نہیں کی۔ اگر گالی کا جواب گالی میں ہی سننا اس کا شوق ہے تو اسے سن لینا چاہیے کہ ہم امتِ مرزائیہ کو دائرہ اسلام سے خارج اور سرورِ کائنات علیہ السلام کے بعد نبوت کا دعوٰی کرنے والے کو کذاب اور دجال سمجھتے ہیں۔ اور ان کی عبادت گاہیں ہمارے نزدیک مسجد ضرار سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتیں کہ جب بھی اس دیس میں صحیح اسلامی حکومت قائم ہوئی انہیں مسمار کر دیا جائے گا اور اس میں آنے والوں کو اسلام میں واپس لوٹنا پڑے گا یا اسلامی دیس میں ایک الگ اقلیت

Marfat.com

بن کر رہنا پڑے گا جن کے معابد کو اور تو سب کچھ کہا جا سکے گا، مساجد نہیں کہ یہ نام صرف مسلمانوں کی عبادت گاہوں سے مختص ہے۔"

اس اداریے کے بعد ہمیں چند مرزائیوں کی جانب سے دھمکی آمیز اور دشنام سے لبریز خطوط کے علاوہ کوئی جواب موصول نہ ہوا۔ ہم نے ان گالیوں اور دھمکیوں کا نوٹس لینا اس لیے گوارا نہ کیا کہ ایک آبرو باختہ امت سے جن کا راہنما اور مقتدا، گالی کے سوا بات ہی نہیں کر سکتا تھا، اس دشنام طرازی کے علاوہ اور توقع بھی کیا کی جا سکتی ہے، اس کے بعد اپنی تعلیمی، تبلیغی اور دیگر مصروفیات کے باعث میں تقریباً مسلسل تین ماہ تک دفتر سے غیر حاضر اور منقطع سا رہا، ہفتہ وار "اہل حدیث" اور ماہنامہ "ترجمان الحدیث" میں میرے رفقاء "تبادلۃً" آنے والے پرچوں کے قابل توجہ مضامین پر نشان لگا کر مجھے بھجوا دیتے اور میں ان کے بارہ میں انہیں اپنا مشورہ دے دیتا اور میرے وُہ احباب جو میرے طرزِ تحریر کو جانتے پہچانتے ہیں، انہیں معلوم ہوگا کہ میں نے "اہل حدیث" میں تو تین ماہ سے کچھ لکھا ہی نہیں، البتہ "ترجمان الحدیث" کا مختصر سا اداریہ اور ایک آدھ مضمون ضرور لکھتا رہا۔

اس دوران "الفرقان" کا کوئی پرچہ نہ تو دفتر میں موصول ہوا اور نہ ہی میں اپنی گوناگوں مصروفیات اور اسفار کی وجہ سے اس کی طرف توجہ دے سکا۔ اکتوبر کو دفتر "اہل حدیث" سے نائب مدیر نے مجھے بتلایا کہ "الفرقان" بابت ماہ ستمبر میں آپ کے خلاف اور جماعت اہل حدیث کے خلاف کافی ہرزہ سرائی کی گئی ہے۔ میں نے پرچہ منگوا کر دیکھا تو حیران رہ گیا کہ مرزائیت کا وہی بھگوڑا اور بزدل جسے "خالد احمدیت" کا لقب دیا گیا ہے اور جس کی شکست اور بزدلی کا شاہکار "الاعتصام" میں ہمارے وُہ گیارہ اداریے اور اس کے

Marfat.com

اپنے نام ایک کھلا خط ہے جس کا جواب اس سے ابھی تک نہیں بن پڑا آج کس طرح لن ترانیاں کر رہا اور دولتیاں جھاڑ رہا ہے حالانکہ اسے اس کا بھی اعتراف ہے کہ وُہ ماضی میں ہمارا جواب دینے سے قطعی طور پر قاصر رہا ہے اور اس کا اظہار اس نے خود "الفرقان" کے شمارہ جولائی میں بھی کیا ہے، جو اس وقت ہمارے پیش نگاہ ہے۔

مدیر "الفرقان" کا جھوٹ اور شکست اور ہماری سچائی اور فتح خود اس کی تحریر سے نمایاں ہے کہ اس نے ان تمام مسائل سے قطع نظر کر کے جن کا ہم نے اپنے اداریہ مذکورہ بالا میں ذکر کیا ہے دو ایسے مسائل زیر بحث لانے کی تجویز رکھی ہے، جن کا ذکر کردہ مسائل سے کوئی تعلق نہیں کہ آیت "فلما توفیتنی" میں توفی کے معنی موت اور قرآن مجید کی آیات میں نسخ پر تحریری گفتگو کر لی جائے۔

گویا کہ وُہ اس بات کا کھلم کھلا اقراری ہے کہ :

۱۔ اسرائیل اور مرزائیت کا آپس میں گہرا ربط اور تعلق ہے۔
۲۔ مرزائیت اور اسرائیل دونوں ہی انگریز کی تخلیق اور سازش کا نتیجہ ہیں۔
۳۔ مرزا غلام احمد کی پیش گوئیاں جھوٹی ہیں۔
۴۔ محمدی بیگم کے بارہ میں مرزا غلام احمد کی پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی۔
۵۔ مرزائیوں کے معتقدات مسلمانوں کے عقائد کے خلاف ہیں۔
۶۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور مرزا غلام احمد کا دعوائے نبوت جھوٹ ہے۔

دگرنہ جانِ مرزا! یہ کیا کہ سوالات تو سامنے ہوں اور جوابات کے لیے ایسے موضوعات کو تلاش کیا جائے جن سے مقصود سوائے بات الجھانے اور اس بھٹکی ہوئی قوم کو اور زیادہ بھٹکانے کے اور کچھ نہیں۔ بھلا آیت نسخ وغیرہ

Marfat.com

سے مرزا غلام احمد کی نبوت کا کیا تعلق ہے؟ کیا مرزا غلام احمد سے پیشتر آیاتِ نسخ کے بارہ میں کسی نے کچھ نہیں کہا اور کیا اُن کا آیاتِ نسخ کے بارہ میں وہی کچھ کہنا جو مرزا نے اُن سے نقل اور سرقہ کر کے کہہ دیا ہے۔ اس بات کی دلیل ہے کہ وُہ بھی نبی اور رسُول تھے؟ وگرنہ ایسی باتوں کو صدق و کذبِ مرزا کی دلیل ٹھہرانا، چہ معنی دارد۔؟

رہ گئی بات معنی "توفی" کی تو ابھی تک پُوری امتِ مرزائیہ امام العصر مولانا میر ابراہیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ کی مقروض ہے۔ کہ آج تک اس کے بڑوں سے لے کر خوردوں تک سے اس کا جواب نہیں بن پڑا، کسی سے کہو کہ اس کا جواب لکھے، پھر ہم بھی دیکھیں گے کہ اس کا قرضہ کیسے اتارا جا سکتا ہے، ذرا خود ہی کوشش کر کے دیکھو تو سہی ۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے

یہ بازو مرے آزمائے ہوتے ہیں !

ہمارا آج بھی چیلنج ہے، آؤ اور مسائل مذکورہ پر ہم سے جہاں تمہارا دل چاہے گفتگو کر لو۔ لاہور آؤ تو چینیانوالی مسجد میں انتظام کے ذمہ دار ہم ہیں۔ ربوہ میں انتظام تم کرلو تو ہم آنے کو تیار ہیں، اور اگر ان موضوعات پر آپ کو اپنی شکست تسلیم ہے تو آؤ، کسی بھی ایسے موضوع پر گفتگو کر لو جس کو تم منتخب کرو۔ بشرطیکہ اس کا تعلق مرزا غلام احمد کی نبوت اور اس کے صدق و کذب سے ہوتا کہ ہمارا قیمتی وقت صرف ہو تو اس میں آپ کے ساتھ ساتھ آپ کے متنبّی کے جھوٹ کا بھی لوگوں کو علم ہو جاتے۔ ہمارے تین جولائی کے الفاظ آج بھی آپ کو للکار رہے ہیں۔

Marfat.com

"آپ کی لاف زنی کے دن ختم ہو گئے، آئیے ہم آج بھی آپ کو سرِعام دعوت دیتے ہیں، کہ جس موضوع پر اور جہاں چاہیں ہم سے تحریری یا تقریری گفتگو کر لیں، تاکہ لوگوں کو آپ کی کذب بیانی کے ساتھ ساتھ آپ کے مذہب اور متنبی کے جھوٹ کا بھی علم ہو جائے۔"

ہماری اس عبارت کو دوبارہ پڑھ لیجیے اور آئیے ہم آپ کے منتظر ہیں، رہ گئی بات مرزائی لڑکے کے خطوط کی تو ایک جھوٹے مدعی نبوت کی امت کے ایک فرد سے جھوٹ اور افتراء کے علاوہ اور توقع بھی کیا کی جا سکتی ہے، نیز ان ایسے لونڈوں کی کیا حیثیت ہے کہ انہیں قابلِ التفات سمجھا جاتے، جن کی اپنی تحریریں غلط گوئی اور کذب بیانی کی غمازی کرتی ہیں، کہ ایک طرف تو وہ .... میرے بارہ میں لکھتا ہے کہ:

"میری گفتگو اور بحث سے بہائیوں کا ایک ایرانی مبلغ جس سے میری فارسی میں بحث ہوئی بوکھلا گیا اور بعدازاں بہائیت سے تائب ہو گیا۔"

اور دوسری طرف میرے ہی متعلق لکھتا ہے کہ:

"مدیر "الفرقان" کی عربی میں گفتگو سن کر بچوں کی طرح اس کا منہ دیکھ رہا تھا اور دل ہی دل میں آپ کی علمیت کا اعتراف کر رہا تھا۔"

حالانکہ جس بہائی مبلغ کی طرف اشارہ ہے، اس نے سیالکوٹ کے مرزائیوں کا ناطقہ بند کر رکھا تھا اور ایرانی الاصل والنسل ہونے کے ساتھ ساتھ فلسفہ اور الٰہیات میں تہران یونیورسٹی سے ایم۔اے اور بون یونیورسٹی جرمنی سے پی۔ایچ ڈی تھا اور مزے دار بات کہ اس سے میری بحث مدیر "الفرقان" سے گفتگو سے بھی تین سال پیشتر ہوئی تھی جب کہ ابھی میری مسیں بھی نہیں بھیگی تھیں اور میں فارسی کا ایک معمولی طالب علم تھا، جب کہ اللہ دتہ جالندھری

Marfat.com

ایسے برخود غلط ان پڑھ سے گفتگو کے وقت میں نہ صرف یہ کہ علوم عربیہ کی تکمیل کر چکا تھا ... بلکہ مدینہ یونیورسٹی میں بھی دو سال گزار چکا تھا، جبکہ میرے مضامین عالم عرب کے ممتاز ترین مجلات وجرائد میں شائع ہوتے تھے اور میری عربی تحریر و تقریر کو خود مدینہ یونیورسٹی کے اساتذہ اور عالم عرب کے نامور ادیب اور خطیب سراہ چکے تھے (ایک ایسی بات جسے شاید مدیر "الفرقان" بھی نہ کہہ سکا ....) رہا علمیت کا اعتراف اور وہ بھی دل ہی دل میں، یہ بات بھی خوب رہی، مجھے معلوم نہ تھا کہ راون کے دیس میں سارے ہی باون گزرے ہیں، مرزا غلام احمد نے وحی و الہام کا دروازہ کیا کھولا، کہ غالب کے الفاظ میں :

ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی
اب آبروئے شیوۂ اہل نظر گئی !

ایک اور بات، اسی مرزائی لڑکے نے لکھا کہ :

"اس وقت تو ہم احسان صاحب کے گھر کے افراد، یعنی مسلمان تھے اور اب ہم پر کفر کے فتوے دیتے ہیں۔"

حالانکہ مرزائیوں کے کفر کے بارہ میں اس وقت بھی میرے ایقان اور ایمان کا عالم یہ تھا کہ ربوہ میں رہنے کے باوجود پانی کی ایک بوند اور کھانے کا ایک لقمہ تک منہ میں نہ ڈالا تھا کہ کفار کے برتنوں میں کھانا درست نہیں۔ کیا مرزائی لڑکے اور خود مدیر "الفرقان" اس کے خلاف پر حلف اٹھانے کو تیار ہیں کہ میں پورا دن ربوہ میں بھوکا رہا تھا، اور ان دنوں ربوہ میں کوکا کولا وغیرہ مشروبات میسر نہ تھے، اور جب مدیر "الفرقان" نے پیش کش کی کہ وہ میرے لیے ربوہ اسٹیشن سے جہاں کہ مسلمانوں کی دوکانیں ہیں، کچھ کھانے پینے کو منگوا

Marfat.com

لیتے ہیں تو میں نے شکریہ سے ٹال دیا تھا۔ اس جھوٹ پر یہی کہتا ہوں ؎

خوفِ خدائے پاک دلوں سے نکل گیا
آنکھوں سے شرم سرورِ کون و مکاں گئی

"الفرقان" نے "اخبار اہل حدیث کے مدیر کے نام" کے بعد ایک نئے عنوان "مساجد کے لیے خدائی غیرت" کے تحت راقم الحروف کے خلاف ہرزہ گوئی اور اپنے خبثِ باطنی کا طومار باندھا،

وہ ہم پر قاتلانہ حملہ کی طرف اشارہ کرتے ہوتے لکھتا ہے کہ:

"مرزائیت کے خلاف لکھنے کی پاداش میں مرزا غلام احمد کا الہام کیسے پورا ہو کہ انی مھین من اراد اھانتک، کہ جس نے تجھے ذلیل کیا اسے میں ذلیل کروں گا۔"

اگر مدیر "الفرقان" کا مقصد یہ ہے کہ اس حملہ کا سبب مرزائیت کے خلاف ہمارا قلمی اور لسانی جہاد ہے تو حکومت کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

اور اگر اس کا مطلب ہے کہ یہ قدرت کی طرف سے سزا تھی تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کے برعکس یہ قدرت کی طرف سے ایک انعام تھا کہ اس نے ہماری ان حقیر خدمات کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوتے (جو ہم کفر، ہر قسم کے کفر، جن میں سرِفہرست مرزائیت ہے، کے خلاف سرانجام دے رہے ہیں) اپنے فضل و کرم سے ہمیں محفوظ رکھا تو بات زیادہ درست ہو گی۔

اور اگر مدیر "الفرقان" کی مراد لاہور کے ایک کمیونسٹ ہفت روزہ کی وہ ہرزہ سرائی ہے جس کا ہر مومن مسلمان اور محبِ وطن پاکستانی نشانہ بنا ہوا ہے تو شاید شاعرانہ طور پر یہ کہا جا سکے کہ معاملہ بالکل برعکس ہے اور مرزا غلام کا الہام اپنے بارہ میں نہیں بلکہ ہمارے بارہ میں تھا کہ ادھر اس کے مدیر نے ہمارے خلاف

Marfat.com

بہتان طرازی شروع کی ادھر زنجیریں پہن کر خود رسوا ہو گئے۔

اور اللہ دتا صاحب! اگر قاتلانہ حملہ باعث ذلت ہوتا تو اس ذات گرامی پر حملہ کی کوشش نہ کی جاتی جس کی چادرِ نبوت پر انگریزوں کے ایک ذلہ خوار نے ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی اور جس کے جوتوں پر تم نہیں، تمہارے متنبی مرزا غلام احمد ایسے کروڑوں افراد وارے جا سکتے اور قربان کیے جا سکتے ہیں۔ سید الکونین رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کی ایک نہیں کئی کوششیں کی گئیں۔ جاؤ سیرت اور سوانح کی کتابوں کو اٹھاؤ، تمہیں غلام ہندی سے فرصت کہاں کہ رسولِ عربی علیہ السلام کی سیرت کے اوراق الٹ سکو!

رہا معاملہ "الاعتصام" کا تو اس کے بارہ میں "اہل حدیث امرتسر" کے نامور مدیر شیخ الاسلام حضرت مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک پسندیدہ شعر ہی نقل کیے دیتا ہوں ؎

ان یحسدونی فانی غیر لائمھم
قبلی من اھل الفضل قد حسدا

اور آؤ پھر اسی پہ مناظرہ کر لو، تحریری یا تقریری جیسے تم چاہو اور جہاں تم چاہو کہ ذلیل کون ہوا؟ مرزا غلام احمد اور اس کی اولاد اخلاف کہ ثناء اللہ اور اس کے ساتھی اور رفیق؟

مرزا کی موت کب ہوئی؟ کیسے ہوئی اور کب؟

نور الدین کیسے مرا؟ اور بشیر الدین کا انجام کیا ہوا، اور ہمیں امید ہے کہ لاحق کا انجام بھی سابق سے مختلف نہ ہو گا۔ ان شاء اللہ العزیز۔

Marfat.com

مدیر "الفرقان" نے اپنے بغض باطنی اور رذالت طبعی کا مظاہرہ کرتے ہوئے لاہور کے ایک سوشلسٹ روزنامہ سے ایک خبر بھی نقل کی ہے جس میں مدیر "ترجمان الحدیث" کے بارہ میں ایک الزام تراشا گیا تھا، "الفرقان" نے اس کے نیچے لکھا ہے:

"ہم ان اقتباسات کو بھی تاریخ میں محفوظ کرنے کے لیے شائع کر رہے ہیں۔"

قارئین صرف اسی سے اندازہ لگا لیں کہ امت مرزا اپنے متنبی کی پیروی میں دیانت و امانت سے کس حد تک عاری ہو چکی ہے، کیونکہ اس روزنامہ نے دوسرے دن ہی اس خبر کے جھوٹ اور بے بنیاد ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے اس کی تردید شائع کر دی تھی لیکن مرزائیوں کے اس "پوپ" کی بددیانتی اور افترا پردازی کو دیکھیے کہ اس نے خبر نقل کرتے ہوئے اس کی تردید کے بارہ میں کچھ کہنے کی زحمت تک گوارا نہیں کی، حالانکہ اگر اسے تاریخ میں محفوظ کرنے کا اتنا ہی شوق تھا تو ہم اسے غلام احمد، اس کی امت، اس کے بیٹوں، پوتوں اور ان کی بیویوں کے بارہ میں ایسی ایسی خبریں فراہم کر دیتے جن کی تردید کی جرأت آج تک کسی مرزائی کو نہیں ہو سکی، چند خبریں تو آج کی صحبت میں محفوظ کر لیں اور مزے کی بات کہ ایک بھی بیگانے سے نہیں۔

مرزا غلام احمد کا اپنا بیٹا اور مرزائیت کا یکے از صنادید مرزا بشیر احمد اپنے باپ کے سوانح میں لکھتا ہے:

"بیان کیا مجھ سے میری والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمہارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلے گئے۔

جب آپ نے پنشن وصول کرلی تو آپ کو پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا۔ جب آپ نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا حضرت مسیح موعود (مرزا غلام) اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے اور چونکہ ہمارے دادا کا منشا رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں اس لیے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے۔" لہ

مرزا غلام احمد کا بڑا لڑکا اور مرزائیوں کا دوسرا خلیفہ اپنے باپ کے بارہ میں یوں گوہر افشانی کرتا ہے :

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام تریاقِ الٰہی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی، اور اس کا ایک بڑا جزو افیون تھا اور یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ اوّل کو حضور چھ ماہ سے زائد تک دیتے رہے، اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے۔" ٹہ

اور خود مرزا غلام احمد اپنے بارہ میں یوں خبر دیتے ہیں :

محبی اخویم حکیم محمد حسین صاحب

اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے، آپ اشیاء خوردنی خود

لہ سیرۃ المہدی ج ۱، ص ۴۳، مصنفہ مرزا بشیر احمد قادیانی۔

ٹہ مضمون میاں محمود، مندرجہ اخبار "الفضل" قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء

Marfat.com

خریدیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دکان سے خرید دیں، مگر ٹانک وائن چاہیے، اس کا لحاظ رہے، باقی خیریت ہے۔" [1]

اور پلومر کی دوکان سے جب پوچھا گیا کہ ٹانک وائن کیا ہے تو انھوں نے جواب دیا:

"ٹانک وائن ایک قسم کی طاقت ور اور نشہ دینے والی شراب ہے جو ولایت سے سربند بوتلوں میں آتی ہے، اس کی قیمت ۸ ہے۔ ۲۱ ستمبر ۱۹۳۳ء" [2]

اور اگر خبر درج ہی کرنی تھی تو اپنے خلیفہ اول کی کی ہوتی۔ مرزائی اخبار "پیغام صلح" کا نامہ نگار ایک اشتہار "گنجینۂ صداقت" میں لکھتا ہے:

"کہاں مولوی نور الدین صاحب کا حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نبی اللہ اور رسول اللہ اور اسمہٗ احمد کا مصداق یقین کرنا اور کہاں وہ حالت کہ وصیت کے وقت مسیح موعود کی رسالت کا اشارہ تک نہ کرنا، استقامت میں فرق آنا اور پھر بطورِ سزا گھوڑے سے گر کر بری طرح زخمی ہونا۔ آخر مرنے سے پہلے کئی دنوں تک بولنے سے بھی لاچار ہو جانا اور نہایت مفلسی میں مرنا اور آئندہ جہاد میں بھی کچھ سزا اٹھانا اور اس کے جوان فرزند عبد الحی کا عنفوانِ شباب میں مرنا اور اس کی بیوی کا تباہ کن طریق پر کسی اور

---

[1] خطوط امام بنام غلام ص ۵۔

[2] منقول از سودائے مرزا ص ۳۹، حاشیہ مصنفہ حکیم محمد علی پرنسپل طبیہ کالج امرتسر۔

Marfat.com

جگہ نکاح کر لینا وغیرہ۔ یہ سب باتیں کم عبرت انگیز نہیں تھیں،،[1]

اب ذرا سینہ تھام کے ان خبروں کو تاریخ کے سینہ میں محفوظ رکھنے کا بندوبست کیجئے، جو ان کے خلیفہ ثانی اور مرزا غلام کے بڑے لڑکے کے بارہ میں چھپی اور جن کی تردید کی جرآت نہ آج تک کسی کو ہوئی اور نہ خود مرزا بشیر الدین کو اس کا حوصلہ ہوا اور وہ خبریں ہیں باقاعدہ گواہوں کی ایک فوج کے ساتھ، حضرت خلیفہ مرزائیت مرزا بشیر الدین محمود کے بارہ میں ایک مرزائی خاتون خود اپنا واقعہ بیان کرتی ہیں :

میں میاں صاحب کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں اور لوگوں میں ظاہر کر دینا چاہتی ہوں کہ وہ کیسی روحانیت رکھتے ہیں۔ میں اکثر اپنی سہیلیوں سے سنا کرتی تھی کہ وہ بڑے زانی شخص ہیں مگر اعتبار نہیں آتا تھا، کیونکہ ان کی مومنانہ صورت اور نیچی شرمیلی آنکھیں ہرگز یہ اجازت نہیں دیتی تھیں کہ ان پر ایسا بڑا الزام لگایا جاسکے۔ ایک دن کا ذکر کہ میرے والد صاحب نے جو ہر کام کے لیے حضور سے اجازت حاصل کرتے ہیں اور بڑے مخلص احمدی ہیں۔ ایک رقعہ حضرت صاحب کو پہنچانے کے لیے دیا، جس میں اپنے ایک کام کے لیے اجازت مانگی تھی۔ خیر میں رقعہ لے کر گئی۔ اس وقت میاں صاحب نئے مکان میں مقیم تھے۔ میں نے اپنے ہمراہ ایک لڑکی لی جو وہاں تک میرے ساتھ گئی اور ساتھ ہی واپس آگئی۔ چند دن بعد مجھے پھر ایک رقعہ لے کر جانا پڑا۔ اس وقت

---

[1] منقول از الفضل قادیان مورخہ ۲۳، فروری ۱۹۲۲ء۔

Marfat.com

بھی وہی لڑکی میرے ہمراہ تھی۔ جوں ہی ہم دونوں میاں صاحب کی نشست گاہ میں پہنچیں تو اس لڑکی کو کسی نے پیچھے سے آواز دی میں اکیلی رہ گئی۔ میں نے رقعہ پیش کیا اور جواب کے لیے عرض کیا، مگر انھوں نے فرمایا کہ تم کو جواب دے دوں گا، گھبراؤ مت۔ باہر ایک دو آدمی میرا انتظار کر رہے ہیں ان سے مل آؤں، مجھے یہ کہہ کر اس کمرے کے باہر کی طرف چلے گئے اور چند منٹ بعد پیچھے کے تمام کمروں کو قفل لگا کر اندر داخل ہوئے اور اس کا بھی باہر والا دروازہ بند کر دیا۔ اور چٹخیاں لگا دیں۔ جس کمرے میں مَیں تھی وُہ اندر سے چوتھا کمرہ تھا، میں یہ حالت دیکھ کر سخت گھبرائی اور طرح طرح کے خیال دل میں آنے لگے۔ آخر میاں صاحب نے مجھ سے چھیڑ چھاڑ شروع کی اور مجھ سے بُرا فعل کروانے کو کہا، میں نے انکار کر دیا، آخر زبردستی انھوں نے مجھے پلنگ پر گرا کر میری عزت برباد کی اور اُن کے منہ سے اس قدر بدبو آرہی تھی کہ مجھ کو چکر آ گیا اور وُہ گفتگو بھی ایسی کرتے تھے کہ بازاری آدمی بھی ایسی نہیں کرتے، ممکن ہے جیسے لوگ شراب کہتے ہیں انھوں نے پی ہو، کیونکہ ان کے ہوش و حواس بھی درست نہیں تھے۔ مجھ کو دھمکایا کہ اگر کسی سے ذکر کیا تو تمہاری بدنامی ہو گی۔ مجھ پر کوئی شک نہ کرے گا۔"[۱]

---

[۱] اخبار مباہلہ بابت جون ۱۹۲۹ء خادم قادیانی، منقول از "ربوہ کا مذہبی آمر" مصنفہ راحت ملک برادر خورد عبدالرحمٰن۔

Marfat.com

اللہ دتا مرزائی صاحب! اگر خبر نقل ہی کرنی تھی تو یہ کی ہوتی ؎

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر

مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر!

ذرا اور آگے چلیے! اور دیکھیے کہ اس امتِ مرزائیہ کے سربراہ کا کردار کیسا ہے جس کی رفاقت و غلامی پر مدیر "الفرقان" نازاں ہے اور جس کے بخشے ہوتے شیش محلوں میں بیٹھ کر مرزائیت کا یہ بزعم خویش اور بر خود غلط "خالد" دوسروں پر پتھر پھینکتا ہے۔

ایک خاندانی مرزائی اور خلیفہ قادیان کے خاندان سے انتہائی قربت رکھنے والا ... نوجوان محمد یوسف لکھتا ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و

اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نبی اور خاتم النبیین ہیں اور اسلام سچا مذہب ہے۔ میں احمدیت کو بھی برحق سمجھتا ہوں اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے دعوے پر ایمان رکھتا ہوں اور مسیح موعود مانتا ہوں اور اس اقرار کے بعد میں مؤکد بعذاب حلف اٹھاتا ہوں۔

میں اپنے علم اور مشاہدہ اور رویت عینی اور آنکھوں دیکھی بات کی بناء پر خدا کو حاضر ناظر جان کر اس کی پاک ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ ربوہ نے اپنے

Marfat.com

سامنے اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد سے زنا کروایا، اگر میں اس حلف میں جھوٹا ہوں تو خدا کی لعنت اور عذاب مجھ پر نازل ہو۔ میں اس بات پر مرزا بشیر الدین کے ساتھ بالمقابل حلف اٹھانے کے لیے بھی تیار ہوں"۔ ؎[1]

اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی،
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو!

اب ذرا اس پر خود مرزائیوں کی اپنی گواہیاں بھی شمار کر لیجیے! اچھا ہوا کہ آپ نے ہمیں توجہ دلا کر ایک اہم بات کو تاریخ کے سینوں میں ہمیشہ کے لیے محفوظ کرنے کا سامان مہیا کر دیا ورنہ آج شائد ہی کسی مسلمان کے حافظہ میں یہ بات موجود رہ گئی ہوتی ؎

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

اور:

عدو شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد

---

[1] محمد یوسف معرفت عبدالقادر تیرتھ سنگھ بجے پلوان روڈ عقب شالیمار ہوٹل، کراچی۔ منقول از ربوہ کا مذہبی آمر، ص ۱۶۹، مصنفہ راحت ملک قادیانی برادر خورد عبدالرحمٰن خادم، مبلغ قادیانی۔

Marfat.com

گواہی نمبر ۱

شیخ مشتاق احمد قادیانی مرزا محمود کے متعلق خبر سناتے، اور ان کے متعلق گواہی دیتے ہیں:

"خاکسار پرانا قادیانی ہے اور قادیان کا ہر فرد بشر مجھے خوب جانتا ہے۔ ہجرت کا شوق مجھے بھی دامن گیر ہوا اور میں قادیان میں ہجرت کر آیا۔ قادیان میں سکونت اختیار کی۔ خلیفہ قادیان کے محکمہ قضاء میں بھی کچھ عرصہ کام کیا مگر دل میں آرزو آزاد روزگار کی تھی اور اخلاص مجبور کرتا تھا کہ اپنا کاروبار شروع کر کے خدمتِ دین بجالاؤں۔ چنانچہ خاکسار نے "احمدیہ دواگھر" کے نام ایک دواخانہ کھولا جس کے اشتہارات عموماً اخبار "الفضل" میں شائع ہوتے رہے ہیں مگر میں یہ کہوں تو بجا ہوگا کہ قادیان کی رہائش میری عقیدت کو زائل کرنے کا باعث ہوئی، وگرنہ اگر میں اور قادیانی بھائیوں کی طرح دور دُور ہی رہتا تو آج مجھے اس تجارتی کمیٹی کے ایکٹروں کے سربستہ رازوں کا انکشاف نہ ہوتا، یا اگر میں خاص قادیان میں اپنا مکان بنا لیتا، یا خلیفہ قادیان کا ملازم ہو جاتا، تو بھی مجھے آج اس اعلان کی جرأت نہ ہوتی۔ . . ."

(خاکسار شیخ مشتاق احمد، احمدیہ دواگھر قادیان)

گواہی نمبر ۲

ڈاکٹر محمد عبداللہ قادیانی کہتے ہیں:

Marfat.com

"میں خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر، اسی کی قسم کھا کر جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے، یہ شہادت دیتا ہوں کہ میں اس ایمان اور یقین پر ہوں کہ موجودہ خلیفہ مرزا محمود احمد دُنیا دار، بدچلن اور عیش پرست انسان ہے۔ میں ان کی بدچلنی کے متعلق خانہ خدا، خواہ وہ مسجد ہو، یا بیت اللہ شریف یا کوئی اور مقدس مقام ہو، میں حلف مؤکد بعذاب اٹھانے کے لیے ہر وقت تیار ہوں، اگر خلیفہ صاحب مباہلہ کے لیے نکلیں تو میں مباہلہ کے لیے حاضر ہوں۔

یہ الفاظ میں نے دلی ارادہ سے لکھ دیے ہیں، تاکہ دوسروں کے لیے ان کی حقیقت کا انکشاف ہو سکے۔ والسلام۔"

(ڈاکٹر محمد عبداللہ آنکھوں کا ہسپتال قادیان حال لائلپور)

گواہی نمبر ۳

مستری اللہ بخش قادیانی، خلیفہ قادیان کی پاک بازی کا قصہ یوں بیان کرتے ہیں:

"میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر اس کی قسم کھا کر یہ تحریر کرتا ہوں کہ موجودہ خلیفہ مرزا محمود احمد دنیا دار، عیش پرست اور بدچلن انسان ہے۔ میں ہر وقت اس سے مباہلہ کے لیے تیار ہوں۔"

(مستری اللہ بخش احمدی قادیانی)

Marfat.com

گواہی نمبر ۴

بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب مرحوم ہم زلف خلیفہ ربوہ فرماتی ہیں:

" مرزا محمود احمد خلیفہ ربوہ بدچلن، زناکار انسان ہیں۔ میں نے ان کو خود زنا کرتے دیکھا۔ اور میں اپنے دونوں بیٹوں کے سر پر ہاتھ رکھ کر مؤکد بعذاب حلف اٹھاتی ہوں"

(بیگم ڈاکٹر عبداللطیف)

گواہی نمبر ۵

خان عبدالرب برہم صدر انجمن کے دفتر بیت المال میں کام کرتے، اور سر محمد ظفر اللہ کی کوٹھی کے ایک حصہ میں رہائش پذیر تھے۔ آپ نے مرزا محمود کی ہمشیرہ کا دودھ پیا ہوا ہے، اس سے آپ کے گھر سے مراسم کا اندازہ لگائیے وہ کہتے ہیں:

" میں شرعی طور پر پورا پورا اطمینان حاصل کرنے کے بعد خدا کو حاضر و ناظر جان کر یہ کہتا ہوں کہ موجودہ خلیفہ صاحب یعنی مرزا محمود احمد کا چال چلن نہایت خراب ہے۔ اگر وہ مباہلہ کے لیے آمادگی کا اظہار کریں تو میں خدا کے فضل سے ان کے مدمقابل مباہلہ کے لیے ہر وقت تیار ہوں۔ والسلام" (عبدالرب خاں برہم)

گواہی نمبر ۶

عتیق الرحمٰن فاروقی سابق مرزائی مبلغ لکھتے ہیں:

Marfat.com

"میری قادیانی جماعت سے علیحدگی کے وجوہات منجملہ دیگر دلائل و براہین کے ایک وجہ اعظم، جناب خلیفہ صاحب کی سیاہ کاریاں اور بدکاریاں ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ خلیفہ صاحب مقدس اور پاکیزہ انسان نہیں بلکہ نہایت ہی سیاہ کار اور بدکار ہے۔

اگر خلیفہ صاحب اس امر کے تصفیہ کے لیے مباہلہ کرنا چاہیں تو میں بطیب خاطر میدانِ مباہلہ میں آنے کے لیے تیار ہوں۔ فقط"

(خاکسار عتیق الرحمٰن فاروقی، سابق مبلغ جماعتِ احمدیہ قادیان)

گواہی نمبر

علی حسین قادیانی اپنی والدہ کا واقعہ بیان کرتے ہیں :

"میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر اس کی قسم کھا کر، جس کی جھوٹی قسم کھانا لعینوں کا کام ہے، مندرجہ ذیل شہادت لکھتا ہوں :

بیان کیا مجھے میری والدہ نے کہ میں حضرت خلیفہ مرزا محمود احمد صاحب کے ہاں رہا کرتی تھی۔ میں نے دیکھا کہ حضرت صاحب جوان نامحرم لڑکیوں پر عمل مسمریزم کر کے انہیں سُلا دیا کرتے تھے، پھر آپ ان کو کئی جگہ سے ہاتھ سے کاٹتے، تب بھی انہیں ہوش نہ ہوتی تھی۔

۲۔ ایک دفعہ حضرت صاحب کے گھر میں سیڑھیاں چڑھ رہی تھی کہ اُوپر سے حضرت صاحب اُنہیں سیڑھیوں پر سے اُترتے آ رہے تھے۔ جب میرے مقابل پہنچے تو انھوں نے میری چھاتی پکڑ لی۔ میں

Marfat.com

نے زور سے پھڑائی۔"

(خاکسار علی حسین قادیانی)

گواہی نمبر ۸

ملک عزیز الرحمٰن جنرل سیکریٹری احمدیہ حقیقت پسند پارٹی لاہور قادیانی جماعت کے مشہور و معروف سرگرم مبلغ ملک عبد الرحمٰن خادم گجراتی، مصنف احمدیہ پاکٹ بک کے حقیقی برادر ہیں۔ آپ واقف زندگی ہو کر ربوہ میں عرصہ تک قیام پذیر رہے۔ اور دفتر پرائیویٹ سیکریٹری میں بطور سپرنٹنڈنٹ کے فرائض انجام دیتے رہے۔ اور آپ فارن مشن اکاؤنٹس کے انچارج بھی تھے، فرماتے ہیں:

"میں اس قہار خدا کی قسم کھا کر جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے یہ بیان کرتا ہوں کہ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ریاض واقف زندگی ربوہ (حال راولپنڈی) نے میرے سامنے میرے مکان واقعہ لاہور پر کئی ایسے واقعات بیان کیے جن سے خلیفہ صاحب ربوہ کے اوّل درجہ بدکار ہونے کا یقین کامل ہو جاتا ہے، اس نے میرے اور چند دوستوں کے سامنے بالوضاحت یہ بیان دیا کہ خلیفہ صاحب ربوہ معہ اپنی بیویوں کے باقاعدہ پروگرام کے تحت بدکاری کرتے ہیں، ڈاکٹر صاحب نے مزید فرمایا کہ میں نے اس تمام بدکاری کو بچشم خود دیکھا ہے۔ اگر ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ریاض اس بیان مذکورہ بالا سے انحراف کریں تو میں ان سے حلف مؤکد بعذاب کا مطالبہ کروں گا۔ مزید برآں مجھے چونکہ خلیفہ صاحب کے دفتر

Marfat.com

پرائیویٹ سیکرٹری میں بطور سپرنٹنڈنٹ کام کرنے اور خلیفہ صاحب کو نزدیک سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ میں بھی خلیفہ صاحب سے اس ضمن میں اور ان کے جھوٹے دعوے مصلح موعود کے بارہ میں مباہلہ کرنے کو ہر وقت تیار ہوں۔ فقط

(ملک عزیز الرحمٰن جنرل سیکرٹری احمدیہ حقیقت پسند پارٹی لاہور)

گواہی نمبر ۹

مشہور مرزائی مبلغ شیخ عبدالرحمٰن جن کو مرزا محمود اپنے دورۂ انگلستان میں اپنے ہمراہ لے کر گیا تھا۔ یوں گوہر افشاں ہیں :

"موجودہ خلیفہ سخت بدچلن ہے۔ یہ تقدس کے پردہ میں عورتوں کا شکار کھیلتا ہے، اس کام کے لیے اس نے بعض مردوں اور بعض عورتوں کو بطورِ ایجنٹ رکھا ہوا ہے۔ ان کے ذریعہ یہ معصوم لڑکیوں اور لڑکوں کو قابو کرتا ہے۔ اس نے ایک سوسائٹی بنائی ہوئی ہے جس میں مرد اور عورتیں شامل ہیں۔ اس سوسائٹی میں زنا ہوتا ہے۔"

(عبدالرحمٰن مصری قادیانی)

گواہی نمبر ۱۰

عبدالحمید قادیانی جو اپنی خدماتِ جلیلہ کی بنا پر خدام الاحمدیہ حلقہ مسجدِ اقصےٰ کا جنرل سیکرٹری رہ چکا ہے، رقمطراز ہے :

"قسم ہے مجھ کو خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی، قسم ہے مجھ کو

Marfat.com

قرآنِ پاک کی سچائی کی، قسم ہے مجھ کو حبیب کبریا کی معصومیت کی کہ میں اپنے قطعی علم کی بناء پر جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ ربوہ کو ایک ناپاک انسان سمجھنے میں حق الیقین پر قائم ہوں۔ نیز اس بات پر بھی شرح صدر حاصل ہے کہ آپ جیسے شعلہ بیان یعنی (سلطان البیان) مقرر سے قوتِ بیان کا چھن جانا اور دیگر بہت سے امراض کا شکار ہونا، مثلاً نسیان، فالج وغیرہ یقیناً خدائی عذاب ہیں جو کہ خدا تعالےٰ عزیز کی طرف سے اس کی قدیم سنت کے مطابق مفتریان کے لیے مقرر کیے گئے ہیں۔

علاوہ دیگر واسطوں کے آپ کے مخلص ترین مریدوں کی زبانی وقتاً فوقتاً آپ کے گھناؤنے کردار کے بارہ میں عجیب و غریب انکشافات اس عاجز پر ہوتے۔ مثال کے طور پر آپ کے ایک مخلص مرید جناب محمد صدیق صاحب شمس نے بارہا میرے سامنے جناب خلیفہ صاحب کے چال چلن اور غیر شرعی افعال کے مرتکب ہونے کے بارہ میں بہت سے دلائل و ثبوت اور خلیفہ صاحب کے پرائیوٹ خط پیش کیے۔

اس جگہ میں احتیاطاً یہ لکھ دینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ اگر محترم صدیق کو میرے بیانِ بالا کی صحت کے بارہ میں کوئی اعتراض ہو تو میں ہر دم ان کے ساتھ اپنے اس بیان کی صداقت پر مباہلہ کے لیے تیار ہوں۔"

(احقر العباد عبد المجید اکبر مکان نمبر ۵، بلاک ڈی ٹمپل روڈ لاہور)

Marfat.com

گواہی نمبر ۱۱

حافظ عبدالسلام مرزائی شہادت دیتا ہے :

" میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جو جبار و قہار ہے، جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتی اور مردود کا کام ہے، حسب ذیل شہادت دیتا ہوں :

میں ۱۹۳۲ء سے لے کر ۱۹۳۶ء تک مرزا گل محمد صاحب رئیس قادیان کے گھر میں رہا۔ اس دوران میں کئی مرتبہ ایک عورت مسماۃ عزیزہ بیگم صاحبہ کے خطوط خفیہ طریقہ سے ان کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے کہ ان خطوں کا کسی سے بھی ذکر نہ کرنا، خلیفہ محمود کے پاس لے جاتا رہا۔ خلیفہ مذکور بھی اس طریقہ سے اور ہدایت بالا کو دہراتے ہوئے جواب دیتا رہا۔ خطوط انگریزی میں تھے۔

اس کے علاوہ ایک عورت کو رات کے دس بجے بیرونی راستہ سے لے جاتا رہا جب کہ اس کا خاوند کہیں باہر ہوتا۔ عورت غیر معمولی بناؤ سنگھار کر کے خلیفہ کے دفتر میں آتی تھی۔ میں بموجب ہدایت اسے گھنٹہ یا دو گھنٹہ بعد لے آتا تھا۔

ان واقعات کے علاوہ بعض اور واقعات سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ خلیفہ صاحب کا چال چلن خراب ہے اور میں ہر وقت ان سے مباہلہ کرنے کے لیے تیار ہوں۔"

(حافظ عبدالسلام پسر حافظ سلطان حامد خاں صاحب استاد میاں ناصر احمد)

Marfat.com

گواہی نمبر ۱۲

مرزائی غلام حسین کہتا ہے :

"میں خدا کو حاضر ناظر جان کر اور اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنی آنکھ سے حضرت صاحب (یعنی مرزا محمود احمد کو صادقہ کے ساتھ زنا کرتے دیکھا ہے ، اگر میں جھوٹ لکھ رہا ہوں تو اللہ کی مجھ پر لعنت ہو ۔"

(غلام حسین احمدی)

گواہی نمبر ۱۳

مرزا منیر احمد نصیر قادیانی حلفاً کہتا ہے ۔

"مجھے دلی یقین ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نہایت بدچلن ، لوز کریکٹر انسان ہے ۔ بیشمار علینی شہادتیں جو مجھ تک پہنچ چکی ہیں ، جن کی بناء پر میں یہ جاننے کے لیے تیار ہوں کہ واقعی خلیفہ صاحب قادیان زانی اور اغلام باز (فاعل و مفعول) بھی ہیں ۔

اس دلی یقین کا ثبوت میں یہاں تک دے سکتا ہوں ، اگر خلیفہ صاحب قادیان اپنے کریکٹر چال چلن کی صفائی کے لیے مباہلہ کرنے کو تیار ہوں تو ہر طرح اسے قبول کرنے کو تیار ہوں ۔"

(مرزا منیر احمد نصیر قادیانی)

Marfat.com

گواہی نمبر ۱۴

شیخ بشیر احمد مصری قادیانی یوں گہر بار ہے :

"میں خداوند تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر بیان کرتا ہوں کہ میں نے مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو بچشم خود زنا کرتے دیکھا ہے۔ اگر میں جھوٹ بولوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو۔"

(شیخ بشیر احمد مصری قادیانی)

گواہی نمبر ۱۵

مرزائیوں کی اہم ترین جماعت، انجمن انصار احمدیہ قادیان کے سابق صدر فرماتے ہیں :

"میں خدا کو حاضر ناظر جان کر اس کی قسم کھا کر جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے، یہ تحریر کرتا ہوں کہ میں مرزا محمود احمد صاحب کی بیعت سے اس لیے علیحدہ ہوا تھا کہ مجھے ان کے خلاف احمدی لڑکوں، لڑکیوں اور عورتوں کے صحیح واقعات پہنچے تھے، جن کے ساتھ مرزا محمود احمد نے بدکاری کی تھی، اسی بناء پر میں نے مرزا محمود احمد صاحب کو لکھا تھا، کہ آپ کے خلاف احمدی لڑکے، لڑکیاں اور عورتیں اپنے واقعات بیان کرتی ہیں۔

ایسی صورت میں آپ یا جماعتی کمیشن کے سامنے معاملہ پیش ہونے دیں یا میدانِ مباہلہ کے لیے تیار ہوں، یا حلف مؤکد بعذاب اٹھائیں یا ہمیں موقعہ دیں کہ ہم تمام واقعات پیش کر کے

Marfat.com

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تمام احمدیوں کی موجودگی میں آپ کے سامنے حلف مؤکد بعذاب اٹھائیں تاکہ روز بروز کا جھگڑا ختم ہو کر حق کا بول بالا ہو۔ لیکن مرزا محمود احمد صاحب کو کسی طریق پر بھی عمل پیرا ہونے کی جرأت نہیں ہوئی۔ سوائے کفار والا حربہ بائیکاٹ مقاطعہ استعمال کرنے کے۔

۳۷ء سے لے کر آج تک میں اسی عقیدہ پر علی وجہ البصیرت قائم ہوں کہ میاں محمود احمد ایک زانی اور بدچلن انسان ہے جس کو خدا رسول اور اس کے خادم حضرت مسیح موعود سے کسی قسم کی کوئی نسبت نہیں۔ اگر میں اپنے اس عقیدہ میں باطل پر ہوں تو اللہ تعالےٰ کی مجھ پر لعنت ہو۔"

(حکیم عبدالعزیز سابق پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ قادیان)

گواہی نمبر ۱۶

اور منیر احمد قادیانی کچھ اور اضافہ کرتے ہیں:

"میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر جس کی جھوٹی قسم کھانا کبیرہ گناہ ہے، یہ تحریر کرتا ہوں کہ میں نے حضرت مرزا محمود احمد صاحب قادیان کو اپنی آنکھ سے زنا کرتے دیکھا ہے۔

اور میں اقرار کرتا ہوں کہ اس نے میرے ساتھ بھی بدفعلی کی ہے اور میں جھوٹ بولوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو۔

میں بچپن سے وہیں رہتا تھا۔"

(منیر احمد قادیانی)

Marfat.com

گواہی نمبر ۱۷

محمد عبداللہ مرزائی اس پر مزید اضافہ کرتے ہیں :

" مصری عبدالرحمٰن صاحب کے بڑے لڑکے حافظ بشیر احمد نے میرے سامنے ہاتھ میں قرآن شریف لے کے یہ لفظ کہے، خدا تعالیٰ مجھے پارا پارا کر دے اگر میں جھوٹ بولتا ہوں کہ موجودہ خلیفہ صاحب نے میرے ساتھ بدفعلی کی ہے۔

میں خدا کی قسم کھا کر یہ واقعہ لکھ رہا ہوں۔"

(بقلم خود محمد عبداللہ احمدی سیمنٹ فرنیچر ہاؤس مسلم ٹاؤن لاہور)

گواہی نمبر ۱۸

سمن آباد لاہور کی ایک خاتون سیدہ ام صالحہ بنت سید ابرار حسین لکھتی ہیں :

" مرزا گل محمد صاحب مرحوم (آپ قادیان کے رئیس اعظم تھے اور وہاں بڑی جائیداد کے مالک تھے) اور مرزا غلام احمد صاحب کے خاندان کے رکن تھے اور ان کی دوسری بیوہ چھوٹی بیگم نے مجھے بیان کیا کہ خلیفہ صاحب کو میں نے اپنی آنکھوں سے ان کی صاحبزادی اور بعض دوسری عورتوں کے ساتھ زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے خلیفہ صاحب سے ایک دفعہ عرض کی کہ حضور یہ کیا معاملہ ہے ؟

آپ نے فرمایا، کہ قرآن و سنت میں اس کی اجازت

Marfat.com

صوفی صاحب کے پاس روزانہ ان کے گھر جا کر بیٹھتے۔ اور بسا اوقات صوفی صاحب کو قصر خلافت میں اپنے ایک کمرۂ خاص میں بھی لے جا کر اُن کی خاطر و مدارات کرتے۔ انھوں نے مجھ سے بارہا بیان کیا کہ مرزا حنیف احمد خدا کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ:

جس کو تم لوگ خلیفہ اور مصلح الموعود سمجھتے ہو، وُہ زنا کرتا ہے

اور یہ کہ مرزا حنیف نے اپنی آنکھوں سے اپنے والد کو ایسا کرتے دیکھا۔ صوفی صاحب نے یہ بھی کہا کہ انھوں نے کئی دفعہ مرزا حنیف احمد سے کہا کہ تم ایسا سنگین الزام لگانے سے قبل اچھی طرح اپنی یادداشت پر زور ڈالو۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ جس کو تم کوئی غیر سمجھے ہو، وُہ دراصل تمہاری کوئی والدہ ہی تھیں۔ مبادا خدا کے قہر و غضب کے نیچے آجاؤ تو اس پر مرزا حنیف احمد اپنی پوری رؤیت عینی پر حلفاً مصر رہے۔ کہ ان کا والد پاک سیرت نہیں ہے اور یہ بھی کہا کہ انھوں نے اپنے والد کی کبھی کوئی کرامت مشاہدہ نہیں کی۔ البتہ یہ تڑپ شدت کے ساتھ پائی ہے کہ کسی طرح انہیں جلد از جلد دُنیادی غلبہ حاصل ہو جائے۔

اگر میں اس بیان میں جھوٹا ہوں اور افراد جماعت کو اس سے محض دھوکا دینا مقصود ہے تو خدا تعالیٰ مجھ پر اور میری بیوی پر ایسا عبرت ناک عذاب نازل فرماتے جو مخلص اور ہر دیدۂ بینا کے لیے ازدیاد ایمان کا موجب ہو۔

ہاں ! میں نام نہاد خلیفہ کی بدعنوانیوں، خیانتوں اور دھاندلیوں کے ریکارڈ کی رُو سے میں عینی شاہد ہوں، کیونکہ خاکسار نے سالہا

Marfat.com

نوسال تحریک ۔جدید اور انجمن احمدیہ کے مختلف شعبوں میں اکاؤنٹنٹ
اور نائب ایڈیٹر کی حیثیت سے کام کیا ہے ۔"
(خاکسار چوہدری علی محمد عفی عنہ واقف زندگی حال
نمائندہ خصوصی کوہستان، لائلپور)

گواہی نمبر ۲

مولوی محمد صالح نور واقف زندگی سابق کارکن وکالت، تحریک جدید ربوہ
مولوی محمد یامین صاحب تاجر کتب کے چشم و چراغ ہیں ۔مرزائی ہونے کے علاوہ
سلسلہ مرزائیہ کا بے شمار لٹریچر شائع کرتے ہیں ۔یہ قادیان میں ۱۹۲۹ء میں پیدا
ہوئے اور مولوی فاضل تک تعلیم حاصل کی، بعد ازاں مختلف شعبہ جات میں نہایت
خوش اسلوبی سے خدمت سرانجام دیتے رہے، مثلاً :

۱۔ قادیان میں مسجد الاحمدیہ کے جنرل سیکریٹری کے عہدہ پر فائز رہے۔
۲۔ زعیم مجلس خدام الاحمدیہ، دارالصدر ربوہ ۔
۳۔ نائب منتظم تبلیغ مرکزیہ خدام الاحمدیہ ربوہ۔
۴۔ سندھ ویجی ٹیبل اینڈ پروڈکٹس کے ہیڈ آفس میں کام کیا۔
۵۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز اور سن رائز اخبار کے مینجر بھی رہے۔
۶۔ محتسب امور عامہ کے معتمد خاص ربوہ بھی رہے ۔

ان شعبہ جات کے علاوہ بھی جماعتی طور پر جس خدمت پر بھی مامور کیا گیا
آپ نے دیانت اور امانت کی راہ پر چل کر صحیح معنوں میں خدمت کی۔آپ میاں
عبدالرحیم احمد جو خلیفہ مرزا محمود کا داماد ہے اس کے پرسنل اسسٹنٹ وکیل التعلیم
تحریک جدید ربوہ بھی تھے ۔آپ جس جاں فشانی اخلاص اور محنت سے کام کرتے

Marfat.com

تھے، اس کی وجہ سے آپ کے ذمہ مزید کام سپرد کیے جاتے تھے۔ آٹھ دس شعبہ جات کی کارکردگی آپ کی مقبولیت کی شاہد ہے اور گھر سے تعلقات کا اندازہ بھی اس سے لگایا جاسکتا ہے، آپ کا حلفیہ بیان ہدیۂ ناظرین ہے :

" میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر مندرجہ ذیل سطور صرف اس لیے سپردِ قلم کر رہا ہوں کہ جو لوگ اب بھی مرزا محمود احمد صاحب خلیفۂ ربوہ کے تقدس کے قائل ہیں ان کے لیے راہنمائی کا باعث ہو۔ اگر میں مندرجہ ذیل بیان میں جھوٹا ہوں تو خدا تعالیٰ کا عذاب مجھ پر اور میرے اہل وعیال پر نازل ہو۔"

میں پیدائشی احمدی ہوں اور ۵۶ء تک میں مرزا محمود احمد صاحب کی خلافت سے وابستہ رہا۔ خلیفہ صاحب نے مجھے ایک خودساختہ فتنہ کے سلسلہ میں جماعت ربوہ سے خارج کر دیا۔ ربوہ کے ماحول سے باہر آکر خلیفہ صاحب کے کردار کے متعلق بہت ہی گھناؤنے حالات سننے میں آئے، اس پر میں نے خلیفہ صاحب کی صاحبزادی امۃ الرشید بیگم، بیگم میاں عبدالرحیم احمد سے ملاقات کی، انھوں نے خلیفہ صاحب کے بدچلن اور بدقماش اور بدکردار ہونے کی تصدیق کی۔ باتیں تو بہت ہوئیں لیکن خاص بات قابلِ ذکر تھی کہ جب میں نے امۃ الرشید بیگم سے کہا کہ آپ کے خاوند کو ان حالات کا علم ہے تو انھوں نے کہا کہ صالح نور صاحب آپ کو کیا بتلاؤں کہ ہمارا باپ ہمارے ساتھ کیا کچھ کرتا رہا ہے اور اگر وہ تمام واقعات میں اپنے خاوند کو بتلا دوں تو وہ مجھے ایک منٹ کے لیے بھی اپنے گھر میں بسانے کے لیے تیار نہ ہوگا

Marfat.com

تو پھر میں کہاں جاؤں گی۔ اس واقعہ پر امۃ الرشید کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور یہ لرزہ خیز بات سن کر میں بھی ضبط نہ کر سکا۔ اور وہاں سے اُٹھ کر دُوسرے کمرے میں چلا گیا۔ اس وقت میں ان واقعات کی بنا پر، جو میں ڈاکٹر نذیر احمد ریاض، محمد یوسف ناز، راجہ بشیر احمد رازی سے سُن چکا ہُوں، حق الیقین کی بناء پر خلیفہ صاحب کو ایک بد کردار اور بد چلن انسان سمجھتا ہوں اور اسی کی بناء پر وُہ آج خدا کے عذاب میں گرفتار ہیں۔"

(خاکسار محمد صالح نور واقف زندگی، سابق کارکن وکالت تعلیم تحریک جدید ربوہ) [1]

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر می کنند
چوں بخلوت می روند آں کار دیگر می کنند

فی الحال مشتے از خروارے کے طور پر خود مدیر "الفرقان" کے اپنے گھر کی گواہیاں، حلفی گواہیاں اللہ دتہ جالندھری اور ان کے حوالیوں موالیوں کے لیے پیش کی گئی ہیں۔ امید ہے وُہ انہیں اپنے جرائد و مجلات میں درج کر کے ان کے لیے تاریخ کے سینے میں محفوظ رہنے کا انتظام کریں گے۔ بقیہ پھر کبھی ضرورت ہوئی تو پیش کر دی جائیں گی۔

آخر میں ایک اطالوی حسینہ اور مرزا محمود کے مشہور عالم واقعہ پر اس

---

[1] منقول از "تاریخ محمودیت" مصنفہ مظہر ملتانی، شائع کردہ دفتر انصار احمدیہ دیو سماج ہوسٹل نمبر ۸، سنت نگر لاہور۔

Marfat.com

مضمون کو ختم کرتے ہوئے مدیر "الفرقان" کے جواب کے منتظر ہیں، یہ کہتے ہوئے کہ ؎

ادھر آ اے دلبر ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

لاہور میں ایک ہوٹل تھا سسل اس کا نام اور منٹگمری روڈ پر واقع، وہاں ایک اطالوی حسینہ مس روفو کام و دہن کی لذت کے ساتھ ساتھ قلب ونظر کے سرور کا سامان بھی مہیا کرتی تھی۔ مرزا محمود اس ہوٹل کے ماکولات و مشروبات سے زیادہ کشور اطالیہ کے باغ کی بہار میں زیادہ دلچسپی رکھتے تھے اور ایک دن روزنامہ آزاد کے الفاظ میں کیا ہوا:

"مرزا بشیر الدین محمود کی آمد اور سسل ہوٹل کی منتظمہ کی گمشدگی تلاش کے باوجود اس کا کوئی پتہ نہیں مل سکا"

یکم مارچ سسل ہوٹل کی طرف سے مشتہر ہوا تھا کہ جمعرات یکم مارچ پانچ سے ۹½ بجے رات تک ناچ اور اکاونٹ ڈرائیور ہوگا۔ بڑے بڑے انعامات بدستور سابق تقسیم کیے جائیں گے، تماشائی چار بجے شام سے جمع ہونے شروع ہو گئے۔ اور پانچ بجے اچھا خاصا مجمع ہو گیا۔ ہر ایک شخص کھیل شروع ہونے کا منتظر تھا، مگر خلاف توقع رسٹ ڈرائیور شروع ہوا۔ نہ ناچ کا بینڈ بجنا شروع ہوا۔ آخر استفسار پر سسل ہوٹل کے ایک بیرے سے معلوم ہوا کہ رسٹ ڈرائیور کا تمام سامان منتظمہ کے کمرے میں ہے اور منتظمہ کو مرزا بشیر الدین محمود موٹر پر بٹھا کر لے گئے ہیں۔" [1]

---

[1] نامہ نگار آزاد ۳۔ مارچ ۱۹۳۴ء

Marfat.com

اس واقعہ کو "زمیندار" کے مدیر شہیر مولانا ظفر علی خاں ؒ نے "زمیندار" میں یوں نظم کیا:

اطالوی حسینہ

اے کشورِ اطالیہ کے باغ کی بہار — لاہور کا دامن ہے ترے فیض سے چمن
پیغمبرِ جمال تیری چلبلی ادا — پروردگارِ عشق تیرا دلربا چلن
الجھے ہوئے ہیں دل تری زلفِ سیاہ میں — ہیں جس کے ایک تار سے وابستہ سو فتن
پروردۂ فسوں ہے تیری آنکھ کا خمار — آوردۂ جنوں ہے تیری بوتے پیرہن
پیمانۂ نشاط تیری ساق صندلیں — پیمانۂ سرور تیرا مرمریں بدن!
رونق ہے ہوٹلوں کی ترا حسن بے حجاب — جس پر فدا ہے شیخ تو لٹو ہے برہمن
جب قادیاں پہ تیری نشیلی نظر پڑی — سب نشۂ نبوتِ ظلی ہوا ہرن
میں بھی ہوں تیری چشم پر افسوں کا معترف — جادو وہی ہے آج جو ہو قادیاں شکن

اطالوی رقاصہ کا "الفضل" میں اعتراف

اس کے بعد مختلف اخباروں میں شور و غوغا ہوئے خلیفہ قادیان کی خطبہ جمعہ کی تقریر شائع ہوئی جس میں اس اطالوی لیڈی کے لے جانے کا اعتراف کیا، مگر اس کی وجہ یہ بتائی کہ:

"اس لیڈی کو اپنی بیویوں اور لڑکیوں کی انگریزی لہجہ کے لیے لایا تھا۔"

اس کا جواب اہل حدیث نے یوں لکھا:

"پس مطلع صاف ہوگیا، مگر سوال یہ ہے کہ اطالوی عورت خاص کر ہوٹل کی خادمہ انگریزی کیا پڑھاتے گی۔ اطالوی لوگ تو خود انگریزی

۱؎ "الفضل" ۱۸ مارچ ۱۹۳۴ء۔

Marfat.com

صحیح نہیں بول سکتے۔ انگریزی زبان میں دو حروف ڈی D اور ٹی T بالخصوص ممتاز ہیں۔ دونوں حروف اطالوی لوگ عربوں کی طرح ادا نہیں کر سکتے۔ علاوہ اس کے ایسی معلمہ کا اثر معصومات لڑکیوں اور پردہ نشین بیویوں پر کیا ہو گا؟"

اطالوی حسینہ

سسل ہوٹل لاہور کی ایک اطالوی منتظمہ جو ہوٹل میں مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کے ایک روزہ قیام کے بعد اچانک غائب ہو گئی تھی۔ دوسرے دن قادیان کی "مقدس سرزمین" میں دیکھی گئی۔ مولانا ظفر علی نے اس پر لکھا:

ہوٹل سسل کی رونق عریاں

عشاقِ شہر کا ہے "زمیندار" سے سوال
ہوٹل سسل کی رونقِ عریاں کہاں گئی
اس کے جلو میں جاں گئی ایماں کے ساتھ ساتھ
کیا کیا نہ تھا جو لے کے وہ جانِ جہاں گئی
خوفِ خدائے پاک دلوں سے نکل گیا
آنکھوں سے شرمِ سرورِ کون و مکاں گئی
بن کے خروشِ حلقۂ رندانِ لم یزل
لے کر گئی وہ حشر کا سامانِ جہاں گئی
روما سے ڈھل کے برق کے سانچے میں آئی تھی
اب کس حریمِ ناز میں وہ جانِ جاں گئی
یہ چیستاں سنی تو "زمیندار" نے کہا،
اتنا ہی جانتا ہوں کہ وہ قادیاں گئی

نیز لکھا:

لہ "اہلِ حدیث" امرتسر۔

ےلہ زمیندار ۱۵ر مارچ ۱۹۳۷ء

Marfat.com

اطالوی حسینہ مس رُوفو

تمہیں مشی فی النوم کی بھی خبر ہے؟
زمانے کے اے بے خبر فیل سوفوا
ملے گا تمہیں یہ سبق قادیاں سے
جہاں چل کے سوتے میں آتی ہے رُوفو
دبستاں میں جانا نہیں چاہتے ہو
تو پہنچو شبستاں میں اے بے وقوفو
بہار آ رہی ہے خزاں جا رہی ہے
ہنسو کھل کھلا کر دمشقی شگوفو!
کرشن اور خورسند کیا اس کو سمجھیں
تمہیں داد دو اس کی عبدالردفو!

جب اوقات موجود ہے قادیاں کی
کہاں مر رہی ہو تفو اور زوفو!

۱۳۔ مارچ ۱۹۳۴ء

لہ ترجمان الحدیث" شمارہ ۱۱۵، جلد ۳۔ بابت نومبر ۱۹۷۰ء

Marfat.com

مدیر "پیغام صلح" کے نام!

دشنام طراز کون؟

گو میں رہا رہینِ ستم ہائے روزگار،
لیکن ترے خیال سے غافل نہیں رہا!

ہمارے نومبر کے مضمون "مدیر الفرقان ربوہ کے نام" پر تبصرہ کرتے ہوئے لاہوری مرزائیوں کا اخبار "پیغام صلح" لکھتا ہے:

"جمعیت اہل حدیث کی طرف سے ایک ماہنامہ ترجمان الحدیث کے نام سے لاہور سے شائع ہوتا ہے، جس کے مدیرِ اعلیٰ جناب احسان الٰہی ظہیر ایم۔اے ہیں جو مدینہ یونیورسٹی کے فاضل ہیں۔ اس فضیلتِ علمی کے باوجود یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ جناب ظہیر صاحب دشنام طرازی میں ید طولےٰ رکھتے ہیں۔ چنانچہ نومبر ۱۹۷۰ء کے شمارہ میں مولوی ابوالعطاء اللہ دتا مدیر "الفرقان" ربوہ کو مخاطب کرتے ہوئے انھوں نے انیس صفحات پر مشتمل ایک مقالہ لکھا ہے جو شروع سے آخر تک گالیوں اور استہزاء سے بھرا ہوا ہے۔ اور اس ضمن میں حضرت مسیح موعود تمام جماعتِ احمدیہ پر بلا استثناء وہ لے دے کی گئی ہے کہ الامان۔"

جہاں تک اس مضمون کے اصل مخاطب مولوی اللہ دتہ، مدیر "الفرقان" کا تعلق ہے، وہی جو چاہیں اس کا جواب دیں۔

Marfat.com

ہم صرف اس قدر عرض کریں گے کہ جماعت احمدیہ کی بدنامی اور مسیح موعود کو گالیاں دلوانے کی ذمہ داری انہیں کے سابق خلیفہ میاں محمود احمد پر عائد ہوتی ہے، جن کے کردار کے بارہ میں ان کے مریدین کی کئی ایسی شہادتیں اس مضمون میں نقل کی گئی ہیں جنھیں پڑھنے سے شرم وحیا، مانع ہے۔[1]

اس بات سے صرف نظر کرتے ہوئے کہ لاہوری مرزائی پرچے نے کسی طرح اشارۃً نہیں بلکہ صراحتًا قادیانی مرزائیوں پر چوٹ کی ہے اور اپنے امام میاں محمود احمد خلیفہ ربوہ کی سیاہ کاریوں کو ان رسوائیوں کا باعث ٹھہرایا ہے۔ اگرچہ وُہ اپنے امامِ اکبر مرزا غلام احمد کی ان "حسنات" کو گول کر گیا ہے جن کا مختصر سا تبصرہ ہم نے مذکورۃ الصدر مضمون میں کیا تھا۔

رہی بات ... مدیر" ترجمان الحدیث" کے گالی دینے کی تو اس سلسلہ میں اس نے کچھ زیادتی اور کچھ کسرِ نفسی سے کام لیا ہے۔

اوّلاً اس لیے کہ مدیر" ترجمان الحدیث" نے اپنے پورے مضمون میں کسی کو کوئی گالی نہیں دی بلکہ مرزائیت کے مقابل صرف آئینہ رکھ کے یہ کہا ہے

ع آیا ہوں دل کے داغ نمایاں کیے ہوتے

ہاں یہ الگ بات ہے کہ بقول شخصے ع

آئینہ ان کو دکھایا تو بُرا مان گئے

ثانیًا: ہم نے حسبِ سابق اس دفعہ بھی ابتداء نہیں کی بلکہ پہل مرزائیت کی جانب سے ہوئی۔ اور" الفرقان" نے ہمارے خلاف ایک کمیونسٹ اخبار کی ایک انتہائی گھٹیا اور بے اصل خبر نقل کی، جس کی تردید بھی خود ہی وُہ کمیونسٹ اخبار کر چکا تھا، جس نے یہ من گھڑت اور جھوٹی خبر

---

[1] "پیغام صلح" لاہور۔

Marfat.com

شائع کی تھی، لیکن "الفرقان" اپنے اسلاف کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اس تردید کو شیرِ مادر سمجھ کر پی گیا اور ایک بے بنیاد الزام کی بنیاد رکھ دی۔

ثالثاً "پیغامِ صلح" نے مدیر ترجمان الحدیث" پر دشنام طرازی کا الزام لگاتے ہوتے اپنے گھر کو بالکل فراموش کر دیا ہے کہ اس میں یدِطولےٰ اور امامت کا درجہ کوئی اور نہیں، خود اس کے اکابر رکھتے ہیں اور خصوصاً اس کا مزعوم "مجدد" اور "مصلح موعود" مرزا غلام احمد تو اس بارہ میں اپنا کوئی نظیر اور مثیل نہیں رکھتا۔ چنانچہ آج کی صحبت میں آئینہ آپ کے مقابل ہے خدارا دوسروں پر طعن توڑتے ہوئے اپنے گھر کو تو دیکھ لیا کرو، ہم کب تک تمہیں تمہارے گھر کی خبروں سے باخبر بناتے رہیں گے ؎

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے رازِ سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں!

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے بارہ میں یوں لن ترانیاں کی ہیں کہ:

"لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں۔ مومن لعان (لعنت کرنے والا) نہیں ہوتا۔" [۱]

اور:

"گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریقِ شرافت نہیں۔" [۲]

نیز:

"میری فطرت اس سے دور ہے کہ کوئی تلخ بات منہ پر لاؤں۔" [۳]

اور ان سب پر مستزاد:

---

[۱] "ازالہ اوہام" ص ۶۶۰، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔
[۲] "اربعین نمبر ۴، ضمیمہ نمبر ۵، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔
[۳] "آسمانی فیصلہ" ص ۹، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

Marfat.com

"خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز (مرزا) کو تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا" سلہ

اور:

"کسی کو گالی مت دو، گو وہ گالی دیتا ہو" سلہ

اور آخر میں:

"میں نے جوابی طور پر بھی کسی کو گالی نہیں دی" سلہ

اتنی بڑائی اور اتنا ڈھنڈھورا سہ

اس قدر ناز ہے تمہیں گویا!
کوئی دنیا میں خوبرو ہی نہیں!

لیکن جس دل کی شورشوں کے زمانہ میں تذکرے تھے

ع جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا

اپنے وقت کے مشہور عالم وکیل المسلمین، مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارہ میں مرزا کے ارشاداتِ عالیہ ہیں:

"اس زمانہ کے مہذب ڈوم اور نقال بھی تھوڑا بہت حیا کر کام میں لاتے ہیں اور پشتوں کے سفلے بھی ایسا کمینگی اور شیخی سے بھرا ہوا تکبر زبان پر نہیں لاتے" سلہ

نیز:

سلہ اربعین نمبر ۳ ص ۴۴ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔
سلہ کشتی نوح ص ۱۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔
سلہ "مواہب الرحمٰن" ص ۱۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔
سلہ "آسمانی فیصلہ" ص ۱۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

Marfat.com

"پلید، بے حیا، سفلہ، گندی کاروائی، گندے اخلاق، نفرتی اور ناپاک شیوہ۔" ؎۱

اور:

"بٹالوی کو ایک چھوٹے درندہ کی طرح تکفیر اور لعنت کی جھاگ منہ سے نکالنے کے لیے چھوڑ دیا۔" ؎۲

دیکھو ذرا سی شرم سب کچھ مٹا دیا،
وہ آنکھ وہ نگاہ وہ چتون کہاں ہے اب؟

۱۸۵۷ء کے مجاہدینِ آزادی کے بارہ میں کیا گل کھلاتے ہیں۔

"ان لوگوں نے چوروں، قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ شروع کر دیا۔" ؎۳

اور شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے بارہ میں غلام قادیان گوہر فشاں ہے:

"کفن فروش۔ کتا"، ؎۴

"ابنِ ہوا، غدار" ؎۵ "ابوجہل" ؎۶

؎۱ "ضیاء الحق" ص ۱۳۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

؎۲ "آسمانی فیصلہ" ص ۱۴ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

؎۳ "ازالہ اوہام" ص ۱۲۴ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

؎۴ اعجاز احمدی ص ۲۳، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

؎۵ اعجاز احمدی ص ۴۳، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

؎۶ "تتمہ حقیقۃ الوحی" ص ۲۶ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

Marfat.com

ایک دفعہ متنبی قادیان نے شیخ الاسلام کی گرفت سے تنگ آ کر انہیں چیلنج دے دیا کہ اگر وُہ سچے ہیں تو قادیان آ کر اس کی پیش گوئیوں کی پڑتال کریں اور ہر پیش گوئی کے غلط ہونے پر سو روپیہ انعام حاصل کریں۔ مرزا غلام احمد کا خیال تھا کہ مولانا ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ انگریز کے اس پروردہ کی غار میں آنا پسند نہیں فرمائیں گے اس لیے ساتھ ہی پیش گوئی جڑ دی :

"وُہ قادیاں میں تمام پیش گوئیوں کی پڑتال کے لیے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے۔" [1]

اور اس پر اس قدر یقین اور اطمینان تھا کہ یہ بڑ بھی مار دی کہ :

"یہ پیش گوئی ایک نشان ہے۔" [2]

لیکن دوسری جانب بھی اسلامی حمیت وغیرت کا نشان تھا۔ اُدھر مرزا کی دھمکی آمیز پیش گوئی پہنچی، ادھر جواب بھیج دیا۔

"لو آ رہا ہوں میں!"

جب مولانا کا مکتوب "بارگاہ صاحبِ تہذیبِ اخلاق" پیش ہوا تو دہانِ مبارک کھل گیا اور موتی برسنے لگے :

"خبیث، سور، کتا بدذات، گوں خور، ہم اس (ثناء اللہ) کو کبھی (جلسۂ علم) میں بولنے نہ دیں گے، گدھے کی طرح لگام دے کر بٹھائیں گے اور گندگی اس کے منہ میں ڈالیں گے۔" [3]

---

[1] "اعجاز احمدی" ص ۳۷، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

[2] "اعجاز احمدی" ص ۳۷، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

[3] بحوالہ الہامات از مرزا از شیخ الاسلام ص ۱۲۲ حاشیہ۔

Marfat.com

واہ ع کیا منہ سے پھول جھڑتے ہیں !

ایک اور شریف آدمی کی تواضع یوں کی ہے :

" منشی الٰہی بخش نے جھوٹے الزاموں کی نجاست سے اپنی کتاب ... کو ایسا بھر دیا ہے جیسا کہ ایک نالی اور بدرو گندگی کیچڑ سے بھری جاتی ہے یا جیسا کہ سنڈاس پاخانہ سے ۔" سلہ

مشہور اہل سنت عالم اور پیر حضرت مہر علی شاہ گولڑوی مرحوم پر یوں نظر کرم ڈالی :

" کذاب ، مزوّر ، خبیث ، بچھو کی طرح نیش زن ، اسے گولڑہ کی زمین تجھ پر خدا کی لعنت ہو ، تو ملعون کے سبب ملعون ہو گئی ۔" سلہ

اور :

" فرومایہ ، کمینہ ، گمراہی کے شیخ ، دیو ، بدبخت ۔" سلہ

اور ایک اور عالم دین ، مولانا سعد اللہ لدھیانوی کو یوں اپنی نگہ ناز کا نشانہ بنایا :

" غول ، لئیم ، فاسق ، شیطان ، ملعون ، نطفہ ، سفہاء ، خبیث مفسد مزور ، منحوس ، کنجری کا بیٹا ۔" سلہ

ع اللہ اللہ خوش بیانی آپ کی !

" پیغام صلح " کے مدیر صاحب ! آپ نے مدیر " ترجمان الحدیث " کی دشمنی میں اپنے گھر کو بالکل ہی فراموش کر دیا ۔ اگر " حضرت " کی شستہ اور شگفتہ

سلہ حاشیہ اربعین نمبر ۴ ، ص ۲۷ ، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی ۔

سلہ " نزول المسیح " ص ۷۵ ، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی ۔

سلہ " نزول المسیح " ص ۷۵ ، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی

سلہ " انجام آتھم " ص ۲۸۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی ۔

Marfat.com

زبان آپ کے سامنے ہوتی تو آپ کبھی ہمیں الزام دینے کی کوشش نہ کرتے لیکن وائے افسوس کہ ؎

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

آئیے اور ہمارے اس مضمون سے جسے آپ گالیوں سے بھرا ہوا قرار دیتے ہیں کوئی ایک گالی اپنے "مسیح موعود" کی ٹکر کی بتا دیجیے اور اگر مرزا محمود کی سیاہ کاریوں کے بارہ میں ذکر کردہ گواہیاں آپ کی نظر میں "دشنام" کی زد میں آتی ہیں تو حضور یہ تو آپ ہی کی فراہم کردہ ہیں ہماری حاصل کردہ تو نہیں اور نہ ہی ان میں سے ایک ہی گواہی ہمارے خانوادے کے کسی رکن کی ہے، بلکہ ان سب کا تعلق آپ ہی کے گھرانے سے ہے۔ عبدالرحمٰن مصری آپ ہی کے تو ہیں اور اس کا بیٹا بشیر احمد بھی اور حکیم نورالدین کے اخلاف بھی اور فخرالدین ملتانی کے فرزند بھی اور وُہ سب بھی جن کو آج اللہ دتا مرزائی اپنی نستعلیق اور خالص "غلام احمدی" "زبان میں" منافق مخرجین" اور نابکار افتراء پرداز"[1]، قرار دے رہا ہے، اور جن کی توثیق کھلے لیکن پیچیدہ الفاظ میں آپ بھی کر رہے ہیں کہ :

"جہاں تک اس مضمون کے اصل مخاطب مولوی اللہ دتہ، مدیر "الفرقان" کا تعلق ہے وہی جو چاہیں اس کا جواب دیں ہم صرف اس قدر عرض کریں گے کہ جماعت احمدیہ کی بدنامی اور مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو گالیاں دلوانے کی ذمہ داری انہیں کے سابق خلیفہ میاں محمود احمد پر عائد ہوتی ہے، جن کے کردار کے

---

[1] حوالہ کے لیے دیکھیے الفرقان ربوہ شمارہ نمبر ۱۲، جلد ۲۰، بابت دسمبر ۱۹۷۰ء

بارہ میں ان کے مریدین کی کئی ایسی شہادتیں اس مضمون میں نقل کی گئی ہیں۔" [1]

رہی یہ بات کہ" انہیں پڑھنے سے شرم وحیاء مانع ہے،، تو حضور آپ کو گواہی دیتے اور دلواتے ہوئے تو شرم نہ آئی، آج اسے ہمارے منہ سے سنتے ہوئے کیوں شرماتے ہیں، اتنی بھی کیا شرم ؎

آپ نے کی ہیں عبث شرم سے نیچی آنکھیں،
چھپ گئی یہ بھی ادا دل میں نظر کی صورت !

جناب محترم! آپ کو اجازت ہے کہ ہمارے صرف نومبر والے مضمون ہی میں سے نہیں، جتنے مضامین بھی آج تک ہمارے قلم سے نکلے ہیں، ایک گالی بھی جناب مرزا اور اس کے اخلاف و اولاد کی ٹکر کی نکال دکھلائیے ہم آپ کو منہ مانگا انعام دیں گے۔ آئیے لگے ہاتھوں ہم آپ کے دوسرے اسلاف کے نمونے بھی دکھلا دیں۔ ۲۸، فروری ۱۹۳۵ء کے قادیانی مرزائی پرچے" فاروق" میں آپ کے اپنے یعنی لاہوری مرزائیوں کے خلاف ایک سلسلہ وار مضمون شائع ہوا۔ صرف ایک قسط میں آپ کے گروپ کے بارہ میں یہ" ارشادات عالیہ،، صادر ہوئے؛

"، یہودیانہ قلابازیاں، ظلمت کے فرزند، زہریلے سانپ، خباثت شرارت اور ذالت کے مظہر، عباد الدنیا وقود النار، دنیا کے بندے جہنم کے ایندھن، کمینے، رذیل، احمق، دوغلے (ماشاء اللہ)

---

[1] حوالہ کے لیے دیکھیے لاہوری مرزائی اخبار" پیغام صلح" شمارہ ۴۷ ج ۵۸ بابت ۲۵، نومبر ۱۹۷۰ء۔

Marfat.com

نیمے دروں نیمے بروں، بدلگام، غدار، علی بابا چالیس چور، اڑھائی ڈوڑو، بھیگی بلی، کبوتر نما جانور، سترے بہترے، کھوسٹ، جھوٹے دو رُخے، نمک حرام، دھوکے باز، فریب کار" ؎۱

؎ جہاں تیرا نقش قدم دیکھتے ہیں،
خیاباں خیاباں ارم دیکھتے ہیں!

اور یہ بالکل وہی انداز ہے جو مرزا غلام احمد نے اپنے "مریدانِ باصفا" کو سکھلایا، چنانچہ ایک آریہ سوامی دیانند پر اپنی پاکیزگی زبان کا اظہار ہوتا ہے،

" درحقیقت یہ شخص سیاہ دل، جاہل، ناحق شناس ظالم، پنڈت، نالائق، یاوہ گو، بدزبان، پرلے درجے کا متکبر، ریاکار، خود بیں، نفسانی اغراض سے بھرا ہوا، خبیث مادہ، سخت کلام خوش دماغ، موٹی سمجھ کا نااہل آدمی ہے" ؎۲

اور:

"کنجر ولدالزنا جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں، مگر اس آریہ میں اس قدر شرم بھی باقی نہیں رہی" ؎۳

پناہ بخدا! یہ کسی مجدد یا نبی کی زبان ہے؟ توبہ!

؎ قادیاں ہے چشمۂ آبِ حمیم،
باپ پانی تھے تو بیٹے بھاپ ہیں!

؎۱ مرزائی اخبار "فاروق" قادیان ۲۸، فروری ۱۹۳۵ء۔

؎۲ ص ۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

؎۳ "شحنۂ حق"، ص ۶۰۔ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

Marfat.com

اور لگے ہاتھوں بیٹے کی خوش کلامی کا نمونہ بھی دیکھ لیجیے۔ حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی کے بارہ میں ہرزہ سرا ہے :

" اگر محمد حسین بٹالوی کے والد کو معلوم ہوتا کہ اس کے نطفہ سے ایسا ابو جہل پیدا ہوگا تو وہ اپنے آلۂ تناسل کو کاٹ دیتا " سلہ

بالکل وہی اپنے والد کا انداز اور اسلوب :

" عبدالحق (حضرت مولانا عبدالحق غزنویؒ) نے اشتہار دیا تھا کہ اس کے گھر لڑکا ہوگا (قطعاً جھوٹ جسے مرزائی آج تک ثابت نہیں کر سکے) وہ لڑکا کہاں گیا تھا۔ اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پا گیا یا پھر رجعت قہقری کر کے نطفہ بن گیا " سلہ

اور :

" جو ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا تو اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے .. حرام زادہ کی یہی نشانی ہے کہ سیدھی راہ اختیار نہ کرے " سلہ

اور یہ نجس گالی تو مرزا کی زبان پر اس طرح چڑھی ہوئی تھی کہ اس کے استعمال اور تکرار سے سیر ہی نہیں ہوتا تھا ، چنانچہ آریوں سے کہتا ہے :

" ایسے ایسے حرام زادے جو سفلہ طبع دشمن ہیں " سلہ

سلہ خطبہ مرزا محمود خلف مرزا غلام احمد قادیان مندرجہ اخبار "الفضل" قادیان ۲ نومبر ۱۹۲۲ء

سلہ ضمیمہ " انجام آتھم " ص ۲۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی ۔

سلہ " انوار الاسلام " ص ۳۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی ۔

سلہ " آریہ دھرم " ص ۴۵ ، مرزا غلام احمد قادیانی ۔

Marfat.com

اسی بناء پر ظفر الملت ضیغم اسلام مولانا ظفر علی خاںؒ نے کہا تھا سہ

جو بات بات میں تم کو حرام زادہ کہے
ہر ایسے سفلۂ بداصل و بدزباں سے بچو
خدا نے تم کو بصیرت اگر عطاء کی ہے
تو قادیانیوں کے تیرِ بے کماں سے بچو

اور یہ سب کچھ اس ادعا کے باوجود ہے :

"میں سچ سچ کہتا ہوں، جہاں تک مجھے معلوم ہے، میں نے ایک لفظ بھی ایسا استعمال نہیں کیا جس کو دشنام دہی کہا جائے"[۱]

نہ معلوم مرزائیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد کی مذکورہ بالا گالیاں "دشنام" کی تعریف میں بھی آتی ہیں یا نہیں ؟

ع بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر !

ذرا اور اپنے "مسیح موعود" کی زبان ملاحظہ کریں شاید آپ کو اس بارہ میں متنبی قادیان کی بے نظیر اور بے مثال، جولانیِ طبع اور روانیِ دشنام کا یقین ہو جائے، ارشاد ہے :

"کنجریوں کے بچوں کے بغیر جن کے دل پر اللہ نے مُہر لگا دی ہے۔ باقی سب میری نبوت پر ایمان لا چکے ہیں اور میرے دشمن جنگلوں کے سور بن گئے ہیں، اور ان کی عورتیں کتیوں سے آگے بڑھ گئیں"[۲]

---

[۱] "ازالہ اوہام" ص ۷ ج ۱ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

[۲] "نجم الہدیٰ" ص ۱۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

Marfat.com

اور :

" بعض خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں۔ دُنیا میں سب جانوروں سے زیادہ پلید خنزیر ہے مگر خنزیر سے زیادہ پلید وُہ لوگ ہیں۔ اے مردار خور مولویو! اور گندی روحوالے بدذات فرقۂ مولویاں " ۱؎

اور :

" اے شریر مولویو! اور ان کے چیلو اور غزنی کے ناپاک سکھو " ۲؎

نیز :

" بعض کتوں کی طرح، بعض بھیڑیوں کی طرح، بعض سوروں کی طرح اور بعض سانپوں کی طرح ڈنگ مارتے ہیں " ۳؎

اور ملاحظہ کیجئے حسنِ بیان اور حسنِ ادا :

" کنجر ولدالزنا جھوٹ بولتے ہوتے شرماتے ہیں، مگر اس آریہ میں اس قدر شرم بھی باقی نہیں رہی " ۴؎

اور گالی مرزا کی طبیعت کا اس قدر جزو اور حصّہ بن گئی ہے، کہ وُہ اس کے بغیر بات بھی نہیں کرسکتا۔ حتیٰ کہ بارگاہ صمدانی میں بھی اپنی دریدہ دہنی سے باز نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ مسلمانوں کے مسلمہ عقیدے کہ اب وحی رسالت ہمیشہ

۱؎ " انجام آتھم " ضمیمہ وحاشیہ ص ۲۱، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

۲؎ " تریاق القلوب " ص ۳۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

۳؎ " خطبۃ الہامیہ " ص ۱۵، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

۴؎ " شحنۂ حق " ص ۶۰، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

Marfat.com

کے لیے منقطع ہو گئی ہے، پر طعن توڑتے ہوئے کہتا ہے :

"کوئی عقل مند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ پھر اس کے بعد سوال ہو گا کہ کیوں نہیں بولتا۔ کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گئی" لہ (عیاذاً باللہ)

دے مجھ کو شکایت کی اجازت کہ ستم گر
کیا تجھ کو مزا بھی مرے آزار میں آوے

اور یہی دشنام دہی کی عادت تھی جس نے ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۴ء میں گورداس پور کی عدالت کو اس بات کے کہنے پر مجبور کر دیا کہ :

"ملزم نمبر ۱ (مرزا غلام احمد قادیانی) اس امر میں مشہور ہے کہ وہ سخت اشتعال دہ تحریرات اپنے مخالفوں کے برخلاف لکھا کرتا ہے، اگر اس کے میلانِ طبع کو نہ روکا گیا تو غالباً امنِ عامہ میں نقص پیدا ہو گا" لہ

اور اس سے پیشتر ۲۳ اگست ۱۸۹۷ء کو ڈپٹی کمشنر مسٹر ڈگلسن اور ۱۸۹۹ء میں مجسٹریٹ ڈوئی اس سے اقرار نامہ لے چکے تھے کہ وہ آئندہ کسی کے خلاف گندی زبان استعمال نہیں کرے گا۔ چنانچہ مسٹر ڈگلسن نے اپنے فیصلہ میں لکھا :

"مرزا غلام احمد کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ جو تحریرات عدالت میں پیش کی گئی ہیں، ان سے واضح ہوتا ہے کہ وہ (مرزا) فتنہ انگیز

لہ "ضمیمہ نصرۃ الحق" ص ۱۴۵۔ مرزا غلام احمد۔

لہ روئیداد مقدمہ مرتبہ مولوی کرم الدین جہلمی، ص ۱۶۰، بحوالہ محمدی پاکٹ بک ص

ہے"۔ ؎۱

اور اس کا اعتراف خود مرزا کو بھی ہے کہ وُہ کہتا ہے :

"ہم نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے سامنے یہ عہد کر لیا ہے کہ آئندہ ہم سخت الفاظ سے کام نہ لیں گے"۔ ؎۲

لیکن باوجود ان عدالتی تنبیہات اور قول واقرار کے مرزا غلام احمد مجبوراً یہ کہتے ہوتے دوبارہ اسی "شیرینی گفتار" پر اتر آتا کہ ع

چھٹتی نہیں یہ کافر منہ سے لگی ہوئی

نہ جانے مدیر "پیغامِ صلح" کو کیا سوجھی کہ اس نے اپنے شیش محل میں بیٹھے بٹھاتے اپنے امام کی "عظمت" کا انکار کر کے ہم پر پتھر پھینکنے شروع کر دیے۔ شاید انہیں اس بات نے دلیر کر دیا ہو کہ مدیر "ترجمان الحدیث" ملکی سیاسیات کے بکھیڑوں میں الجھنے کے باعث ادھر توجہ نہ دے سکے گا اور اسی وجہ سے وہ ایامِ گذشتہ میں ہم پر مشقِ ناز فرماتے رہے۔ لیکن بقولِ غالب ؎

گو میں رہا رہینِ ستم ہائے روزگار،
لیکن ترے خیال سے غافل نہیں رہا!

منشی جی! ہم کسی کو گالی دینے کے عادی نہیں اور گالی دینا گناہ سمجھتے ہیں ہاں یہ الگ بات ہے کہ گالی دینے والے کا احترام بھی ہمارے نزدیک گناہ سے کم نہیں۔ مرزا غلام احمد کے لیے اسی لیے ہمارے قلم سے احترام کا کوئی

؎۱ بحوالہ روئیداد مقدمہ ص ۴۴، ص ۱۶۰۔

؎۲ دیباچہ کتاب البریہ ص ۱۳۔ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

Marfat.com

لفظ نہیں نکلتا کہ اس "مردِ شریف" سے کسی شخص کی عزت محفوظ نہیں رہی۔ایک عام آدمی سے لے کر علماء۔فقہاء۔ائمہ محدثین اور صحابہ کرام (علیہم الرضوان) اور انبیاء عظام (علیہم السلام) تک اس کی دریدہ دہنی سے نہیں بچ سکے۔اس لیے ہم مرزا غلام احمد کی مزعومہ نبوت اور امامت تو درکنار اس کی شرافت تک کے قائل نہیں ہو سکے، کیونکہ خود اس کے اپنے الفاظ میں :

"یہ بات نہایت قابلِ شرم ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاق رذیلہ میں گرفتار ہو اور درشت بات کا ذرا بھی متحمل نہ ہو سکے۔اور جو امام زمان کہلا کر ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنیٰ بات میں منہ میں جھاگ آتا ہے۔آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں، وہ کسی طرح بھی امام زمان نہیں ہو سکتا۔" [۱]

اور اسی معیار پر جب ہم مرزا کو پرکھتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ نہ صرف تمام اخلاقِ رذیلہ اس میں پاتے جاتے ہیں بلکہ ادنیٰ بات میں منہ میں جھاگ آتا ہے اور آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں۔

ذرا دیکھیے تو سہی کہ اپنی کتاب نور الحق میں ص ۱۱۸ سے لے کر ص ۱۲۲ تک پورے چار صفحات ایک ہی حرف سے بھرے ہوئے ہیں اور وہ ہے اپنے مخالفین پر لعنت، لعنت، لعنت، لعنت اور لعنت۔" استغفر اللہ! اللہ کے بندے، اتنی بھی کیا جھاگ کہ پورے چار صفحوں کا ستیاناس کر دیا۔اسی طرح اپنی کتاب شحنہ حق میں پوری دس سطریں مسلسل لفظ لعنت کے تکرار سے

---

[۱] "ضرورۃ الامام" ص ۸۔مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

[۲] حوالہ کے لیے دیکھیے نور الحق ص ۱۱۸ تا ۱۲۲۔مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

Marfat.com

پڑھیں لہ

بھرم کھل جائے ظالم تیرے قامت کی درازی کا
اگر اس طرۂ پرپیچ وخم کا پیچ وخم نکلے !

اور :

اگر لکھوائے کوئی اس کو خط تو ہم سے لکھوائے
ہوئی صبح اور گھر سے کان پر رکھ کر قلم نکلے !

اب آپ ہی بتلائیے کہ ایسے آدمی کا احترام کون کرے! وگرنہ ہماری آپ سے کئی دفعہ بحث ہوئی۔ ہم مذہب میں مشرقین کی دوری کے باوصف کبھی آپ کی بجائے تم پر نہیں اُترے الّا یہ کہ آپ بھی اپنے اسلاف کی اتباع میں اپنے امام کی سطح پر اتر آئیں تو مجبوراً ہم کو بھی یہ کہتے ہوئے قلم کو جنبش دینی پڑی ہو ے

غیر لیں محفل میں بوسے جام کے
ہم رہیں یوں تشنہ لب پیغام کے !

سرکار! امید ہے کہ اب آپ کی تسلی ہو گئی ہو گی کہ دشنام طرازی میں یدِطولےٰ مدیر "ترجمان الحدیث" نہیں بلکہ آپ کے امام و اسلاف رکھتے ہیں۔ آخر میں اپنے "مجدد" کی "زبانِ مبارک" سے دو گالیاں اور سن لیجیے، تاکہ آپ کو علم ہو جائے کہ جس کی امامت کی آپ نے دھوم اور شریعت کا شور مچا رکھا ہے وُہ "اخلاقِ عالیہ" کے کس مقامِ بلند پر فائز ہے اور آپ کو احساس ہو جائے کہ دُوسرے پر وار کرنے سے پہلے اپنے گھر کو ضرور دیکھ لینا چاہیے۔ مرزا غلام احمد اپنے

لہ حوالہ کے لیے دیکھیے شحنۂ حق ص ۶۰، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

Marfat.com

برتن کا ڈھکنا اٹھاتا ہے :

"مگر بقول شخصے ہر ایک برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس کے اندر ہے۔" [۱]

کل مسلم[۲] یقبلن ویصدق دعوتی الا ذریۃ البغایا۔

کہ "تمام مسلمانوں نے مجھے مان لیا اور میری دعوت کی تصدیق کر دی، مگر کنجریوں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا" [۳]

اور :

"اے (سعد اللہ) کنجری کے بیٹے اگر تو ذلت کی موت نہ مرا تو میں سچا نہیں۔" [۴]

عشق میں تیرے فتنہ گر رنج اٹھائے اس قدر
تکیہ کلام ہے مرا کوئی کرے وفا عبث

اسی پر عیسائیوں نے مرزا کے بارہ میں یہ شعر کہا تھا ؎

ڈھیٹ اور بے شرم بھی عالم میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

---

[۱] "چشمۂ معرفت" ص مصنفہ مرزا غلام احمد

[۲] اس سطر کی عربی عبارت میں جو غلطیاں ہیں وہ مرزا غلام احمد کی عربی دانی اور جہالت علمی پر شاہد عدل ہیں۔ حیرت ہے کہ بایں بے بضاعتی و بے علمی علم و حکمت کا وہ غرہ

[۳] آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۷۔ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

[۴] ترجمہ انجام آتھم ص ۲۸۲۔

[۵] بحوالہ الہامات مرزا ص ۳۰، ۳۱۔

Marfat.com

ویسے اگر مدیرِ "پیغامِ صلح" غصہ کو اور عداوت و مخالفت کو ایک طرف رکھ کر مجھ سے میری بات سنیں تو انہیں کہوں :

بدزبانی کرنا اور اپنے مخالفانہ جوش کو انتہا تک پہنچانا۔ کیا اس عادت کو خدا پسند کرتا ہے یا اس کو شیوہ شرفا کہہ سکتے ہیں [1]

اور :

"لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں۔ مومن لعان (لعنت کرنے والا) نہیں ہوتا" [2]

اور :

"جو امامِ زمان کہلا کر کچھ ایسی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنیٰ بات میں منہ میں جھاگ آتا ہے۔ آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں وہ کسی طرح بھی امامِ زمان نہیں ہو سکتا" [3]

مانو، نہ مانو جانِ جہاں اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے دیتے ہیں!

بحوالہ "ترجمان الحدیث" ۱۹۷۱ء

---

[1] "آسمانی فیصلہ" ص ۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

[2] "ازالہ اوہام" ص ۶۶۰ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

[3] "ضرورۃ الامام" ص ۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

Marfat.com

مدیر "الفرقان" کے نام

انگریز کا ایجنٹ کون تھا؟

اہل حدیث یا مرزائی

مرزائیوں نے پاکستان میں انتخاب کی گہما گہمی سے فائدہ اٹھا کر مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے خلاف عموماً اور اہل حدیث کے خلاف خصوصاً ہذیان گوئی اور ہرزہ سرائی کا ایک طومار باندھ دیا اور سمجھا کہ ہم اس کا کوئی نوٹس نہیں لیں گے اس سلسلہ میں ربوہ کے ایک مرزائی پرچے "الفرقان" اور پاکستان کے دیگر مرزائی جرائد و مجلات نے ایک سلسلہ مضامین شروع کیا جس میں تمام مسلمان مکاتب فکر کو انگریزوں کا آلۂ کار اور اپنے آپ کو انگریزوں کی کاسہ لیسی سے بری کرنے کی سعی لاحاصل کی گئی، ان کے دیگر ہفوات کا جواب تو "ترجمان الحدیث" کے نومبر ۱۹۷۰ء کے شمارہ میں تفصیل سے گزر چکا ہے۔ انگریزوں کی وفاکیشی کے بارہ میں اب حاضر ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہم اپنی بے شمار انتخابی و غیر انتخابی مصروفیات کی بنا پر اس کا جواب کچھ تاخیر سے لکھ رہے ہیں۔ لیکن ان شاء اللہ "دیر آید درست آید" کا مصداق ضرور ہے۔

زیر نظر مضمون میں ہم نے دلائل و براہین سے ثابت کیا ہے کہ انگریز کا ایجنٹ کون تھا، اہل حدیث یا مرزائی؟ اور اس سلسلہ میں ہم نے یہ التزام کیا ہے کہ اپنے بارہ میں اپنی کسی کتاب کا حوالہ نہ ہو اور ان کے بارہ میں کسی غیر کا ذکر بھی نہ آئے بلکہ جو کچھ ہو خود ان کے گھر سے ہو۔ اور ذرا دیکھیں کہ

Marfat.com

اہل حدیث کو بیگانوں نے کیا کہا ہے اور مرزائیت اور مرزا کو خود مرزا اور اس کی امت کیا کہتی ہے۔

انگریز لٹیروں نے جب اسلامی ہند سے مسلمانوں کی حکومت کا خاتمہ کر کے اپنی سیادت کا تخت بچھایا تو جہاں اور محب وطن عناصر نے ان کے خلاف مورچہ بندی کی مسلمان سب سے زیادہ ان کی راہ میں مزاحم ہوئے اور ہندوستان کے چپہ چپہ میں آزادی و حریت کی جنگ لڑی جانے لگی۔ انگریز نے اپنے لامحدود وسائل اور بے پناہ عسکری قوت کے ساتھ ساتھ ہندوستان ہی کے غدار اور ضمیر فروش لوگوں کی مدد و معاونت سے اس بھڑکتے ہوئے الاؤ کو بجھا دیا اور راس کماری سے لے کر درۂ خیبر تک پورے ملک ہند پر بلا شرکت غیرے قابض اور متصرف ہو گیا۔ لیکن اس شاطر سیاست نے اوّل روز ہی اس بات کو بھانپ لیا کہ اس جنگ کے جیتنے میں اس کے اسلحہ اور عساکر کی بجائے ہند کے غداروں اور خائنوں کا زیادہ حصہ ہے، اس لیے اس نے برصغیر میں جہاں اپنے جیوش پر خاص توجہ دی وہاں ان عناصر کو ہمیشہ اپنے الطاف و عنایات سے نوازتا رہا جنھوں نے اپنے ملک اور اپنی قوم کے خلاف اس کی تائید و حمایت کی تھی تاکہ آئندہ بھی ان کو ان کی ماں کے بیٹوں اور ان کے وطن کے سپوتوں کے خلاف استعمال کرتا رہے۔ اس کے نتیجہ میں وہ جماعت (CLASS) پیدا ہوئی جن کو (FUDALIST) جاگیردار کہا جاتا ہے۔ کہ دیس کے جیالوں اور باحمیت و باغیرت متوالوں کے خلاف جاسوسی اور سامراجی گوروں کے بوٹ چاٹنے کے عوض ان کو یہ جاگیریں عطاء ہوتی تھیں اور یہ وہی جاگیریں تھیں جنھیں اس ملک کے رکھوالوں سے اس جرم میں چھینا گیا تھا کہ وہ پردیسی لٹیروں سے نفرت اور ان کی حکومت کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے تھے۔

Marfat.com

ہندوستان میں استعمار کی تاریخ سے واقفیت رکھنے والے لوگ اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ انگریز نے جہاں ایسے خائنوں اور اُن کی اولاد پر ہمیشہ اپنا سایۂ عاطفت پھیلائے رکھا وہاں اس امر کے لیے بھی کوشاں رہا کہ اس گروہ میں تازہ بتازہ اسیرانِ حرص و آز کو بھی شامل کرتا رہے، کیونکہ وُہ اس حقیقت سے بھی بے خبر نہیں تھا کہ اٹھارہ سو ستاون ۱۸۵۷ میں بھڑکنے والا شعلہ ابھی پوری طرح بجھا نہیں بلکہ اس کے خاکستر میں ابھی کئی چنگاریاں سلگ رہی ہیں جو کسی وقت بھی آتش فشاں بن کر اس کے خرمنِ عز و جاہ کو جلا سکتی اور خاک سا بنا سکتی ہیں اس لیے وُہ بدستور اس جوڑ توڑ میں لگا رہا کہ کوئی ایسی تدبیر نکالی جائے جس سے برصغیر میں اپنے اقتدار کو مستحکم اور قیام کو دوام بخشا جا سکے، اسے ہندوستان میں مجموعی طور پر جنگِ آزادی کے بعد اگر کسی سے خطرہ تھا تو مسلمانوں سے تھا، کیونکہ وُہ سمجھتا تھا کہ ایک تو مسلمانوں کو اپنی قیادت و سیادت کے مٹنے کا غم ہے کہ ہندوستان میں اس وقت مسلمانوں ہی کی حکومت تھی اور دُوسری طرف ان کا دین۔ ان کی شریعت اور اُن کے جذباتِ جہاد انہیں ہمیشہ غیر ملکی کافروں کے غلبہ و استیلاء کے خلاف انگیخت کرتے اور برہم زن پر اکساتے رہیں گے ادھر بالفعل برصغیر کے موحد مسلمانوں کا ایک گروہ اس کے خلاف برسرِعمل اور برسرِ پیکار ہو بھی چکا تھا اور انگریز اس مٹھی بھر "گروہِ عشاق" سے اس قدر ہراساں، لرزاں اور ترساں تھا کہ اسے ہندوستان کی سرزمین اپنے پیروں کے نیچے سے کھسکتی ہوئی معلوم ہونے لگی موحدین کے نعرہ ہائے جہاد اس کے ایوانوں پر لرزہ طاری کرنے لگے اور دار و رسن سے اُن کو بوسہ ہائے شوق مومنوں کے دلوں کے تاروں سے اس طرح کھیلنے لگے جس طرح زخمہ و مضراب سے تاروں سے اٹھکیلیاں کرتے ہیں اور عین اس وقت جب کہ علماء اہلِ حدیث اور زعماء موحدین خنجروں کے

نوک اور تلواروں کی دھار پر رقص کر رہے تھے اور سامراج کو برصغیر میں اپنا سورج ڈوبتا ہوا نظر آرہا تھا اس کے غدار اور ذلہ خوار اٹھے اور ان میں سے چند نے تو اس جماعتِ مقدسہ پر "وہابیت" کا لیبل چسپاں کر کے اس کی تحریکِ حریت کو دوسرے مسلمانوں تک پہنچنے سے باز رکھنے کی کوشش کی اور چند نے اس جذبے ہی کو ختم کرنے کی ٹھانی۔ جس کے نتیجہ میں یہ چنگاری پھر بھی کبھی بھڑک سکتی تھی۔ ہندوستان کی تحریکِ آزادی پر قلم اٹھانے والا کوئی مورخ اس وقت تک آگے نہیں بڑھ سکتا جب تک کہ وُہ رکے اہلِ حدیث کی عظمت و رفعت کو سلام نہ کرلے اور ان کے جذبۂ جہاد اور اُن کی بے پناہ قربانیوں کو خراجِ تحسین نہ پیش کرلے اور اسی طرح اس کی تاریخ تب تک مکمل نہیں ہوسکتی جب تک کہ وُہ ان خائنوں اور انگریز کے خاندانی نمک خواروں کا تذکرہ نہ کرلے جنھوں نے ان بدیشی کافروں کی خاطر اپنی ہر چیز کو داؤ پر لگا دیا اور اپنی ہر متاع کو فروخت کر دیا تھا چاہے وُہ ضمیر ایسی گراں مایہ اور دین ایسی والاقدر شئے ہی کیوں نہ ہو اور یہی سبب ہے کہ تاریخ کے اوراق ان دونوں کی تاریخ کو اپنے سینے میں محفوظ کیے ہوتے ہیں اور آج ہم اسی تاریخ کے صفحات کو الٹ اور اسی کے اوراق کو پلٹ رہے ہیں کہ کچھ سفیہانِ امتِ باطلہ، اور ابلہانِ کورچشم حقائق کو الٹانے، مٹانے اور چھپانے کے درپے ہیں کہ شاعری میں تو ہمیں گوارا ہے کہ یارانِ سرپل خرد کا نام جنوں اور جنوں کا خرد رکھ دیں اور ہم اسے آپ کے حسن کی کرشمہ سازی کہہ کر ٹال دیں لیکن تاریخ میں گوارا نہیں۔ تاریخ کا ورق آپ کے سامنے ہے کہ:

"۱۸۴۷ء کو قادیان کے ایک انگریز دوست اور مسلم دشمن خاندان میں جنم لینے والا چشم و چراغ پنجاب کے انگریز گورنر کے حضور اپنی پشتینی وفاداری

Marfat.com

کا ذکر ان الفاظ میں پیش کرتا ہے :

"سب سے پہلے میں یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ میں ایسے خاندان میں سے ہوں جس کی نسبت گورنمنٹ نے ایک مدت دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ وُہ خاندان اوّل درجہ پر سرکار دولت مدار انگریزی کا خیر خواہ ہے ... میرے والد صاحب اور خاندان ابتداء میں سے سرکار انگریزی کے بدل وجان ہوا خواہ اور وفادار رہے اور گورنمنٹ عالیہ انگریزی کے معزز افسران نے مان لیا کہ یہ خاندان کمال درجہ پر خیر خواہ سرکار انگریزیہ ہے" لہ

اور "گورنمنٹ عالیہ انگریزی" کے "معزز افسران" نے یہ کیونکر مان لیا تھا کہ یہ خاندان "کمال درجہ پر خیر خواہِ سرکارِ انگریزی" ہے؟ اس لیے کہ جب مسلمان اپنی آبرو اور اپنے ناموس اور اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہے تھے اور اہل حدیث کے سرخیل شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلویؒ انگریزوں کے خلاف فتوائے جہاد پر دستخط کر رہے تھے۔ اس خاندان کا سربراہ گوروں کے بوٹ چاٹتے ہوئے اپنے ہی ملکی بھائیوں کی پشتوں میں خنجر گھونپ رہا تھا، مرزا غلام احمد اس پر فخر کناں رقمطراز ہے :

"میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے۔ میرا والد مرزا غلام مرتضٰے گورنمنٹ کی نظر میں وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا۔ جن کو دربارِ گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی "تاریخ رئیسان پنجاب" میں ہے، اور

لہ درخواست بحضور نواب لفٹننٹ گورنر دام اقبالہ منجانب خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان، مورخہ ۲۴ ، فروری ۱۸۹۸ء۔ مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۷، ص ۸-۹

Marfat.com

۱۸۵۷ء میں انھوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی، یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر (جنگِ آزادی) کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیئے تھے۔ ان خدمات کی وجہ سے جو چٹھیات خوشنودیٔ حکام ان کو ملی تھیں۔ مجھے افسوس ہے کہ بہت سی ان میں سے گم ہو گئی مگر تین چٹھیاں جو مدت سے چھپ چکی ہیں۔ ان کی نقلیں حاشیہ میں درج کی گئی ہیں۔ پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا اور جب "تموں" کی گزر پر مفسدوں (محبِ وطن حریت پسندوں) کا سرکارِ انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا۔"

جب سامراجی پٹھو انگریز کے آلۂ کار اور مرزائیت کے اجداد اس خیانت کا ارتکاب کر رہے تھے۔ علماء یزدانی اور فقہاء ربانی انگریز کے خلاف فتوائے جہاد پر دستخط کر رہے تھے۔ چنانچہ وہ فتوائے مع استفتاء درج ذیل ہے۔

استفتاء

"کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس امر میں کہ اب جو انگریز

لہ "کتاب البریہ" ص ۳۰، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

Marfat.com

دلی پر چڑھ آئے ہیں اور اہلِ اسلام کی جان و مال کا ارادہ رکھتے ہیں اس صورت میں اب اس شہر والوں پر جہاد فرض ہے یا نہیں۔؟ اور وُہ لوگ جو اور شہروں اور بستیوں کے رہنے والے ہیں ان کو بھی جہاد کرنا چاہیے یا نہیں۔ بیان کرو اللہ تم کو جزا دے۔"

جواب

درصورتِ مرقومہ فرض عین ہے اوپر تمام اس شہر کے لوگوں کے اور استطاعت ضرور ہے اس فرضیت کے واسطے۔

چنانچہ اس شہر والوں کو طاقت مقابلہ اور لڑائی کی ہے، بہ سبب کثرت اجتماع افواج کے اور مہیا اور موجود ہونے آلاتِ حرب کے تو فرض عین ہونے میں کیا شک رہا، اور اطراف و حوالی کے لوگوں پر جو دُور ہیں باوجود خبر کے فرض کفایہ ہے، ہاں اگر اس شہر کے لوگ باہر ہو جائیں مقابلہ سے یا سستی کریں، اور مقابلہ نہ کریں تو اس صورت میں ان پر فرض عین ہو جاتے گا اور اسی طرح اور اسی ترتیب سے سارے اہل زمین پر شرقاً اور غرباً فرض عین ہو گا اور جو عدو اور بستیوں پر ہجوم اور قتل و غارت کا ارادہ کریں تو اس بستی والوں پر بھی فرض ہو جائے گا بشرط ان کی طاقت کے۔

دستخط اور مواہیر

نور جمالؒ، محمد عبدالکریمؒ، سکندر علیؒ، سید نذیر حسینؒ، مفتی محمد صدرالدینؒ وغیرہم

Marfat.com

پینتیس علماءِ کرام" [1]
انگریز کے روحانی فرزند" [2]

اولئك آبائی فجئنی بمثلهم
اذا جمعتنا یا جریر المجامع

اور حیرت ہے کہ مرزا محمود احمد اور اس کے آباؤ اجداد کی ہندی مسلمانوں سے یہ ساری خیانت اور انگریزی کافروں کی یہ ساری اعانت صرف اس دُنیا دُوں کے حصول کے لیے تھی جو مردِ حُر کے نزدیک پرِ کاہ کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتی۔ چنانچہ مرزا غلام احمد معترف ہے کہ:

" میرا باپ اسی طرح خدمات میں مشغول رہا، یہاں تک کہ پیرانہ سالی تک پہنچ گیا اور سفرِ آخرت کا وقت آگیا اور اگر ہم اس کی تمام خدمات لکھنا چاہیں تو اس جگہ سما نہ سکیں اور ہم لکھنے سے عاجز رہ جائیں۔ پس خلاصہ کلام یہ ہے، میرا باپ سرکارِ انگریز کے مراحم کا ہمیشہ امیدوار اور عند الضرور خدمتیں بجالاتا رہا یہاں تک کہ سرکارِ انگریزی نے اپنی خوشنودی چٹھیات سے اس کو معزز کیا اور ہر ایک وقت اپنے عطاؤں کے ساتھ اس کو خاص فرمایا اور اس کی غم خواری فرمائی اور اس کی رعایت رکھی اور اس کو اپنے خیر خواہوں اور مخلصوں میں سے سمجھا۔ پھر جب میرا باپ وفات پا گیا تب

---

[1] حوالہ کے لیے دیکھیے کتاب "اٹھارہ سو ستاون اخبار اور دستاویزیں" مرتبہ عتیق صدیقی ص ۱۹۱ مطبوعہ مکتبہ شاہراہ اردو بازار دہلی۔ ہند۔

Marfat.com

ان خصلتوں میں اس کا قائم مقام میرا بھائی ہوا۔ (ماشاءاللہ ہمہ خانہ آفتاب است) جس کا نام مرزا غلام قادر تھا اور سرکار انگریزی کی عنایات ایسی ہی اس کے شامل حال ہو گئیں جیسی کہ میرے باپ کے شامل حال تھیں (اور تاریخ کا منہ چڑانے والو! کلیجہ تھام کے سنو) اور میرا بھائی چند سال بعد اپنے والد کے فوت ہو گیا۔ پھر ان دونوں کی وفات کے بعد میں ان کے نقش قدم پر چلا اور ان کی سیرتوں کی پیروی کی "۔ ؎

اہل حدیث۔ پہ نگہ ناز کے تیر برسانے والو! آؤ اور دیکھو کہ جب ہمارے آباء انگریز کے خلاف مورچہ لگا رہے تھے۔ تب تمہارے آباء کیا کر رہے تھے اور سید احمدؒ، اسماعیل شہیدؒ، سید نذیر حسینؒ دہلوی، عنایت علیؒ ولایت علیؒ، علماء صادق پور، پٹنہ اور ان کے اخلاف تو غدار جنھوں نے راہ حق میں اپنا سب کچھ لٹا دیا، اور غلام مرتضٰے، غلام قادر، غلام احمد اور ان کی معنوی اور روحانی اولاد حریت پسند اور انگریز دشمن! جن کا خمیر ہی اسلام دشمنی اور کفر دوستی سے اٹھایا گیا تھا ؎

ببیں تفاوت راہ از کجا تا بکجا

مدیر "الفرقان" لکھتا ہے:

"انگریزی حکومت نے ملک ہند میں قیام امن اور آزادی مذہب کی جو کوششیں کی تھیں ان کی وجہ سے تمام دردمند

؎ "نور الحق" حصہ اول ص ۲۸ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

Marfat.com

مسلمانوں نے اس حکومت کا شکریہ ادا کیا اور اس سے
تعاون کے طریق کو اختیار فرمایا تھا۔ اس سے کسی کا یہ نتیجہ نکالنا
کہ ایسے لوگ انگریزوں کے آلہ کار تھے۔ انتہائی غلط فہمی ہے۔"[1]

اس سے قطع نظر کہ مرزائی ہنوز انگریز کے مدح سرا اور ثنا خواں ہیں اور اسی طرح اپنے نبوت و رسالت کے عطا کرنے والے کا حق نمک ادا کر رہے ہیں ان سے سوال کرو کہ وہ کونسا امن تھا جسے ہند میں انگریزی حکومت نے قائم کیا۔ تیمور و بابر کی بیٹیوں کی عصمت دری و رسوائی یا ہند کی مسلمان ماؤں کو ان کے جگر گوشوں سے محروم کرنا ؟

اس حریت کے دور میں ایک آزاد ملک کے باسیوں کو ان کی تعریف کرتے ہوئے شرم کرنی چاہیے جنھوں نے اس ملک کو ڈیڑھ سو سال تک غلام بنائے رکھا اور اس ملک میں امن کو قائم نہیں کیا بلکہ امن کو تاراج کیا۔ عفتوں پر ڈاکے ڈالے، آبروؤں کو غارت کیا اور قوم کے جواں بیٹوں کا خون پیا۔ ان کے بوڑھوں کو تلواروں کی دھاروں پر اور معصوموں کو نیزوں کی انیوں پر رکھا۔ لیکن وہ لوگ جن کی پرورش اور پرداخت ہی انگریزوں نے کی ہو اور جنھیں ان کی فرمانبرداری ورثہ اور مذہب میں ملی ہو وہ کب اس کو فراموش اور اس کی وفاکیشی سے گریز کر سکتے ہیں۔

ع شرم تم کو مگر نہیں آتی

یاد رہے متنبی قادیان نے انگریز کی وفاداری کو مرزائیت میں داخلہ کے لیے شرط اور اصل الاصول قرار دیا تھا۔ چنانچہ وہ

---

[1] "الفرقان" ربوہ، ج ۲۰ شمارہ ۱۲ دسمبر ۱۹۷۰ء۔

Marfat.com

لکھتا ہے:

"اب اس تقریر سے جس کے ساتھ میں نے اپنی سترہ سالہ مسلسل تقریروں سے ثبوت پیش کیے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ سرکار انگریزی کا بدل وجان خیر خواہ ہوں اور میں ایک شخص امن دوست ہوں اور اطاعت گورنمنٹ اور ہمدردی بندگانِ خدا کی میرا اصول ہے اور یہ وہی اصول ہے جو میرے مریدوں کی شرائطِ بیعت میں داخل ہے۔ چنانچہ پرچہ شرائطِ بیعت جو ہمیشہ مریدوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اس کی دفعہ چہارم میں انہی باتوں کی تصریح ہے۔" [1]

رہی بات کہ مرزا اور مرزائیت صرف انگریز کے سپاس گزار تھے، آلۂ کار نہیں تھے، اس کے بارہ میں خود مرزا غلام احمد قادیانی اور اُس کے جانشین معترف ہیں کہ سرکار انگریزی کی کاسہ لیسی میں وُہ اپنے آباء سے کسی طرح پیچھے نہیں رہا۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی انگریزی استعمار کا حقِ نمک ادا کرتے ہوئے مسلمانانِ ہند کو انگریز کی غلامی کا درس دیتا اور غلامی کی زنجیروں کو مضبوط کرنے کی تلقین کرتا ہے:

"ہر ایک سعادت مند مسلمان کو دُعا کرنی چاہیئے کہ اس وقت انگریزوں کو فتح ہو۔ کیوں کہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں، اور سلطنتِ برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں۔

---

[1] ضمیمہ کتاب البریہ ص ۹، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

Marfat.com

سخت جاہل اور سخت نالائق وُہ مسلمان ہے جو اس گورنمنٹ سے کینہ رکھے، اگر ہم ان کا شکر نہ کریں تو پھر ہم اللہ تعالیٰ کے بھی ناشکرگزار ہیں۔"[1]

نیز:

"خدا نے ہمیں ایک ایسی ملکہ عطا کی ہے جو ہم پر رحم کرتی ہے اور احسان کی بارش سے اور مہربانی کے مینہ سے ہماری پرورش فرماتی ہے اور ہمیں ذلت اور کمزوری کی پستی سے اُوپر کی طرف اٹھاتی ہے۔"[2]

اور ملکہ کے رحم اور اس کے احسان کی بارش اور مہربانی کے مینہ کا بدلہ مرزا غلام احمد کس طرح چکاتا ہے۔ خود اس کے اپنے الفاظ میں ملاحظہ کیجئے:

"میرے اس دعوے پر کہ میں گورنمنٹ برطانیہ کا سچا خیرخواہ ہوں۔ دو ایسے شاہد ہیں کہ اگر "سول ملٹری" جیسا لاکھ پرچہ بھی ان کے مقابلہ پر کھڑا ہو تب بھی وُہ دروغ گو ثابت ہو گا۔ اوّل یہ کہ علاوہ اپنے والد مرحوم کی خدمت کے سولہ برس سے برابر اپنی تالیفات میں اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ مسلمانانِ ہند پر اطاعت گورنمنٹ برطانیہ فرض ہے اور جہاد حرام ہے۔ دوسرے یہ کہ میں نے کئی عربی کتابیں عربی فارسی تالیف کر کے

---

[1] "ازالۂ اوہام" ص ۵۰۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

[2] "نورالحق" حصہ اوّل ص ۴۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

Marfat.com

غیر ملکوں میں بھیجی ہیں جن میں برابر یہی تاکید اور یہی مضمون ہے پس اگر کوئی بداندیش یہ خیال کرے کہ سولہ برس کی کارروائی میری کسی نفاق پر مبنی ہے تو اس بات کا اس کے پاس کیا جواب ہے، کہ جو کتابیں عربی و فارسی روم اور شام، مصر اور مکہ اور مدینہ وغیرہ ممالک میں بھیجی گئیں اور ان میں نہایت تاکید سے گورنمنٹ انگریزی کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں، وہ کارروائی کیونکر نفاق پر محمول ہو سکتی ہے، کیا ان ملکوں کے باشندوں سے بجز کافر کہنے کے کسی اور انعام کی توقع تھی۔ کیا "سول ملٹری گزٹ" کے پاس کسی ایسے خیر خواہ گورنمنٹ کی کوئی اور بھی نظیر ہے؟ (ماشاءاللہ چشم بد دور) اگر ہے تو پیش کرے۔ لیکن میں دعوے سے کہتا ہوں کہ جس قدر میں نے کارروائی گورنمنٹ کی خیر خواہی کے لیے کی ہے اس کی نظیر نہیں ملے گی۔" [1]

اور صرف اسی پر بس نہیں بلکہ:

"میں دیکھتا ہوں کہ ان دنوں بعض جاہل اور شریر۔ لوگ اکثر ہندوؤں میں سے اور کچھ مسلمانوں میں سے گورنمنٹ کے مقابل پر ایسی ایسی حرکتیں ظاہر کرتے ہیں جن سے بغاوت کی بو آتی ہے بلکہ مجھے شک ہوتا ہے کہ کسی وقت باغیانہ رنگ ان کی طبائع میں پیدا

---

[1] اشتہار لائق توجہ گورنمنٹ جو جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند اور جناب گورنر جنرل ہند اور لفٹیننٹ گورنر پنجاب اور دیگر معزز حکام کے ملاحظہ کے لیے شائع کیا گیا۔ منجانب خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۴ء مندرجہ "تبلیغ رسالت" ج ۳ ص ۱۹۶ مولفہ میر قاسم علی قادیانی۔

Marfat.com

ہو جائے گا اس لیے میں اپنی جماعت کے لوگوں کو جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان میں موجود ہیں جو بفضلہ تعالیٰ کئی لاکھ تک ان کا شمار پہنچ گیا ہے۔ نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ وُہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکھیں جو تقریباً سولہ برس سے تقریری اور تحریری طور پر ان کے ذہن نشین کرتا ہوں یعنی یہ کہ اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کریں کیونکہ وُہ ہماری محسن گورنمنٹ ہے۔" لے

اور:

" میں اٹھارہ برس سے ایسی کتابوں کی تالیف میں مصروف ہوں کہ جو مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی محبت اور اطاعت کی طرف قائل کریں گو اکثر جاہل مولوی ہماری اس طرز اور رفتار اور ان خیالات سے سخت ناراض ہیں۔" لے

اور اس جذبۂ جہاد کو، جو مسلمانوں کے سینوں میں کروٹیں لے رہا اور انہیں دیوانہ وار شہادت کہ الفت میں کھینچے لیے جا رہا تھا، ختم کرنے کے لیے اپنی کوششوں کا ذکر ان الفاظ میں کیا جاتا ہے:

" یہ وُہ فرقہ ہے جو فرقہ احمدیہ کے نام سے مشہور ہے، اور پنجاب

لے اعلان مرزا غلام احمد قادیانی اپنی جماعت کے نام مورخہ ۷ رمئی ۱۹۰۷ء مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۱۰، ص ۱۲۲، مولفہ میر قاسم علی قادیانی۔

لے درخواست بحضور نواب لفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبالہٗ منجانب خاکسار غلام احمد از قادیان، مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۹۸ء مندرجہ تبلیغ رسالت ۷ج، ص ۱۱۔

Marfat.com

اور ہندوستان اور دیگر متفرق مقامات میں پھیلا ہوا ہے۔ یہی وہ فرقہ ہے جو دن رات کوشش کر رہا ہے کہ مسلمانوں کے خیالات میں سے جہاد کی بیہودہ رسم کو اٹھا دے۔ چنانچہ اب تک ساٹھ کے قریب میں نے اپنی کتابیں عربی فارسی اور اردو اور انگریزی میں تالیف کر کے شائع کی ہیں جن کا یہی مقصد ہے کہ یہ غلط خیالات مسلمانوں کے دلوں سے محو ہو جائیں۔ اس قوم میں یہ خرابی اکثر نادان مولویوں نے ڈال رکھی ہے، لیکن اگر خدا نے چاہا تو امید رکھتا ہوں کہ عنقریب اس کی اصلاح ہو جائے گی۔" [1]

کیا انگریزوں کی کاسہ لیسی اور ان کا آلۂ کار ہونے کا اس سے بڑا بھی کوئی اور ثبوت ہو سکتا ہے اور یہ ساری دین فروشی اور قوم فروشی کس لیے تھی؛ صرف چند سکوں کے لیے یا اس تاجِ نبوت کے لیے جس کی گدائی مرزا غلام احمد انگریزوں سے کرتا رہا۔ ع

تفو بر تو اے چرخِ گردوں تفو

چنانچہ مرزا غلام احمد لکھتا ہے:

"میرا اس درخواست سے جو حضور کی خدمت میں مع اسماء مریدین روانہ کرتا ہوں، مدعا یہ ہے کہ اگرچہ میں ان خدماتِ خاصہ کے لحاظ سے جو میں نے اور میرے بزرگوں نے محض صدقِ دل

---

[1] قادیانی اخبار "ریویو آف ریلیجنز" بابت ۱۹۰۲ء اقتباس از عریضہ جو مرزا غلام احمد نے حکومت انگریزی ہند کو پیش کیا۔

Marfat.com

اور اخلاص اور جوش وفاداری سے سرکارِ انگریزی کی خوشنودی کے لیے کی ہے۔ عنایاتِ خاص کا مستحق ہوں"۔[1]

نہ جانے ان لوگوں کی عقل پر کیسے پتھر پڑ گئے جو مرزا غلام احمد کو نبی اور رسول شمار کرنے لگے۔ مقامِ نبوت اور منصبِ رسالت تو بڑی بات ہے۔ ربِّ کعبہ کی قسم اس طرح کی پستی کا مظاہرہ تو گدایانِ میکدہ بھی نہیں کرتے۔ چہ جائیکہ ایک شریف اور باغیرت انسان! اور اس پر طرہ یہ کہ رسالت و پیغمبری کا دعوٰی۔ عیاذاً باللہ ع

بُت کریں آرزو خدائی کی

اور:

ع

پستی کا کوئی حد سے گزرنا دیکھے

"صرف یہ التماس ہے کہ سرکارِ دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس سال کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار اور جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے، کہ وُہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودہ کی نسبت نہایت حزم و احتیاط سے اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرماتے کہ وُہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور

---

[1] درخواست بحضور لفٹنٹ گورنر بہادر دام اقبالہ منجانب خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان، مورخہ ۲۴ فروری ۱۸۹۸ء مندرجہ "تبلیغِ رسالت" ج ۷۔

Marfat.com

اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں، ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا۔ اور نہ اب فرق ہے، لہذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدماتِ گذشتہ کے لحاظ سے سرکار دولت مدار کی پوری عنایات اور خصوصی توجہ کی درخواست کریں۔" (نیز ضمیمے میں اپنے تین سو سترہ مریدوں کے نام ہیں۔ حوالہ مذکور)

اللہ دتہ مرزائی اس عبارت کو پھر پڑھے۔ شاید اس کے بے غیرت وجود میں غیرت وحمیت اور عقل وخرد کی کوئی چیز بچی کھچی موجود ہو اور وُہ اسے خبر دے سکے کہ نبی اور رسول اس قدر ذلیل اور رذیل نہیں ہُوا کرتے اور وُہ آئندہ مرزا قادیانی کا وکیل صفائی بننے سے پہلے اس بات کو سوچ لیا کرے کہ ذلت و رسوائی کے ان عمیق گڑھوں سے کوئی بھی اس کے موکل کو نکال سکتا ہے کہ نہیں؟ اور شاید وُہ آئندہ اہل حدیث پر طعن توڑنے سے پہلے کچھ دیر رُک کر غور کرلے کہ ابھی اہل حدیث کی صفیں "مردوں" سے اس قدر خالی نہیں ہوئیں کہ انگریز کے خود کاشتہ پودے کا ایک ثمر بے ثمر ان پر وار کرکے چلا جاتے اور سمجھے کہ اس کا جواب اسے نہیں ملے گا۔ ثناء اللہ (رحمۃ اللہ علیہ) ابراہیم (رحمۃ اللہ علیہ) اور محمد گوندلوی (زید مجدہٗ) کے رب کی قسم ابھی ان کے بیٹوں میں یہ کس بل موجود ہے کہ وُہ قادیانی کے اخلاف کا اسی طرح کس بل نکال سکیں اور انہیں اسی طرح لاجواب کرسکیں جس طرح وُہ مرزا قادیانی کا نکالا کرتے اور اسے لاجواب کیا کرتے تھے ؎

اپنی جفا کو دیکھ کہ میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

Marfat.com

آؤ اور ذرا "مردانِ احرار" کو بھی دیکھو کہ انہی ایام میں جب متنبی قادیان مرزا غلام احمد انگریز کے سامنے کاسۂ گدائی لیے کھڑا تھا اور مسلمانوں کو انگریز کی اطاعت کا سبق دے رہا تھا، اہل حدیث انگریز کے خلاف میدانِ جنگ میں سینہ سپر تھے اور ان کا زعیم اور قائد مولانا عنایت علی صادق پوری کوہستانِ سرحد سے مسلمانانِ ہند کے نام یہ اعلامیہ جاری کر رہا تھا۔

۱۔ جس ملک پر کفار مسلط ہو جائیں وہاں کے مسلمانوں کا فرض ہے، کہ متحد ہو کر کفار سے لڑیں۔

۲۔ جو نہ لڑ سکیں وُہ ہجرت کر کے کسی آزاد اسلامی ملک میں پہنچ جائیں۔

۳۔ ہجرت موجودہ حالات میں فرض ہے اور جو لوگ ہجرت سے باز رکھنے کی کوشش کریں وُہ منافقت کی زد میں آتے ہیں۔

۴۔ جو لوگ ہجرت بھی نہ کر سکیں وُہ حکومت سے علیحدگی پر عمل پیرا ہوں مثلاً کسی کام میں حکومت کی مدد نہ کریں اس کی عدالتوں میں نہ جائیں اپنے جھگڑوں کے لیے پنچایتیں بنائیں [۱]

اور انہی مولانا عنایت علیؒ کے تربیت یافتہ مجاہدین نے ستھانا کی پہاڑیوں کے اوپر انگریزی فوج سے دست بدست جنگ کرتے ہوئے اس شان سے راہِ حق میں اپنی جانوں کو نچھاور کیا کہ ہیسپٹ اور ہیں ایسے مخالف کہہ اٹھے کہ:

"ہر مجاہد یا شہید ہوا یا گرفتار کر لیا گیا، انھوں نے جوشِ حمیت

---

[۱] حوالہ کے لیے دیکھیے "سرگذشتِ مجاہدین" ص ۳۰۴ مرتبہ مولانا غلام رسول مہر۔

Marfat.com

کا غیر معمولی مظاہرہ کیا اور بہادرانہ پیش قدمی کرتے رہے۔ سب نے نہایت عمدہ لباس پہن رکھے تھے، نہ کسی کے قدم میں لرزش ہوئی نہ کسی کی زبان سے نعرہ بلند ہوا۔ چپ چاپ جانیں دیتے رہے؁"

اور پھر یہی لوگ تھے جنھوں نے معرکہ امبیلا میں مرزائیوں کے آقائے ولی نعمت جنرل چیمبرلین کے چھکے چھڑا دیے۔ اس معرکہ کے بارے میں ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر ایسا بدنام زمانہ مسلمان دشمن انگریز مورخ لکھتا ہے:

"۱۸ تاریخ ۱۸۶۳ء کو دشمن (مجاہدین) نے جاں فشانی سے ہم پر حملہ کیا اور ہماری ایک چوکی پر قابض ہو گئے اور افسروں کے علاوہ ۱۱۴ آدمیوں کو زخمی یا قتل کرتے ہوئے پیچھے دھکیل دیا۔ دوسرے دن دشمن نے ایک اور چوکی پر قبضہ کر لیا جسے پھر ایک خونریز جنگ کے بعد جس میں ہمارے جرنیل (جنرل چیمبرلین) صاحب بھی شدید طور پر زخمی ہوئے دوبارہ حاصل کر لی گئی، اور افسروں کے علاوہ ۱۲۵ آدمی جنگ میں کام آئے یا بالکل ناکارہ ہو گئے۔ ۲۰ تاریخ کو بیمار اور مجروحین کو واپس بھیج دینا ضروری سمجھا تھا جن کی کل تعداد ۴۳۵ ہو گئی تھی۔ جرنیل صاحب نے جو تار ۱۹ تاریخ کو دیا تھا، اس کے آخری الفاظ یہ ہیں۔ فوجوں کو ایک مہینے تک دن رات سخت کام کرنا پڑا ہے اور تازہ دم دشمنوں کا مقابلہ ایسے نقصان کے ساتھ کرنا پڑا جو حوصلہ شکن ہے۔ اس لیے ہمیں کمک کی ضرورت ہے۔ میرے لیے دشمن

؁ ہنوبلی کی کتاب ص ۱۱۱ اور اوآلی کی کتاب ص ۵۰ منقول از سرگزشت مجاہدین۔

Marfat.com

کا مقابلہ کرنا، خوراک بہم پہنچانے کے لیے آدمی مہیا کرنا
اور زخمیوں کو واپس بھیجنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔" لـه

اور آگے چل کر یہی ڈاکٹر ہنٹر لکھتا ہے :

مجاہدین نے سرحدی قبائل میں جو اقتدار حاصل کر لیا تھا۔ ہم نے اس کا غلط اندازہ لگایا تھا، وہ لوگ جو ان کے ساتھ مذہب کی بناء پر شامل ہوتے تھے، وہ فتح یا شہادت کی امید پر بڑے پرجوش اور بے صبر ہو رہے تھے۔" ـلـه

اور اس دور میں جب کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے خائن اور غدار انگریزوں کی حمایت میں جہاد کو ناجائز قرار دے رہے تھے اور ہندوستان کو دار الاسلام بتلا رہے تھے، اہل حدیث نہ صرف ہر ہر طریقے سے قوم کو جہاد کا درس دے رہے تھے بلکہ عملاً جہاد میں شریک بھی تھے اور پورا ہندوستان ان کے جہاد کے نعروں سے گونج رہا تھا۔ ڈاکٹر ہنٹر لکھتا ہے :

" انگریزوں کے خلاف ضرورتِ جہاد پر اگر وہابیوں کی نظم و نثر کی مختصر سے مختصر کیفیت بھی لکھنے کی کوشش کی جائے تو اس کے لیے ایک دفتر چاہیے۔ اس جماعت نے بہت ادب پیدا کر دیا ہے، جو

لـه "ہمارے" ہندوستانی مسلمان"، مصنف ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر مترجم ص ۵، مطبوعہ قومی کتب خانہ لاہور۔

ـلـه کتاب مذکور ص ۱۰۔

Marfat.com

انگریزی حکومت کے زوال کی پیش گوئیوں سے پُر اور ضرورت جہاد کے لیے وقف ہے۔" [1]

اور جس وقت قادیان میں انگریزی ایجنٹ اپنے مریدوں کو یہ نصیحت کر رہا تھا کہ:

"میں دیکھتا ہوں کہ ان دنوں میں بعض جاہل اور شریر لوگ اکثر ہندوؤں میں سے اور کچھ مسلمانوں میں سے گورنمنٹ کے مقابل پر ایسی ایسی حرکتیں ظاہر کرتے ہیں، جن سے بغاوت کی بُو آتی ہے، بلکہ مجھے شک ہوتا ہے کہ کسی وقت باغیانہ رنگ ان کی طبائع میں پیدا ہو جائے گا۔ اس لیے میں اپنی جماعت کے لوگوں کو جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان میں موجود ہیں، جو بفضلہ تعالیٰ کئی لاکھ تک ان کا شمار پہنچ گیا ہے نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ وُہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکھیں جو تقریباً سولہ برس سے تقریری اور تحریری طور پر ذہن نشین کرتا آیا ہوں۔ یعنی اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کریں۔" [2]

اور:

"یاد رہے کہ مسلمانوں کے فرقوں میں سے یہ فرقہ جس کا

---

[1] کتاب مذکور ص ۱۰۳۔

[2] مرزا غلام احمد کا اعلان اپنی جماعت کے نام مندرج "تبلیغ رسالت" ج ۱۰ ص ۱۳۲۔

Marfat.com

خدا نے مجھے امام اور پیشوا اور رہبر مقرر فرمایا ہے۔ ایک بڑا امتیازی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہوں اور وہ یہ کہ اس فرقہ میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں (مہاراج اور کس کا ہے!) اور نہ اس کی انتظار ہے بلکہ یہ مبارک فرقہ نہ ظاہر طور پر اور نہ پوشیدہ طور پر جہاد کی تعلیم کو ہرگز جائز نہیں سمجھتا۔" ؎۱

اور:

"میں نے صدہا کتابیں جہاد کے مخالف تحریر کر کے عرب اور مصر اور شام اور افغانستان میں گورنمنٹ کی تائید میں شائع کی ہیں، کیا آپ نے بھی ان ملکوں میں کوئی ایسی کتاب شائع کی؟" (ماشاء اللہ) ؎۲

نیز:

"میں ایمان اور انصاف کی رُو سے اپنا فرض دیکھتا ہوں کہ اس گورنمنٹ کی شکرگزاری کروں اور اپنی جماعت کو اطاعت کے لیے نصیحت کرتا رہوں۔ سو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ ایسا شخص میری جماعت میں داخل نہیں رہ سکتا جو اس گورنمنٹ کے احسان کا شکرگزار نہیں۔" ؎۳

؎۱ اشتہار مرزا غلام احمد مندرجہ "تبلیغ رسالت" ج ۹ ص ۸۲۔

؎۲ اشتہار مرزا غلام احمد مندرجہ "تبلیغ رسالت" ج ۴ ص ۴۶

؎۳ اپنی جماعت کے لیے ضروری نصیحت، منجانب مرزا غلام احمد قادیانی، مندرجہ "تبلیغ رسالت" ــــــ ج ۱۰ ص ۱۲۳۔

Marfat.com

۵ نصاریٰ کی رضاجوئی ہے مقصد اس نبوت کا
اور ابطالِ جہاد انجاح مقصد کا وسیلہ ہے

ایسے ہی وقت میں اہل حدیث پٹنہ کے اندر ایک ایسے مرکز کی بنیاد رکھ چکے تھے جہاں انگریز کی اطاعت اور جہاد کے نسخ کی تلقین نہیں بلکہ انگریز کے خلاف بغاوت اور کفار کے مقابل جہاد کا دلولہ انگیز درس دیا جاتا تھا، چنانچہ سرہربرٹ ایڈورڈ لکھتا ہے:

"غداری اور بغاوت کے ایک مرکزی دفتر کا وجود پٹنہ میں بیان کیا جاتا ہے۔" لہ

اور مردم شماری کی رپورٹ بابت ۱۹۱۱ء میں ہے:

"اس پوری مدت میں پٹنہ سازش کا مرکز تھا۔ وہابی مبلغ ہندوستان اور دوسرے قریب کے ملکوں میں اپنے مشن کی تبلیغ کر رہے تھے۔ ان کے بڑے لیڈر ولایت علی اور عنایت علی پٹنہ کے رہنے والے تھے۔" ٢ہ

اور ہنٹر لکھتا ہے:

"کتاب جتنی سخت اور باغیانہ ہو اتنی ہی عوام میں زیادہ مقبول ہو گی۔ لیکن یہ اشتعال انگیز لٹریچر تو اس مستقل جہارگانہ تنظیم کا ایک حصہ ہے جو وہابی لیڈروں نے بغاوت

لہ "ہندوستان میں اڑتیس برس" مصنفہ ٹیلر ج ۲، ص ۲۸۴۔

٢ہ مردم شماری کی رپورٹ بابت ۱۹۱۱ ج ۵ ص ۴۶ ۲ منقول از "ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک" ص ۹۹، مصنفہ مولانا مسعود عالم ندوی۔

Marfat.com

پھیلانے کے لیے قائم کر رکھا ہے۔ اس کے علاوہ سب سے مقدم پٹنہ کا مرکزی دارالاشاعت ہے۔

پٹنہ کے خلفاء جو ان تھک واعظ خود اپنے آپ بے پروا بے داغ زندگی بسر کرنے والے، انگریز کافروں کی حکومت کو تباہ کرنے میں ہمہ تن مصروف اور روپیہ اور رنگروٹ جمع کرنے کے لیے ایک مستقل نظام قائم کرنے میں نہایت چالاک تھے، وہ اپنی جماعت کے اراکین کا نمونہ اور ان کے لیے ایک مثال تھے۔ ان کی بہت سی تعلیم بے عیب تھی اور یہ انہی کا کام تھا کہ انھوں نے اپنے ہزاروں ہم وطنوں کو بہترین زندگی بسر کرنے اور اللہ تعالیٰ کے متعلق بہترین تصور پیدا کرنے کی ترغیب دی۔ دالفضل ما شہدت بہ الاعداء) ہر ایک ضلع کے مبلغین متعصب لوگوں کے گروہ دالاشاعت میں بھیجتے۔ ان میں سے اکثر کو جن کے جوش کو پٹنہ کے لیڈر اور بھی بھڑکا دیتے تھے۔ چھوٹے چھوٹے گروہوں کی صورت میں سرحدی کیمپ کی طرف روانہ کر دیا جاتا۔ ان میں سے زیادہ ہوشیار نوجوانوں کو زیادہ دیر تک زیر تربیت رکھنے کے لیے منتخب کیا جاتا تھا، اور جب وہ باغیانہ اصولوں سے اچھی طرح واقف ہو جاتے تھے تو ان کو ان کے صوبے کی طرف ایک واعظ یا مذہبی کتب فروش کی حیثیت سے واپس کر دیا جاتا تھا پٹنہ کا مرکز تبلیغ ہمیشہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کے لیے اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچانے

Marfat.com

کے لیے دو ہی راستے ہیں یا تو کافروں کے ساتھ جہاد کریں اور یا اس لعنتی سرزمین سے ہجرت کر جائیں، کیونکہ کوئی سچا دیانتدار اپنی رُوح کو خراب کیے بغیر اس حکومت کا وفادار نہیں رہ سکتا۔ جو لوگ جہاد یا ہجرت سے منع کرتے ہیں وُہ دل کے منافق ہیں۔" ؎۱

ہاں جناب! انگریز کا ایجنٹ کون اہل حدیث یا مرزائی؟ جو انگریز کے خلاف لڑتے رہے یا وُہ جو انگریز کی اطاعت کو اللہ و رسول کی اطاعت قرار دیتے رہے؟ لیجئے اس کا حوالہ بھی حاضر ہے۔ خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد کہتا ہے:

"حضرت (مرزا غلام احمد) نے لکھا ہے کہ میں نے کوئی کتاب یا اشتہار ایسا نہیں لکھا جس میں گورنمنٹ کی وفاداری اور اطاعت کی طرف اپنی جماعت کو متوجہ نہیں کیا۔ پس حضرت (مرزا) کا اس طرف توجہ دلانا اور اس زور کے ساتھ توجہ دلانا اس آیت کے ماتحت ہونے کی وجہ سے گویا اللہ اور اس کے رسول کا ہی توجہ دلانا ہے۔ (نعوذ باللہ من ذٰلک) اس سے سمجھ لو کہ اس طرف توجہ کرنے کی کس قدر ضرورت ہے۔" ؎۲

اللہ دتہ صاحب!

؎۱ "ہمارے ہندوستانی مسلمان" ص ۱۰۶، ۷، ۸، ۹۔ مصنفہ ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر

؎۲ تقریر میاں محمود احمد خلیفہ قادیان، مندرجہ اخبار "الفضل" قادیان مورخہ ۱۵ر اگست ۱۹۱۷ء

Marfat.com

۵ بات یہ ہے کہ آپ کے گھر سے
ہم کو نسبت ہے دست و داماں کی !
ہم کو مشاطگی ازل سے ملی ،
آپ کے کاکل پریشاں کی !

اور اگر یہ کہا جائے کہ مرزائی انگریز کی اطاعت کو اللہ اور رسول کی اطاعت سے بھی زیادہ اہم اور مقدم سمجھتے تھے تو بے جا نہ ہو گا، کیونکہ مرزائیت کی تاریخ ہمیں بتلاتی ہے کہ مرزا اور اس کے اخلاف، اس کی اولاد اور اس کی امت قرآن و حدیث کی ان واضح نصوص کا تو انکار کر دیتے اور اس کی تاویل کو لیتے تھے جن کی زد انگریز پر پڑتی ہے، لیکن انگریز کی خاطر انہیں جائز کو ناجائز بنا دینے میں بھی کوئی باک نہ تھا، یہی وجہ ہے، باوجودیکہ مرزا غلام احمد واضح طور پر اعلان کر چکا تھا کہ ،

"گورنمنٹ انگلشیہ خدا کی نعمتوں میں ایک نعمت ہے ۔ یہ ایک عظیم الشان رحمت ہے ۔ یہ سلطنت تمام مسلمانوں کے لیے برکت کا حکم رکھتی ہے ۔ خداوندِ کریم نے اس سلطنت کو مسلمانوں کے لیے بارانِ رحمت بنا کر بھیجا ۔ اس سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا قطعاً حرام ہے" [1]

اور :

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ و جدال

(غلام احمد)

---

[1] "شہادۃ القرآن" ضمیمہ ص ۱۱، ۱۲، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی ۔

Marfat.com

اور:

"ہمارے امام (مرزا غلام احمد) نے ایک بڑا حصّہ جو ۲۲ برس ہیں، اس تعلیم میں گزرا ہے کہ جہاد حرام ہے اور قطعاً حرام ہے۔ یہاں تک کہ بہت سی عربی کتابیں مضمون مخالفت جہاد لکھ کر ان کو بلادِ اسلام عرب شام کابل وغیرہ میں تقسیم کیا۔" سلہ

...... اور اس بات کے باوصف کہ جب ۱۹۲۹ء میں ایک دریدہ دہن ہندو غنڈے راجپال نے سرورِ کائنات محمد کریم فداہ ابی، اُمی و روحی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک ذلیل کتاب "رنگیلا رسول" کے نام سے لکھی اور اس پر لاہور کے ایک فدائی غازی علم الدین شہیدؒ نے اس کا کام تمام کر دیا۔ تو مرزا بشیر الدین نے اس پر ان الفاظ میں تبصرہ کرتے ہوئے اپنے باپ کے بنائے ہوئے مسلک کی تائید کی:

"وُہ نبی بھی کیا نبی ہے جس کی عزت کو بچانے کے لیے خون سے ہاتھ رنگنے پڑیں، وُہ لوگ جو قانون کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں وُہ مجرم ہیں اور اپنی قوم کے دشمن ہیں۔" سلہ

اس کے باوجود اور اس کے باوصف جب مسئلہ سرکار دولت مدار انگریزی کا ہوتا ہے تو وہی حرام اور ناجائز، حلال اور جائز بن جاتا ہے:

"صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس سال کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے۔ خود کاشتہ پودہ کی

سلہ قادیانی رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" بابت ۱۹۰۲ء

سلہ "الفضل" ۱۹ اپریل ۱۹۲۹ء

Marfat.com

نسبت نہایت حزم و احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔" [۱]

خط کشیدہ الفاظ کو دوبارہ پڑھیں اور سر دھنیں کہ اللہ کی راہ میں جان دینا اور خون بہانا حرام، اس کے ناموس پر کٹنا ناجائز اور انگریز کی راہ میں خون دینا عین حلال اور اس کی آبرو پر مٹنا کارِ ثواب!

مولانا ظفر علی خاں نے کیا خوب کہا تھا:

ع کبھی حج ہو گیا ساقط کبھی تیغ جہاد اٹھی
شریعت قادیاں کی ہے رضا جوئی نصاریٰ کی

اور بڑے میاں سو بڑے میاں چھوٹے میاں (محمود) سبحان اللہ!

"عراق کی فتح کرنے میں احمدیوں نے خون بہائے اور میری تحریک پر سینکڑوں آدمی بھرتی ہو کر چلے گئے۔" [۲]

اور:

"جب کابل کے ساتھ جنگ ہوئی تب بھی ہماری جماعت نے اپنی طاقت سے بڑھ کر مدد دی اور علاوہ اور کئی قسم کی خدمات کے

---

[۱] مرزا غلام احمد کی درخواست بحضور لفٹیننٹ گورنر پنجاب مندرجہ "تبلیغ رسالت" ج ۷، ص ۱۹
[۲] خطبہ مرزا محمود خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار "الفضل" ۳۱ اگست ۱۹۲۳ء۔

Marfat.com

ایک ڈیل کمپنی پیش کی جس کی بھرتی بوجہ جنگ بند ہو جانے کے رک گئی، ورنہ ایک ہزار سے زائد آدمی اس کے لیے نام لکھوا چکے تھے اور خود ہمارے سلسلہ کے بانی چھوٹے صاحبزادہ اور ہمارے موجودہ امام کے چھوٹے بھائی نے اپنی خدمات پیش کیں اور چھ ماہ تک ٹرانسپورٹ کور میں آنریری طور پر کام کرتے رہے۔“ ؎۱

اور تو اور خود خلیفہ قادیان کے دل میں انگریز کی خاطر جاں سپاری اور جاں نثاری کے جذبۂ صادقہ کا یہ عالم ہے کہ:

”جو گورنمنٹ ایسی مہربان ہو اس کی جس قدر بھی فرمانبرداری کی جائے تھوڑی ہے۔ اگر میں خلیفہ نہ ہوتا تو والنٹیر ہو کر جنگ یورپ میں چلا جاتا۔“ ؎۲

؎ پناہ اللہ کی مرزائیوں کے پیشواؤں سے
امام ان کا ہے گٹھ کترا نبی ان کا لٹیرا ہے

اور یہی خلیفہ مرزائیت جس نے سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت اور آپؐ کی گستاخی کے مرتکب کے قتل پر اظہارِ ناپسندیدگی کیا تھا۔ انگریز کے پروردہ اور خود کاشتہ پودے اپنے باپ متنبیٔ قادیان کی حرمت و عزت کی خاطر اس قدر جوش و غیرت کا ثبوت دیتا ہے کہ جب مولوی عبدالکریم نامی ایک شخص نے اور مرزا اور اولادِ مرزا کی سیاہ کاریوں سے مطلع ہو کر مرزائیت سے

؎۱ مرزائی ایڈریس بحضور لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند مندرجہ اخبار ”الفضل“ ۴۔ جولائی ۱۹۲۱ء

؎۲ انوارِ خلافت ص ۹۶ مصنفہ مرزا محمود خلیفہ قادیانی۔

Marfat.com

توبہ کی۔ اور مرزا غلام احمد کی اور اس کے اخلاف کی زندگیوں کو بے نقاب کرنا شروع کیا تو مرزا محمود نے کہا :

"اپنے دینی اور روحانی پیشوا کی معمولی ہتک بھی کوئی برداشت نہیں کر سکتا۔ اس قسم کی شرارتوں کا نتیجہ لڑائی جھگڑا، حتیٰ کہ قتل و خونریزی بھی معمولی بات ہے۔ اگر اس سلسلہ میں کسی کو پھانسی دی جائے اور وہ بزدلی دکھائے تو ہم اسے ہرگز منہ نہیں لگائیں گے، بلکہ میں تو اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھوں گا" ؎۱

اور :

"جب تک ہمارے جسم میں جان اور بدن میں توانائی ہے اور دُنیا میں ایک احمدی بھی زندہ ہے، اس نیّت کو لے کر کھڑے ہونے والے کو پہلے ہماری لاشوں پر گزرنا ہو گا اور ہمارے خون میں تیرنا ہو گا" ؎۲

ذرا غلام ہندی کے لیے اس غیرت کو اور رسولِ عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے اس بے غیرتی کو ملاحظہ فرمائیے جب کہ اس ایسے لاکھوں غلاموں کو سرورِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتوں پر قربان کیا جا سکتا ہے۔

اور پھر انہی جوشیلی اور حمیت بھری تقریروں سے متاثر ہو کر ۲۳۔ اپریل ۱۹۳۰ء کو ایک مرزائی محمد علی نے مولوی عبدالکریم پر قاتلانہ حملہ کر دیا جس کے نتیجہ میں مولوی عبدالکریم زخمی اور ان کا ایک ساتھی محمد حسین قتل ہوا اور جب ۱۶ مئی

؎۱ "الفضل" ۱۱۔ اپریل ۱۹۳۰ء۔

؎۲ "الفضل" ۱۵۔ اپریل ۱۹۳۰ء۔

Marfat.com

۱۹۳۱ء کو اسے پھانسی دے دی گئی تو خود مرزا محمود احمد نے اس کے جنازہ کو کندھا دیا اور مرزائیوں کے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا ۔

تمہاری زلف میں پہنچی تو حسن کہلائی
وہ تیرگی جو میرے نامۂ سیاہ میں تھی

سرکار! بات چلی تھی انگریز کی کاسہ لیسی کی، اب بتلائیے کہ انگریز کا آلہ کار کون تھا، وہ راہ نوردانِ شوق کہ سر پہ کفن باندھ کے تختہ دار کو چومنے کے لیے چلے۔ یا وہ طبقۂ سافلہ کہ جن کی آرزوؤں کا معراج پایہ ہائے انگریزی کو بوسے دینا اور خسروانِ کفر کو سجدے کرنا تھا؟ اور کیا لغت میں ایسے لوگوں کے لیے ایجنٹ یا آلۂ کار کے علاوہ بھی کوئی موزوں لفظ ہے۔ جب مرزائیت کے یہ اب وجد، کفر اور کافروں کے جوتوں میں جان دینا اپنا مقصود اور اپنا مطلوب قرار دے رہے تھے' اہل حدیث ایسے لوگوں کی نمازِ جنازہ بھی پڑھنے کے روادار نہ تھے جنھوں نے انگریز کی حمایت نہیں بلکہ انگریز کی مخالفت میں مداہنت کا ثبوت دیا ہو۔

چنانچہ مولانا مسعود عالم ندوی ؒ اپنی کتاب "ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک" میں مولانا ولایت علیؒ کے فرزند مولانا محمد حسین صاحب کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ:

"وہ انگریزوں کے اس قدر مخالف نہ تھے، جس قدر ان کے اسلاف، اس لیے جب ان کا انتقال ہو گیا تو مشہور اہل حدیث عالم، مولانا عبدالحکیم صادق پوریؒ (۱۲۶۱ھ، ۱۳۳۷ھ)، خلف مولانا احمد اللہؒ اسیر انڈمان تو اتنے سخت تھے کہ انہوں نے مولوی محمد حسین صاحب مرحوم کی نمازِ جنازہ بھی نہیں پڑھی"۔ ؎

؎ کتاب مذکور ص ۹۰۔

Marfat.com

۵ اسیرِ دامِ بلا اور کون ہے میں ہوں
شکارِ تیرِ جفا اور کون ہے میں ہوں
شہیدِ زہرِ حیا اور کون ہے میں ہوں
قتیلِ تیغِ ادا اور کون ہے میں ہوں

اور جب مرزائی انگریز کے تلوے چاٹ رہے اور اس کی چوکھٹ پر ناصیہ فرسائی کر رہے تھے اور اپنی اسلام، ملک اور قوم دشمنی کا صلہ مانگ رہے تھے۔ اہل حدیث کے خلاف انبالہ، پٹنہ، مالوہ، راج محل اور پھر پٹنہ میں بغاوت کے جرم میں مقدمے چلائے جا رہے تھے اور انہیں پھانسی کی سزائیں سنائی جا رہی تھیں اور جب پھانسی کی سزا سن کر ان کے چہروں پر لقاء رب کی نوید سے خوشی کی لہر دوڑ گئی تو پھانسی کو عبور دریائے شور اور دوام حبس کی سزا میں تبدیل کیا جا رہا تھا۔ ان ہی اسیرانِ بلا میں سے ایک اور سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد مولوی محمد جعفر تھانیسریؒ بیان کرتے ہیں:

"۱۱ ستمبر ۱۹۶۴ء کو ڈپٹی کمشنر صاحب پھانسی گھروں میں تشریف لائے اور چیف کورٹ کا حکم پڑھ کر سنایا کہ تم لوگ پھانسی پڑنے کو بہت دوست رکھتے ہو اور اسے شہادت سمجھتے ہو۔ اس واسطے سرکار تمہاری دل چاہتی سزا تم کو نہیں دیوے گی۔ تمہاری پھانسی سزائے دوام الحبس بعبور دریائے شور سے بدل گئی۔ بمجرد سنانے اس حکم کے پھانسی گھروں سے دوسرے قیدیوں کے ساتھ بارکوں میں بند کیا اور جیل خانے کے دستور کے مطابق مقراض سے ساری ڈاڑھی مونچھ اور سر کے بال تراش کر منڈی کی بھیڑ سا بنا دیا۔ (غدارو! اور ذلہ خوارو! اپنوں کی بے غیرتی دیکھ چکے اب ذرا ہماری مردانگی اور شجاعت دیکھو) اس

Marfat.com

وقت میں نے دیکھا کہ مولوی یحییٰ علی صاحب (امیر المجاہدین) اپنی داڑھی کے کترے ہوئے بالوں کو اٹھا اٹھا کر کہتے، افسوس نہ کر، تو خدا کی راہ میں پکڑی گئی اور اس کے واسطے کتری گئی"۔ ؎۱

امیر المجاہدین مولانا یحییٰ علی نے قید تنہائی اور سزائے دوام الحبس لعبور دریائے شور کو جس استقامت اور خندہ پیشانی سے برداشت کیا وہ تاریخ حریت کا ایک سنہرا باب ہے۔ صاحب در منثور لکھتے ہیں:

"ہمارے حضرات اس قید تنہائی میں پھر تخمیناً دو اڑھائی مہینے رہے اور نہایت صبر و استقلال کے ساتھ ان ایام کو آپ نے برداشت کیا اور جب کوئی سپاہی پہرہ دینے والا یا اور کوئی سپاہی قیدی آپ کے سامنے آجاتا، ہندو یا مسلمان سب کو آپ توحید باری تعالیٰ کا وعظ سناتے اور عذاب آخرت و قبر وغیرہ سے ڈراتے۔ سپاہی کھڑا روتا اور جب اس کے پہرے کی بدلی ہوتی تو اس صحبت کو چھوڑ کر جانا پسند نہیں کرتا۔ میں کچھ نہیں لکھ سکتا کہ کس قدر فائدہ اس وقت پہرہ والوں کو پہنچا اور کتنے موحد ہوگئے اور کتنے دین آبائی کو چھوڑ کر مسلمان ہوگئے"۔ ؎۲

اور پھر انہیں مجاہدوں کو ان کی انگریز دشمنی کی سزا یہ دی گئی کہ:

"...رے دن شا مجسٹریٹ مقدمہ سازش انبالہ کی تجویز پر کہ صادق پور کا احاطہ پٹنہ میونسپلٹی کو دیا جائے اور تمام مکانات زمین کے برابر کر دیے جائیں اور وہاں ایک بازار بنایا جائے، کیونکہ میرے خیال میں اس سے زیادہ

؎۱ "تواریخ عجیب" ص ۴۹ مصنفہ مولوی محمد جعفر تھانیسری۔

؎۲ الدر المنثور فی تراجم اہل صادق پور (معروف بہ تذکرہ صادقہ) ص ۷، مطبوعہ آزاد پریس پٹنہ ہند۔

Marfat.com

اچھا مصرف اس زمین کا نہیں ہو سکتا[1] اور پھر نہ صرف عید کے دن ان کے مکانات منہدم کر دیے گئے بلکہ ان کے بزرگوں کی قبریں تک بھی کھدوا دی گئیں۔" [2]

مولانا یحییٰ علیؒ کو جب اس واقعہ کا علم ہوا تو گھر والوں کو لکھا:

"آج شب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے تبسم فرماتے ہوئے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی۔ وبشر الصٰبرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اولئک علیہم صلوٰت من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المھتدون" [3]

در کفے جامِ شریعت در کفے سندانِ عشق
ہر ہوسناکے نداند جام و سنداں باختن

اہلِ حدیث ہند کی انگریز حکومت کی نگاہوں میں کس طرح کھٹکتے تھے۔ اس کا اندازہ صرف اس ایک چھوٹی سی عبارت سے کیا جا سکتا ہے جسے مولانا عبدالرحیم صادق پوری، مولانا احمد اللہ کے حالات میں رقم کرتے ہیں۔ وہ پٹنہ کے انگریز کمشنر مسٹر ٹیلر اور اس کی اسلام اور جہاد دشمنی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت ٹیلر صاحب اور ان کے مشیر نیش عقرب کمربستہ کھڑے ہو گئے اور چوکڑی بھرنے لگے اور چونکہ حکام ضلع و گورنمنٹ اس وقت خاندان صادق پور سے خصوصاً اور جملہ فرقہ اہلِ حدیث سے عموماً بدظن و غضبناک ہو رہی تھی۔ اس کا موقعہ پا کر جھٹ ان کمینوں نے حکام ضلع و گورنمنٹ کے کان میں پھونکا کہ یہ ممکن نہیں کہ

---

[1] میمورنڈم ص ۲۶، ۲۷، مرتبہ لے ون شا

[2] حوالہ کے لیے دیکھیے تذکرہ صادقہ ص ۱۶۹

[3] ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک ص ۱۵۷، ۱۵۸

Marfat.com

مولوی یحییٰ علی و عبدالرحیم و جملہ فرقہ اہل حدیث اس بغاوت کے جرم میں ملوث ہوں اور مولوی احمد اللہ اس سے بری ہوں"۔[1]

دار و رسن کی گود میں پالے ہوئے ہیں ہم
سانچے میں مشکلات کے ڈھالے ہوئے ہیں ہم
وہ دولتِ جنوں کہ زمانے سے اٹھ گئی،
اس دولتِ جنوں کو سنبھالے ہوئے ہیں ہم

ہمارے اسلاف تو انگریز کے خلاف اس طرح جہاد و قتال میں مصروف اور ہندوستان کو دارالحرب قرار دینے میں مشغول رہے اور مرزائیت کے اب وجد انگریز کی خاطر جاسوسی کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ مرزا غلام احمد اقراری ہے:

"چونکہ قرینِ مصلحت ہے کہ سرکار انگریزی کی خیرخواہی کے لیے ایسا نا فہم مسلمانوں کے نام بھی نقشہ جات میں درج کیے جائیں جو درپردہ اپنے دلوں میں برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتے ہیں۔ لہذا یہ نقشہ اس غرض کے لیے تجویز کیا گیا تاکہ اس میں ان ناحق شناس لوگوں کے نام محفوظ رہیں جو ایسی باغیانہ سرشت کے آدمی ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ حکیم مزاج بھی ان نقشوں کو ایک ملکی راز کی طرح اپنے کسی دفتر میں محفوظ رکھے گی۔ ایسے لوگوں کے نام مع پتہ و نشان یہ ہیں"۔[2]

شاعرِ رسولؐ مولانا ظفر علی خانؒ نے ان کے بارے میں کیا خوب

---

[1] "تذکرہ صادقہ" ص ۴۶، ۴۷۔

[2] قابل توجہ گورنمنٹ از مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ "تبلیغ رسالت" ج ۵ ص ۱۱

Marfat.com

کہا تھا ؎ حقیقت قادیاں کی پوچھ لیجئے ابنِ جوزی سے
نکوکاری کے پردے میں سیہ کاری کا حیلہ ہے
یہ وُہ تلبیس ہے ابلیس کو خود ناز ہے جس پر
مسلمانوں کو اس رندے نے اچھی طرح چھیلا ہے
پلی ہے مغربی تہذیب کے آغوشِ عشرت میں،
نبوت بھی رسیلی ہے پیمبر بھی رسیلا ہے!
نصاریٰ کی رضا جوئی ہے مقصد اس نبوّت کا،
او ابطالِ جہاد انجاحِ مقصد کا وسیلہ ہے

اور جس طرح جہاد اور مسئلہ جہاد توارثاً اہلِ حدیث کو منتقل ہوتا رہا ہے، انگریز کی غلامی کا جوا بھی مستقل طور پر مرزائیت کے گلے میں پڑا رہا اور ہنوز پڑا ہوا ہے چنانچہ اہلِ حدیث قیامِ پاکستان تک ہندوستان کے مختلف علاقوں میں سرگرمِ جہاد رہے ہے اور ان کی مفصل تاریخ کے لیے ملاحظہ کیجئے۔ مولانا مہر کی کتاب سرگزشتِ مجاہدین" اور آخری جہاد جس میں انھوں نے حصہ لیا جہادِ کشمیر ہے۔ بالکل اسی طرح مرزائی آخری وقت تک انگریز کے قدموں میں لپٹے اور اس کے دامن سے چمٹے رہے اور اب تک اس کی محبت سینے سے لگاتے ہوتے ہیں، چنانچہ مرزا محمود انگریز ایجنٹی پر فخر کرتے رہے اور اب بھی امتِ مرزائیہ انگریزی عدل و انصاف کے گن گاتی ہے، کیوں نہ ہو کہ مرزا غلام احمد نے اسے اپنی تلوار اور اپنی ڈھال قرار دیا تھا[1]

اور اسی لیے سقوطِ بغداد اور زوالِ خلافت پر جب پوری امتِ مسلمہ

---

[1] حوالہ کے لیے دیکھیے "الفضل"، ۷ دسمبر ۱۹۱۸ء، "الفضل" مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۵ء۔

Marfat.com

سوگ منا رہی تھی۔ قادیانی غدار اس سقوط و زوال پر انگریزی فتح کی خوشی میں چراغاں کر رہے اور جشن منا رہے تھے۔

اللہ دتہ اور اس کے ہمنوا مرزائیو!

اب دام مکر اور کسی جا بچھائیے
بس ہو چکی نماز مصلّے اٹھائیے

رہا معاملہ محمد حسین بٹالوی کے دو ایڈریسوں[1] کا تو ہم اس سلسلہ میں متنبّی

---

[1] انہی حوالوں کو لے کر کراچی کے محمد ایوب قادری نے اہل حدیث کے خلاف دل کے پھپھولے جلاتے۔ ہمیں افسوس ہے کہ احباب دیوبند میں سے کچھ غیر ذمہ دار لوگ موقعہ بے موقعہ اہل حدیث کو اپنی کرم فرمائیوں سے نوازتے رہتے ہیں جس کی بنا پر دُوسری جانب سے بھی کچھ تند و تیز باتیں نکل جاتی ہیں، لیکن ہمیں زیادہ افسوس اپنے بھائی مولانا محمد تقی عثمانی پر ہے، جو حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کے فرزند ہیں کہ انھوں نے کس طرح اس قسم کا غیر ذمہ دارانہ اور تلخ و تیز مضمون اپنے موقر رسالے "البلاغ" میں شائع کیا اور وُہ بھی ایک ایسے وقت میں جبکہ ملک میں اسلامی قوتیں غیر اسلامی نظام کی حامی طاقتوں کے خلاف صف آرا تھیں اور جس کے نتیجہ میں دوسری طرف سے بھی ناخوشگوار انداز میں دیوبندی اکابر کو معرض بحث میں لانا پڑا۔ اگرچہ سب سے پہلے دوستوں نے ہم سے اس موضوع پر قلم اٹھانے کو کہا اور بعض نے بڑی حد تک مجبور بھی کیا۔ لیکن ہم باوجود اس مضمون کی تلخی اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی کوفت اور اذیت کے اور مواد کی فراہمی کے اسے ٹال گئے کہ یہ وقت اس قسم کی بحثوں کے لیے قطعاً موزوں نہیں۔ اگرچہ ہم کسی بھی وقت کو اہل حدیث اور دیوبندی حضرات کے درمیان خصوصاً منافرت کے لیے مناسب خیال نہیں کرتے۔ محمد ایوب صاحب سے کوئی گلہ نہیں۔ ان کی "قادریت" ان سے جو بھی کہلوائے لکھوائے اور کروائے، لیکن حضرت مفتی صاحب کی نگرانی اور مولانا عثمانی کی مسئولیت میں اس قسم کی دلآزاری کا کوئی جواب نہیں۔ (احسان)

Marfat.com

قادیانی کی امت کی طرح کسی قسم کی تاویل و تحریف کے چکر میں پڑنے کی بجائے اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ اگر کسی فرد یا چند افراد نے ایسا کیا تو غلط کیا۔ ہم انہیں نہ معصوم سمجھتے ہیں اور نہ صاحب شریعت کہ ان کی ہر بات ہمارے لیے حجت و سند ہو۔ قوم میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن سے غلطیوں اور لغزشوں کا صدور رہتا ہے۔ ان سے مجموعی طور پر قوم کے دامن پر دھبہ نہیں لگ سکتا اور نہ ہی ان کی بناء پر کسی گروہ کو مطعون کیا جا سکتا ہے۔

کیا مرزائی مرزا غلام احمد قادیانی کے بارہ میں اس بات کے کہنے کی جرأت رکھتے ہیں جب کہ وہ مرزائیت کا بانی اور موسس ہی نہیں بلکہ اس کا نبی اور رسول بھی ہے۔

نہ جانے اللہ دتہ مرزائی کو ایک اہل حدیث رسالہ کے مدیر کی اتنی موٹی بات کیوں سمجھ میں نہیں آسکی یا مرزائیت نے اس کی رہی سہی عقل کا جو پہلے بھی اس کے پاس کم تھی، خاتمہ کر دیا ہے۔

اور پھر مولانا محمد حسین بٹالوی رحؒ کے متعلق ماسوا اس کے کہ انھوں نے انگریز گورنر کے پنجاب یونیورسٹی کی بنیاد رکھنے، لوکل گورنمنٹ کے اجرا، چیفس کالج کے قائم کرنے، پبلک لائبریری کے بنانے اور طلبہ کو وظایف دینے پر اس کا شکریہ ادا کیا ہے اور کون سی چیز ہے جس پر انہیں مطعون کیا جا سکتا ہے تو کیا مرزا غلام احمد کی، انگریز کی خاطر مسلمانوں کے خلاف جہاد سوز سرگرمیاں، انگریز کی خاطر مسلمہ اسلامی عقائد میں تحریف و تغیر اور مرزا غلام احمد کے بیٹوں اور ان کے خلفاء اور امت کی انگریز کی راہ میں قربانیاں اور ان کی فتح اور مسلمانوں کی سلطنتوں کے سقوط پر جشن ہائے طرب اور اس کے اشارہ پر نبی اکرم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمیت نبوت پر

Marfat.com

دست درازیاں اور مولانا محمد حسینؒ بٹالوی کی ایک انگریز گورنر کی چند اچھائیوں پر تعریف ایک برابر ہے؟ اگرچہ ہم اس انگریز دشمنی کی بناء پر جو ہمیں اپنے اسلاف سے ورثہ میں ملی ہے، اس کو بھی پسندیدہ خیال نہیں کرتے۔

لیکن جانِ مرزا! یہ تو بتاؤ کہ تمہاری بے غیرتی کو اس وقت کیا ہوا جب تمہارا خائن باپ یہ کہہ رہا تھا کہ:

"ہم حکومت کی ایسی خدمت کرتے ہیں کہ اس کے پانچ پانچ ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ پانے والے ملازم بھی کیا کریں گے۔" [۱]

اور:

"ہم نے ملک معظم کی حکومت کو قائم کرنے کے لیے ملک کو اپنا دشمن بنا لیا ہے۔ احرار کی تقریریں پڑھو، اُن کو زیادہ غصہ اسی بات پر ہے کہ ہم حکومت کے جھولی چک ہیں، وُہ صاف کہہ رہے ہیں کہ ہم اسی وجہ سے ان کے مخالف ہیں۔ کانگرس سے ہمیشہ ہی جنگ رہی ہے کہ وُہ کہتے ہیں، ہم غلام ہیں۔" [۲]

اور:

"بہت سے افسر ایسے گزرے جو فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے اپنے حسن سلوک سے پچاس ہزار یا لاکھ کی ایسی جماعت (قادیانی) ہندوستان میں چھوڑی ہے جو اپنی جانیں قربان کر کے بھی برطانیہ سے تعاون کرے گی۔" [۳]

---

[۱] میاں محمود خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار "الفضل" قادیان یکم اپریل ۱۹۳۰ء

[۲] خطبہ جمعہ میاں محمود مندرجہ اخبار "الفضل" یکم نومبر ۱۹۳۴ء

[۳] خطبہ جمعہ میاں محمود مندرجہ اخبار "الفضل" ۳۰ جولائی ۱۹۳۵ء

Marfat.com

اور :

"ہم نے ابتدائے سلسلہ سے گورنمنٹ کی وفاداری کی، ہم ہمیشہ یہ فخر کرتے رہے ہیں کہ ہم ملکِ معظم کی وفادار رعایا ہیں، کئی ٹوکرے خطوط کے ہمارے پاس ایسے ہیں جو میرے نام یا میری جماعت کے سیکرٹریوں یا افرادِ جماعت کے نام ہیں جن میں گورنمنٹ نے ہماری جماعت کی وفاداری کی تعریف کی ہے، اسی طرح ہماری جماعت کے پاس کئی ٹوکرے تمغوں کے ہوں گے، ان لوگوں کے تمغوں کے جنھوں نے اپنی جانیں گورنمنٹ کے لیے فدا کیں۔" [1]

غدارو اور غداروں کے پیروکارو! ان عبارتوں کو ایک مرتبہ پھر پڑھو اور ڈوب مرو کہ تم کن بدترین اسلاف کے بدترین اخلاف ہو۔

ع شرم تم کو مگر نہیں آتی

ع دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

ے جھوٹ ہیں، باطل ہیں دعوے قادیانی کے سبھی
بات سچی ایک بھی نہ پائی ہم نے آپ کی

وان تعودوا نعد ولن تغنی عنکم فئتکم شیئا ولو کثرت وان اللہ مع المؤمنین۔

بحوالہ "ترجمان الحدیث" جنوری ۱۹۷۱ء

---

[1] خطبہ جمعہ میاں محمود، مندرجہ اخبار "الفضل" ۱۱ر نومبر ۱۹۳۴ء

Marfat.com

مرزائی دھوکہ باز!

مدیر "الفرقان" ربوہ کے نام!

ہم نے "ترجمان الحدیث" کے نومبر اور جنوری کے شماروں میں مرزائیت کا جو پوسٹ مارٹم کیا تھا پورے دار الکفر ربوہ میں اس سے کہرام بپا ہے۔ مرزائی منافقوں کی جماعت لاہور نے اس معاملہ میں دخل در معقولات کر کے خواہ مخواہ مرزا غلام احمد کی رسوائی اور جگ ہنسائی کا سامان فراہم کیا اور اب تین ماہ سے لمبی تانے پڑے ہیں اور ہنوز مدیر "ترجمان" کے جواب کی جرأت نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کے ذکر کردہ کسی حوالے کی تغلیط کی ہمت پڑی ہے اور نہ ہی پڑ سکتی ہے ان شاء اللہ! وگرنہ ادھر تو فیصلہ ہے کہ مرزا غلام قادیانی کی امت کا آخری لمحات تک تعاقب کرنا ہے اور رسالت مآب صلعم کے باب ختم نبوت کی زندگی کے آخری سانسوں کی چوکیداری کرنی ہے اور بنا بریں، ارشاد ربانی لبوں پر ہے:

وان تعودوا نعد ولن تغنی عنکم فئتکم شیئا و لو کثرت وان اللہ مع المؤمنین۔	اور اگر تم باز نہ آئے اور دوبارہ مقابلہ کے لیے نکلے تو ہم بھی نکلیں گے اور تمہارا گروہ اپنی کثرت کے باوجود تمہارے کچھ کام نہ آسکے گا اور اللہ مومنوں کے ساتھ ہے۔"

سلہ سورۃ الانفال، آیت ۱۹

Marfat.com

بہر حال "پیغام صلح" تو تب سے خاموش ہے۔ لیکن "الفرقان" ربوہ نے اپنے قارئین کو فریب دینے کی کوشش کی ہے، چنانچہ فروری، مارچ کے شمارہ میں "ترجمان الحدیث" کے نومبر اور جنوری کے شماروں میں اٹھائے گئے سوالات اور اعتراضات کو چھوا تک نہیں گیا اور مرزا غلام احمد کے بارہ میں اس کی اپنی ذکر کردہ عبارتوں میں جس میں اس نے خود اپنے انگریز کے پروردہ اور انگریز کے غلام ہونے پر فخر و مباہات کیا ہے، ایسی تاویل کی ہے جو شاید مرزا غلام احمد کو بھی سوجھی نہ ہو گی اور پھر قصداً اس بات سے گریز کیا گیا اور ان حوالہ جات سے اعراض کیا گیا ہے جس میں انگریز کے لیے اپنی اور اپنی جماعت کی خدمات کا ذکر ہے اور ان خدمات کو ڈھانپنے کے لیے دیگر اسلامی فرقوں کے علماء اور اکابرین کے ایسے حوالے پیش کئے گئے ہیں، جن میں انگریز کے کسی اصلاحی کارنامے پر یا مخالفین کی طرف سے حکومت کو انگیخت کی چالوں کو ناکام بنانے کے لیے اپنی برآت کا ثبوت پیش کیا گیا ہے، اس کے برعکس ہم نے غلام قادیانی اور قادیانیت کو خود اس کے اپنے حوالوں سے نہ صرف انگریز کا مداح بلکہ پروردہ، آلہ کار اور ایجنٹ ثابت کیا ہے، جسے "الفرقان" کا برخود غلط مدیر مدح پر محمول کر کے اپنے آقا اور اپنی امت کے انگریزی استعمار کی تخلیق ہونے پر پردہ ڈالنا چاہتا اور انگریز کے لیے اس کی گراں قدر خدمات کو چھپانا چاہتا ہے۔ اس سلسلہ میں ہمارا اس موضوع پر مفصل مضمون تو پھر کبھی آئے گا اس وقت صرف ایک حوالہ پیش خدمت ہے جس میں "الفرقان" کے کج دل، کج دماغ اور کج فہم مدیر کے اعتذار اور فرار کے برعکس واضح طور پر انگریزی سرکار کی ذلہ خواری اور کاسہ لیسی کی گئی ہے اور متنبی قادیان انگریز کی اس خدمت میں اس حد تک آگے بڑھ گیا ہے کہ

Marfat.com

وُہ اپنے ہی وطن کے سپوتوں اور اپنی ہی قوم کے جیالوں کے خلاف جاسوسی ایسے فعلِ قبیح سے بھی گریز نہیں کرتا جس کی بناء پر نواب صدیق حسن خاں رحمۃ اللہ علیہ ایسے حریت پسندوں اور مجاہدوں کے سرپرست اور مربی کو تختِ ریاست سے معزول ہونا اور انواع واقسام کے محن اور فتن کا شکار ہونا پڑا اور مجاہدین آزادی کو کمک پہنچانے اور ان کی سپلائی لائن کو برقرار رکھنے کے لیے انہیں مصلحۃً انگریز کی خیرخواہی کے کلمات کہنے پڑے اور یہ داستان ایک دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے، جس کی صداقت سے کوئی صاحبِ علم انکار نہیں کرسکتا اور اسی طرح ہندوستان میں مسلمانوں کے وکیل حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی ان بے گناہ معصوم لوگوں پر ہونے والے مظالم کو روکنے کے لیے انگریزی حکومت کو اطمینان دلانے کی ضرورت پیش آئی، جن کی رپٹ غلام قادیان ایسے انگریزی ایجنٹ اور مسلم کش ملت دشمن افراد تھانوں میں جا جا کر لکھوا رہے تھے، چنانچہ اس کا ثبوت ہماری زبان سے نہیں۔ اپنے آقا کی زبان سے سنیے۔ غلامِ ہندی ولایتی آقاؤں کی خدمتِ اقدس میں گزارش پذیر ہے:

"چونکہ قرینِ مصلحت ہے کہ سرکار انگریزی کی خیر خواہی کے لیے ایسے نافہم مسلمانوں کے نام بھی نقشہ جات میں درج کیے جائیں جو در پردہ اپنے دلوں میں برٹش انڈیا کو دارالحرب قرار دیتے ہیں لہٰذا یہ نقشہ اسی غرض کے لیے تجویز کیا گیا، تاکہ اس میں ان ناحق شناس لوگوں کے نام محفوظ رہیں جو اسی باغیانہ سرشت کے آدمی ہیں، اگرچہ گورنمنٹ کی خوش قسمتی سے برٹش انڈیا میں ایسے لوگ معدوم ہو سکتے ہیں، جن کے نہایت مخفی ارادے گورنمنٹ کے برخلاف

Marfat.com

ہیں، اس لیے ہم نے اپنی محسن گورنمنٹ کی پولٹیکل خیرخواہی
کی نیت سے اس مبارک تقریب پر یہ چاہا کہ جہاں
تک ممکن ہو ان شریر لوگوں کے نام ضبط کیے جائیں جو
اپنے عقیدے سے اپنی مفسدانہ حالتیں ثابت کرتے ہیں
اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ حکیم مزاج بھی ان
نقشوں کو ایک ملکی راز کی طرح اپنے کسی دفتر میں محفوظ رکھے
گی۔ ایسے لوگوں کے نام مع پتہ ونشان یہ ہیں" سلہ

اللہ دتہ مرزائی صاحب تبلائیے اب بھی غلام قادیانی کے غلام انگریز ہونے اور مرزائیت کے انگریزی استعمار کے خود کاشتہ پودا اور کفر کی کاسہ لیسی میں کوئی شبہ ہے؟ اور اگر ابھی تک کچھ شکوک وشبہات باقی ہیں تو ہمیں اطلاع دیں۔ ہم آئندہ آپ کی پوری تشفی کردیں گے۔ یہ الگ بات ہے کہ ہم ویسے ہی ان کی تشفی وتسلی کے لیے نیور رکھ چکے ہیں، تاکہ شاید اس سے کچھ حق کی متلاشی روحیں شقاوتِ ازلی سے بچ کر سعادتِ ابدی کو حاصل کرسکیں۔

آخر میں اس لطیفہ کا ذکر بے جا نہیں ہو گا، کہ مرزائی پرچہ "الفرقان" ربوہ پر" ترجمان الحدیث"، کی گرفتوں سے اس قدر بوکھلاہٹ جاری ہے اور مرزائیت کا بزدل برخود غلط "خالد؎" اس قدر حواس باختہ ہے کہ اپنے

سلہ مرزا غلام احمد قادیانی کا عریضہ بعنوان" قابلِ توجہ گورنمنٹ" مندرجہ" تبلیغِ رسالت" ج ۵، ص ۱۱۔

سلہ یاد رہے کہ اللہ دتہ مرزائی مدیر" الفرقان" کو مرزائیت کے خلیفہ ثانی (بقیہ حاشیہ)

اس پرچہ میں تقریباً دس مرتبہ ترجمان کا ذکر کرتا ہے، لیکن ماسوا ایک مرتبہ کے ہر دفعہ "ترجمان" کا نام تک غلط لکھتا ہے اور اسے پرچہ کے ہر ہر صفحہ پر اور پرچے کے سرورق پر اتنے موٹے اور جلی قلم سے لکھا ہوا نام تک پڑھنا نہیں آیا۔ متنبی قادیان کی امت کے مقابلہ میں متنبی عرب کے اس شعر کو نقل کرنے کو کس قدر دل چاہتا ہے۔

ذخیرہ
جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
لاہور پاکستان

انا صخرة الوادی اذا مازوحمت،
واذا نطقت فاننی الجوزاء

بحوالہ ترجمان الحدیث مئی ۱۹۷۱ء

(بقیہ صفحہ ۲۳۹ سے آگے) اور مرزا غلام احمد کے فرزند مرزا محمود احمد نے "خالد احمدیت" کا لقب عطا کر رکھا ہے، حالانکہ گیدڑ کو اگر شیر کی کھال پہنا دی جائے تو وہ شیر نہیں بن جاتا، اور یہاں تو "چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک" کا معاملہ بھی ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

ہے۔ البتہ اس کو عوام میں پھیلانے کی ممانعت ہے۔

نعوذ باللہ من ذالک!

میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر حلفیہ بیان کر رہی ہوں،
شاید میری مسلمان بہنیں اور بھائی اس سے کوئی سبق حاصل کریں؟

(سیدہ ام صالحہ بنت سید ابرار حسین سمن آباد لاہور)

گواہی نمبر ۱۹

مرزا محمود کا اپنا بیٹا مرزا محمد حنیف اپنے باپ کے بارہ میں کیا نقطہ نگاہ رکھتا ہے، مرزائی چوہدری محمد علی جنھوں نے اپنی پوری زندگی مرزائیت کے لیے وقف کر رکھی تھی، بیان کرتے ہیں :

یاد رہے یہی وُہ چوہدری محمد علی ہیں جو مرزائی تنظیم خدام الاحمدیہ کے نائب آڈیٹر اور مرزائی حساب کے شعبہ میں اکاؤنٹنٹ بھی رہ چکے ہیں اور جن کی دیانت کا اعتراف خود مرزا محمود نے بھی کیا :

"میں خُدا کو حاضر و ناظر جان کر اس پاک ذات کی قسم کھاتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ صوفی روشن دین صاحب جو ربوہ میں انجمن کی چکی پر عرصہ تک بطور مستری کام کرتے رہے اور وُہ قادیان کے پرانے رہنے والوں میں سے ہیں اور مخلص احمدی ہیں اور جن کے مرزا محمُود احمد صاحب اور اُن کے خاندان کے بعض افراد سے قریبی تعلقات تھے اور خصوصًا مرزا حنیف احمد ابن مرزا محمُود احمد کے صوفی صاحب موصوف کے ساتھ نہایت عقیدت مندانہ مراسم تھے اور قلبی عقیدت کی بناء پر مرزا حنیف احمد گھنٹوں

اور :

"خداتعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر وُہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اُس نے مجھے قبول نہیں کیا، وُہ مسلمان نہیں ہے"۔[۱]

اور مرزا غلام احمد کے فرزند اور قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ مرزا محمود احمد اپنے ابا کی کفر گری کا تذکرہ یُوں کرتے ہیں :

"آپ یعنی (مرزا غلام احمد) نے اس شخص کو بھی، جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لیے اس بیعت میں توقف کرتا ہے، کافر ٹھہرایا ہے، بلکہ اس کو بھی جو آپ کو دل میں سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا، لیکن ابھی بیعت میں اسے کچھ توقف ہے، کافر ٹھہرایا ہے[۲]"

اور خود اپنی مسلمان دشمنی کا ثبوت یُوں مہیا کرتے ہیں کہ :

"جو مسلمان حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہُوئے خواہ انھوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وُہ کافر دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔" [۳]

اور مرزا غلام احمد کے دوسرے بیٹے مرزا البشیر احمد یُوں اپنی مسلم دشمنی اور بدخواہی کا ثبوت دیتے ہیں کہ :

"ہر ایک شخص جو موسیٰؑ کو تو مانتا ہے مگر عیسےٰ کو نہیں مانتا، یا عیسےٰ

---

[۱] ارشاد مرزا قادیانی مندرجہ الذکر الحکیم، منقول از اخبار "الفضل" ۱۵۔ جنوری ۱۹۳۵ء۔

[۲] قول مرزا محمود، مندرجہ تشحیذ الاذہان، ۱۴، اپریل ۱۹۱۱ء۔

[۳] آئینۂ صداقت، مصنفہ مرزا محمود احمد صہ ۳۵)

ذخیرہ
احمد شرقپوری نقشبندی مجددی • لاہور پاکستان

مرزائیت اور اسلام

از

علامہ احسان الٰہی ظہیر ایم اے

مدیر ماہنامہ "ترجمان الحدیث" لاہور

○

ناشر

ادارہ ترجمان السنۃ، ایبک روڈ لاہور